ترجمہ : ابو نعیم یہ روایت عمر بن قتیبہ سے لائے آپ نے فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے سنا اور وہ حافظین علم سے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا وقت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ آسمانوں کے تمام دروازے کھول دو اور جنات کے سب دروازے کھول دو اور تمام ملائکہ کو حاضری کا حکم ہوا تو فرشتے بعض بعض کو بشارتیں دیتے ہوئے اترے اور پہاڑ دراز ہونے لگے اور دریا فخر کرنے لگے اور سمندر میں رہنے والے ایک دوسرے کو بشارتیں دیتے تھے۔ تمام ملائکہ نے حاضری دی۔

اور شیطان کو ستر زنجیروں میں باندھ کر سمندر میں سر کے بل ڈال دیا گیا اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے اور سورج کے نور میں عظیم زیادتی کی گئی اور ستر ہزار حوریں فضا میں حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی منتظر تھیں ولادت شریف کے سال اللہ تعالیٰ نے تمام عورتوں کو نرینہ اولاد عطا فرمائی۔ یہ سب امور حضور علیہ السلام کی کرامت و بزرگی کے لئے کئے گئے۔

کسریٰ کے محل میں زلزلہ :

حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کے عجائبات میں سے یہ بھی مروی ہے کہ شبِ میلاد کو کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں :

ومن عجائب ولادته ماروی من ارتجاس ایوان کسریٰ و سقوط اربع عشرة شرفة من شرفاته

علامہ خرپوتی ارقام فرماتے ہیں :

روی ان بنی ساسان بنی ذلك الایوان فی تسعین سنة و طلاه بماء الذهب و نقشه لزہر جدو اللولوء بکل جوهر عظیم القیمة فلما کانت لیلة ولا دته اهتزو انصدع ذلك فسقط اربع عشر شرافات من شرفاته و مابقی الاثمان

شرافات و فی سقوط الاربع عشرة شرافة اشارة الی انه یملك منهم بعده ملوکا یعدد الشرافات الباقیت (عربوتی شرح قصیدہ بردہ شریف)

ترجمہ : مروی ہے کہ بنو ساسان نے یہ محل نوے سال میں تعمیر کیا اور سونا سے اس کی لپائی کی۔ زبرجد اور بیش قیمت موتیوں سے اسے منقش کیا۔ حضور علیہ السلام کی میلاد شریف کو اس میں زلزلہ رونما ہوا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور آٹھ باقی رہ گئے۔ چودہ کنگروں کے گرنے میں اس طرف اشارہ تھا کہ باقی ماندہ کنگروں کی تعداد کے مطابق اس کے بعد ان میں بادشاہ ہوں گے۔

زرقانی شریف میں ہے:

وقد اراد الخلیفة الرشید هدمه لمابلغه ان تحته مالا عظیما فعجز عن هدمه و انما اراد الله ان یکون ذلك آیة باقیة علی وجه الدهر لنبیة ﷺ (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : خلیفہ ہارون الرشید کو جب یہ معلوم ہوا کہ کسریٰ کے محل کے نیچے بہت سامال مدفون ہے تو اس نے اسے گرانے کا قصد کیا۔ اسے گرانے سے عاجز رہا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی یہ نشانی زمانہ میں باقی رہے۔

علامہ بوصیری قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں:

وتدعی ایوان کسریٰ ولولا
آیه منك ماتداعی البناء

ترجمہ : زلزلہ سے کسریٰ کے محل کی بنیادیں ہل گئیں اگر وہ آپ کی نبوت کی علامت نہ ہوتا تو زلزلہ سے اس کی بنیادیں نہ ہلتیں۔

بحیرہ طبریہ خشک ہو گیا:

حضور علیہ السلام کی ولادت مبارکہ کے عجائبات سے یہ بھی ہے کہ بحیرہ طبریہ خشک ہو گیا۔ بعض روایات میں ہے کہ شب ولادت شریف کو بحیرہ ساوہ خشک ہوا۔

علامہ زرقانی نے ان دونوں قولوں میں یوں تطبیق فرمائی ہے کہ بحیرہ ساوہ اور بحیرہ طبریہ دونوں ایک ہی ہیں۔ یعنی ایک ہی بحیرہ کے یہ دو مختلف نام ہیں۔

علامہ طرتوتی فرماتے ہیں کہ .....

یہ بحیرہ قم اور ہمدان کے درمیان تھا۔ اس کا پانی انتہائی لطیف تھا۔ کسی دریا کا پانی نفاست و لطافت میں اس جیسا نہ تھا۔ اس کے گرد و نواح میں بہت سے صوامع اور بازار تھے، جس میں کفر کی اشاعت ہوتی۔

جس شب ماحی کفر حضور علیہ السلام کی ولادت شریف ہوئی تو یہ خشک ہو گیا اور اس کے پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔

فارس کی آگ بجھ گئی:

میلاد شریف کی شب کو اہل فارس کی وہ آگ بجھ گئی۔ جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔

علامہ زرقانی ارقام فرماتے ہیں:

وخمدت نار فارس ولم تخمد قبل ذلك بالف عام (زرقانی جلد اول)

اور فارس کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے جل رہی تھی بجھ گئی۔

شب میلاد شریف شیطان بلند آواز سے رویا:

علامہ برہان الدین حلبی فرماتے ہیں:

وفی تفسیر ابن مخلد الذی قال فی حقه ابن حزم ماصنف مثله اصلا ان ابلیس رن ای صوت بحزن و کآبته اربع رنات رنة حین لعن و رنة حین اهبط و رنة حین ولد رسول الله ﷺ ورنة حین انزلت علیه ﷺ فاتحة الکتاب

(سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: ابن مخلد کی تفسیر جس کے متعلق ابن حزم نے کہا ہے کہ اس کی مثل کوئی تفسیر تصنیف نہیں ہوئی۔ اس تفسیر میں ہے کہ ابلیس چار مرتبہ بلند آواز سے رویا ہے۔ پہلی بار جب لعنتی ہوا۔ دوسری بار جب زمین پر اتارا گیا۔ تیسری مرتبہ جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ ہوئی اور چوتھی بار جب رسول اللہ ﷺ پر سورۃ فاتحہ نازل کی گئی۔

شب میلاد حضرت جبرائیل نے حکم الٰہی شیطان کو لاتوں سے پیٹا:

عن عکرمة رضی الله عنه قال لما ولد النبی ﷺ اشرقت الارض نورا وقال ابلیس لقد ولد اللیلة ولد یفسد علینا امرنا فقال له جنوده فلو ذهبت الیه فخبلته فلما دنا من النبی ﷺ بعث الله جبرائیل فرکضه برجله رکضة و قع بعدن

(الخصائص الکبریٰ جلد اول، السیرت الحلبیہ جلد اول)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پیدا ہوئے زمین نور سے روشن ہو گئی۔ ابلیس نے کہا آج رات ایک مولود پیدا ہوا ہے جو ہمارے کام کو خراب کر دے گا۔

ابلیس کے لشکر نے کہا کہ کاش تو اس کے پاس جا کر اس کی عقل میں خرابی واقع کر دے۔ جب شیطان نبی کریم ﷺ کے قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا۔

جبرائیل علیہ السلام نے ابلیس ملعون کو اتنے زور سے لات ماری کہ وہ ملک عدن میں جا گرا۔

مذکورہ ائمہ دین کے فرمودات سے درج ذیل امور ثابت ہوئے:

۱۔ رسول اللہ ﷺ کی ولادت مقدسہ کے موقع پر اظہار ناخوشی کرنا شیطانی فعل ہے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پر ناخوشی عند اللہ انتہائی قبیح فعل

ہے۔ اس لئے کہ شیطان ہمہ وقت ارتکاب معاصی میں مبتلاء رہتا ہے لیکن حکم الٰہی جبرئیل علیہ السلام نے اس کولات سے ولادت مقدسہ پر اظہار ناخوشی کرنے پر ہی مارا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ولادت شریفہ پر اظہار ناخوشی اللہ جلالہ کے ہاں انتہائی قبیح اور ناپسندیدہ فعل ہے۔

۳۔ ولادت شریفہ کے موقع پر جو اظہار ناخوشی کرے اسے لاتوں سے مارنا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سنت ہے۔

مقامِ عبرت :

بعض لوگ ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے اور حضور علیہ السلام کی ولادت مقدسہ کی خوشی میں خیرات وصدقات واظہار فرحت وسرور کو بدعت کہتے ہیں۔

ان کا یہ خیال قطعاً باطل ومردود ہے اور انہیں ابلیس ملعون کے واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

موبذان کا خواب :

کسریٰ کا چیف جسٹس جسے اہل فارس کی زبان میں موبذان کہتے تھے۔ اس نے خواب دیکھا کہ سرکش اونٹ عربی گھوڑوں کو اپنے پیچھے لئے دجلہ عبور کر کے شہروں میں منتشر ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل کسریٰ بادشاہ بھی اپنے محل میں زلزلہ اور اس کے کنگروں کا گرنا دیکھ چکا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ سخت گھبراہٹ اور خوف میں تھا۔ پہلے تو اس نے اس معاملہ کو مخفی رکھا۔ پھر اس نے یہ خیال کیا کہ مجھے اپنے وزراء اور ارکان مملکت سے یہ معاملہ مخفی نہیں رکھنا چاہئے۔

چنانچہ کسریٰ تاج پہن کر تخت پر بیٹھا اور اپنے خواص کو بلایا۔ جب تمام خواص و

ارکان دولت جمع ہو گئے تو کسریٰ نے انہیں مخاطب ہو کر کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں اس وقت کیوں طلب کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ کے بتلائے بغیر ہمیں کیا معلوم کہ آپ نے کیوں طلب کیا ہے؟

کسریٰ نے کہا کہ میرے محل میں آج رات زلزلہ آیا ہے اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے ہیں۔ موبذان نے کہا' اے بادشاہ سلامت! اللہ آپ کے ملک کو سلامت رکھے' میں نے بھی خواب دیکھا۔ پھر اپنا مذکورہ خواب بیان کیا۔ کسریٰ نے موبذان سے کہا کہ اس کی کیا تعبیر ہے؟ موبذان نے کہا کہ عرب میں کوئی واقعہ رونما ہو گیا ہے۔ حیرہ میں مقیم اپنے عامل کی طرف آپ پیغام بھیجیں کہ وہ کوئی صاحب علم جو حیرہ کا باشندہ ہو آپ کے پاس بھیجے۔ اس لئے کہ وہاں کے علماء حوادث کے علم میں مہارت رکھتے ہیں۔ وہ آپ کو صحیح احوال سے مطلع کر دے گا۔

کسریٰ نے وہاں کے نعمان بن المنذر نامی حاکم کو خط لکھا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔

من کسریٰ ملک الملوک الی نعمان بن المنذر

اما بعد فوجه الی برجل عالم بما ارید ان اسأله

ترجمہ: یہ مکتوب شہنشاہ کسریٰ کے جانب سے نعمان بن المنذر کی طرف۔

اما بعد۔ میری جانب کوئی عالم بھیجئے تاکہ میں اس سے اپنی مراد دریافت کر سکوں۔ نعمان بن منذر نے کسریٰ کی جانب عبدالمسیح غسانی کو بھیجا۔ کسریٰ نے اس سے کہا' کیا تو میرے سوال کا جواب دے سکے گا؟

عبدالمسیح نے کہا۔ آپ جو چاہیں پوچھیں۔ اگر آپ کے سوال کے جواب کا مجھے علم نہ ہوا تو جسے علم ہو گا اس کی جانب آپ کی راہنمائی کر دوں گا۔ تو کسریٰ نے جن امور سے آگاہی کے لئے اسے طلب کیا تھا وہ اسے بتائے۔ عبدالمسیح نے کہا' آپ کے سوالات کا صحیح جواب میرا ماموں سیطح ہی دے سکتا ہے۔ جو اس وقت شام کے

مضافات جابیہ نامی قصبہ میں سکونت پذیر ہے۔ کسریٰ نے عبدالمسیح ہی کو سیطح کی جانب یہ کہہ کر روانہ کیا کہ آپ ہی میرے سوالات کے جوابات اس سے معلوم کر کے مجھے مطلع کر دیں۔ عبدالمسیح جب سیطح کے پاس پہنچا تو وہ اس وقت قریب المرگ تھا۔ یہ سیطح علم کہانت میں تمام کاہنوں سے زیادہ ماہر تھا اور عجیب و غریب احوال رکھتا تھا۔

شیخ الشیوخ علماء ہند شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

سیطح در علم کہانت از ہمہ ماہر تر بود و حال وے از عجائب و غرائب بود گویند کہ وے را مفاصل نبود و قدرت بر قیام و قعود نداشت الا وقتیکہ در غضب شدے بر باد گشتے و بنشستی و در اعضائے وے ہیچ استخوان نبود مگر استخوان جمجمہ سرہائے دست و اصابع وی گویا سطحے بود از گوشت چوں می خواستند کہ وے را بجای برندمی پیچد ندومی بردند و گویند کہ روئے او در سینہ بود و او را سر و گردن نبود و گویند عمر وے قریب ہشتصد سال بود وچوں می خواستند کہ وے کہانت کند و اخبار غیب گوید ویرا می جنبا نند ہمچنانکہ مشک دوغ را بجنبا نند پس نفس بروے افتادے و از مغیبات خبر دادے (مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ: سیطح علم کہانت میں تمام کاہنوں سے ماہر تھا۔ اس کا حال عجائب و غرائب سے تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے بدن میں کوئی جوڑ نہیں تھا۔ اور نہ ہی وہ بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی طاقت رکھتا تھا۔ البتہ جب غصہ میں ہوتا اس کا بدن پھول جاتا اور بیٹھ جاتا تھا۔ اس کے اعضاء میں کوئی ہڈی نہیں تھی ماسوا سر کی کھوپری اور انگلیوں کے پوروں کے۔ گو اس کا جسم گوشت کی سطح تھا۔ جب اسے کہیں لے جانا ہوتا تو کپڑے کی مانند لپیٹ کر لے جاتے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا چہرہ سینہ میں تھا اور سر اور گردن نہیں تھے۔ اس نے چھ سو سال کے قریب عمر پائی۔ لوگ جب اس سے مخفی احوال دریافت کرنا چاہتے تو اسے اس مشکیزہ کی طرح حرکت دیتے جس میں دودھ ہو اور اسے حرکت دے کر مکھن نکالتے ہیں۔ تو اس پر سانس کا غلبہ ہو جاتا اور مخفی امور کی خبریں دیتا۔

علامہ برہان الدین حلبی ارقام فرماتے ہیں :

ولم يتحرك منه الا اللسان

ترجمہ :سیطح کے جسم کا کوئی حصہ سواء زبان کے حرکت نہیں کرتا تھا۔

عبدالمسیح نے سیطح کو سلام کیا اور کسریٰ کا سلام بھی پہنچایا۔ سیطح کی جانب سے جواب نہ ملنے پر عبدالمسیح نے چند اشعار کہے جن میں کسریٰ کے سوالات اور ان کے جواب کی درخواست تھی۔ سیطح یہ اشعار سن کر ہنس پڑا اور کہا کہ آپ کو کسریٰ نے بھیجا ہے ؟ اس لئے کہ اس کے محل میں زلزلہ آیا ہے۔ اور اُن کا آتشکدہ بجھ گیا ہے اور موبذان نے خواب دیکھا کہ سرکش اونٹ اپنے پیچھے عربی گھوڑوں کو لئے ہوئے دجلہ عبور کر کے شہروں میں منتشر ہو گئے ہیں۔

اے عبدالمسیح! جب تلاوت قرآن میں کثرت آئے گی اور صاحب عصا یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کا ظہور ہو گا اور طبریہ ساوہ خشک ہو گا اور فارس کا آتشکدہ بجھ جائے گا تو بابل سے اہل فارس کی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور سیطح بھی شام میں نہیں رہے گا۔ اب کنگروں کے مطابق ان کے بادشاہ ہوں گے۔ پھر اسی وقت سیطح فوت ہو گیا۔

پھر عبدالمسیح سے سیطح نے جو کچھ کہا اس کی خبر کسریٰ کو کر دی گئی۔ چنانچہ محل کے باقی کنگروں کے برابر ان میں چودہ بادشاہ ہوئے اور بوران نامی ایک عورت بھی ان سے بادشاہ ہوئی۔ جب اس بوران کے بادشاہ بننے کی خبر نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا :

لايفلح قوم ملكتهم امرأة

ترجمہ : وہ قوم فلاح نہیں پا سکتی جس کی سربراہ عورت ہو۔

دس بادشاہ چار سال کی مدت میں ہلاک ہو گئے۔ باقی ماندہ چار کی حکومت بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت تک رہی۔ یزدجرد جو اس خاندان کا

آخری بادشاہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے لشکر اسلام کو اس کے ملک پر فتح عطا فرمائی۔ اس فاتح لشکر کے سپہ سالار سعد بن ابی وقاص تھے۔ اس خاندان نے تین ہزار ایک سو چونسٹھ سال تک حکومت کی۔ (مدارج النبوت جلد دوم، سیرت حلبیہ جلد اول)

حضور مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے :

عن انس ان النبی ﷺ قال من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یری احد سوأتی (مواھب اللدنیہ جلد اول)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب کی طرف سے میری بزرگی یہ ہے کہ میں مختون پیدا ہوا اور کسی نے میری شرم گاہ نہ دیکھی۔

فائدہ :

مختون پیدا ہونے کا یہ معنی نہیں کہ زائد کھال کاٹنے کے بعد آپ پیدا ہوئے بلکہ یہ معنی کہ آپ ﷺ کھال کاٹے بغیر صورت مختون پر پیدا ہوئے۔

زرقانی شریف میں ہے

ای علی صورۃ المختون

یعنی آپ ﷺ صورت مختون پر پیدا ہوئے

عن ابن عمر قال ولد النبی ﷺ مسرورا مختونا (ابن عساکر، المواہب اللدنیہ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ناف بریدہ و مختون پیدا ہوئے۔

مختون و ناف بریدہ پیدا ہونے میں حکمت :

برکۃ المصطفیٰ فی الہند۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ مدارج النبوت میں ارقام فرماتے ہیں :

وبعضے علماء ایں نیز گفتہ اند تا ہیچ مخلوقی در تکمیل خلقت آنحضرت دخلی نداشتہ باشد

(مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ : بعض علماء نے آپ کے مختون و ناف بریدہ پیدا ہونے کی یہ حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔ تاکہ کسی مخلوق کو آنحضرت ﷺ کی خلقت شریفہ کی تکمیل میں دخل نہ ہو۔

سترہ نبی مختون پیدا ہوئے ہیں :

حضور علیہ السلام کے علاوہ سولہ اور نبی بھی مختون پیدا ہوئے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ سمیت سترہ مختون پیدا ہوئے۔ جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں :

۱	آدم علیہ السلام	۲	ادریس علیہ السلام	۳	شیث علیہ السلام
۴	نوح علیہ السلام	۵	سام علیہ السلام	۶	ہود علیہ السلام
۷	شعیب علیہ السلام	۸	یوسف علیہ السلام	۹	موسیٰ علیہ السلام
۱۰	لوط علیہ السلام	۱۱	سلیمان علیہ السلام	۱۲	یحییٰ علیہ السلام
۱۳	صالح علیہ السلام	۱۴	زکریا علیہ السلام	۱۵	عیسیٰ علیہ السلام
۱۶	حنظلۃ علیہ السلام	۱۷	محمد ﷺ		

(زرقانی جلد اول)

واخرج البیھقی و ابن عساکر عن ابی الحکم قال کان المولود اذا ولد فی قریش دفعوالی نسوۃ من قریش الی الصبح فکفأن علیہ برمۃ فلما ولد رسول اللہ ﷺ دفعہ عبدالمطلب الی نسوۃ یکفئن علیہ برمۃ فلما اصبحن اتین فوجدن البرمۃ قدانفلقت عنہ باثنین فوجدنہ مفتوح العینین شاخصا

بصره الی السماء فاتا هن عبدالمطلب فقلن له مارایتا مولود امثله وجدناه قد انفلقت عنه البرمة و وجدناه مفتوحاعینه شاخصا بصره الی السماء فقال احفظنه فانی ارجو ان یصیب خیرا فلما کان یوم السابع ذبح عنه و دعاله قریشا فلما اکلوا قالوا یا عبدالمطلب ماسمیته قال سمیة محمد ا قالوا ممارغبت عن اسماء اهل بیتك قال اردت ان یحمده الله فی السماء و خلقه فی الارض۔ (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ: محدث بیہقی اور ابن عساکر ابو الحکم سے روایت لائے کہ جب قریش میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ قریش کی عورتوں کو دے دیا جاتا۔ وہ اسے صبح تک پتھر کی ہانڈی سے ڈھانپ دیا کرتیں۔ جب حضور علیہ السلام پیدا ہوئے تو اس غرض کے لیئے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کو قریش کی عورتوں کے سپرد کر دیا۔ تو انہوں نے آپ کو پتھر کی ہانڈی سے ڈھانک دیا۔ جب صبح وہ آپ کے پاس آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ وہ ہانڈی شق ہو گئی ہے اور آپ کی آنکھیں کشادہ اور آپ آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

وہ عبدالمطلب کے پاس آئیں۔ انہیں اس کی خبر دی اور کہا کہ ہم نے ایسا مولود کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت عبدالمطلب نے ان عورتوں سے فرمایا کہ ان کی حفاظت کرو۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ یہ بڑی خیر کو پائیں گے۔ حضور علیہ السلام کی ولادت شریفہ کے ساتویں دن حضرت عبدالمطلب نے آپ کی جانب سے عقیقہ کیا اور قریش کو کھانے پر مدعو فرمایا۔

کھانے کے بعد قریش نے حضرت عبدالمطلب سے دریافت کیا کہ مولود کا نام کیا رکھا گیا ہے؟ تو عبدالمطلب نے فرمایا میں نے ان کا نام محمد رکھا ہے۔ قریش نے کہا کہ یہ نام آپ کے خاندان سے کسی کا نہیں۔ خاندانی ناموں سے آپ نے اعراض کیوں کیا ہے؟ تو عبدالمطلب نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ان کی حمد فرمائے اور اس کی مخلوق زمین میں۔

خیال رہے کہ لفظ مبارک "محمد" باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ "روض الانف" میں ہے کہ اس اسم شریف کے معنی ہیں

مُدح کرۃ بعد مرۃ

ترجمہ: یعنی جس کی مدح بار بار کی گئی ہو۔

سبحان اللہ! جس معنوی مناسبت سے آپ کا یہ نام مبارک رکھا گیا وہ کتنی درست ثابت ہوئی۔

علامہ علی بن برہان الدین حلبی ارقام فرماتے ہیں:

ویروی ان عبدالمطلب انما سماہ محمد الرویا رآھا

ترجمہ: اور روایت ہے۔ کہ عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کا اسم گرامی "محمد" ایک خواب دیکھنے کی وجہ سے رکھا۔

اس خواب کی تفصیل یہ ہے:

حضرت عبدالمطلب نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی پیٹھ سے ایک چاندی کی زنجیر نکلی اور وہ بڑھتی گئی۔ اس کا ایک سرا آسمان پر پہنچ گیا اس زنجیر سے اور بہت سی زنجیریں نکلیں اور چاروں طرف دنیا پر چھا گئیں۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ زنجیر درخت کی صورت میں تبدیل ہو گئی۔ اس درخت میں اتنا نور تھا کہ آفتاب کا نور اس کے سامنے کوئی شیء نہیں۔ میں نے عرب و عجم یعنی سارے جہاں کو اس کی طرف سجدہ کرتے دیکھا۔ لحظہ بہ لحظہ اس درخت کی عظمت اور ارتفاع اور نور میں زیادتی ہوتی جاتی تھی۔ کبھی وہ مخفی ہوتا تھا اور کبھی ظاہر ہو جاتا تھا۔

میں نے قریش کی ایک جماعت دیکھی جو اس کی شاخوں کو پکڑ کر لٹکی ہوئی تھی اور ایک دوسری جماعت دیکھی جو اس کے کاٹنے کا ارادہ کرتی تھی۔ جب وہ اس ارادہ سے درخت کے پاس پہنچتی تھی تو ایک بڑا ہی وجیہہ خوبصورت معطر جوان کہ اس جیسا

وجیہہ و شکیل و معطر شخص میں نے کوئی نہیں دیکھا اس جماعت کی ہڈیاں پسلیاں توڑ کر رکھ دیتا تھا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیتا تھا۔

میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تاکہ اس درخت میں سے اپنا نصیبہ لے لوں لیکن میں کچھ نہ لے سکا۔ میں نے اس جوان سے دریافت کیا کہ اس درخت سے کون بہرہ مند ہوگا؟ اس نے کہا وہ لوگ جو اس سے لٹکے ہوئے ہیں اور تم سے پہلے اس تک پہنچ چکے ہیں وہ اس سے متمتع ہوں گے۔

عبد المطلب کہتے ہیں کہ عجیب و غریب خواب دیکھ کر میں گھبرا گیا اور فوراً میری آنکھ کھل گئی۔ میں اسی وقت قریش کی کاہنہ کے پاس گیا اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا کیا بات ہے؟ جو اتنے گھبرائے ہوئے ہو؟ کیا کوئی حادثہ پیش آیا ہے؟ میں نے اپنا خواب اس سے بیان کیا تو اس خواب کو سن کر کاہنہ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ پھر وہ سنبھل کر بولی۔ اگر تمہارا خواب سچ ہے تو تمہاری نسل سے ایک ایسے آدمی کا ظہور ہوگا جو تمام عالم کا مالک ہوگا۔ لوگ اس کے دین پر ہوں گے۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ اس نے کہا کہ اس کا دین تمام ادیان کا ناسخ ہو گا اور اس کا نور آفتاب کے نور سے بھی روشن تر ہوگا اور وہ نور بڑھتا جائے گا۔ اور تمام عالم کو گھیر لے گا۔ اور قیامت تک باقی رہے گا۔ اور آسمانوں زمینوں والے ان کی حمد و ثنا کریں گیاس وجہ سے عبد المطلب نے آپ کا نام "محمد" رکھا۔

(سیرت حلبیہ جلد اول، مجموعہ حیرالبیان)

نام پاک محمد ﷺ کی فضیلت :

اعلم العلماء اکمل الکملاء زبدۃ المدققین عمدۃ المحققین مولانا محمد نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ ارقام فرماتے ہیں :

یہ وہ نام ہے جسے خالق ارض و سماء جل جلالہ نے زمین و آسمان و مہر و ماہ کی

پیدائش سے تیس لاکھ برس پہلے اپنے نام کے ساتھ عرشِ بریں پر لکھا۔ حق عزمجدہ کو یہی نام ایسا بھایا جس سے تمام عالم بالا آباد فرمایا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پتے اور جنت کے ہر قصر و غرفے اور ہفت آسمان کے تمام مواضع و اماکن کو اس سے زینت دی اور حور عین کے سینوں اور ملائکہ مکرمین کی آنکھوں پر اسے تحریر فرما کر صفاء و روشنی بخشی۔ (جواہر البیان فی اسرار الارکان)

نام پاک محمد ﷺ کی برکتیں :

۱۔ حدیث شریف میں ہے۔

من ولدلہ مولود فسماہ محمد حبائی و تبرکا باسمی ھو ومولودہ فی الجنۃ

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت)

ترجمہ : جس کا لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے۔

۲۔ عن ابی رافع عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اذا سمیتموہ محمدا فلا تضربوہ ولا تحرموہ (سیرت حلبیہ، احکام شریعت)

ترجمہ : حضرت ابو رافع نے اپنے والد سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو۔ نہ محروم رکھو

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

یوقف عبدان ای اسم احدھما احمد و الاخر محمد بین یدی اللہ تعالیٰ فیومربھما الی الجنۃ فیقولا ن ربنا بمااستھلنا الجنۃ ولم نعمل عملا تجازیتابہ الجنۃ فیقول اللہ تعالیٰ ادخلا الجنۃ فانی آلیت علی نفسی ان لایدخل النار من اسمہ احمد او محمد (سیرت حلبیہ، احکام شریعت)

ترجمہ : قیامت کے دن دو شخص رب کے حضور کھڑے کئے جائیں گے۔ ایک کا نام

۷۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ما اجتمع قوم قط فی مشورة و فیهم رجل اسمه محمد لم یدخلوه فی مشورتهم الا لم یبارك لهم فیه (احکام شریعت، سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: جب کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے لیئے اس مشورے میں برکت نہ رکھی جائے گی۔

۸۔ من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فلیضع یده علی بطنها و یقل ان کان ذکر افقد سمیته محمد افانه یکون ذکرا

(سیرت حلبیہ جلد اول، احکام شریعت)

ترجمہ: جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہیئے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے:

ان کان ذکر افقد سمیته محمداً

اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔ انشاء اللہ العزیز لڑکا ہی ہو گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

۹۔ ماطعم طعام علی مائدة ولا جلس علیها و فیها اسمی قدس الله ذلك المنزل کل یوم مرتین (سیرت حلبیہ، احکام شریعت)

ترجمہ: جس دسترخوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو تو دن میں دوبار اس مکان میں رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

من ولد له ثلثة اولاد فلم یسم احد امنهم محمداً فقد جهل

(احکام شریعت عوالہ طبرانی)

ترجمہ: جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے۔ ضرور جاہل ہے۔

۱۱۔ وما کان اسم محمد فی بیت الاجعل اللہ فی ذلك البیت برکة

(سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس گھر میں برکت پیدا فرما دیتے ہیں۔

۱۲۔ وفی الشفاء ان للہ ملائکة سیاحین فی الارض عبادتهم کل دار فیها اسم محمد ای حراسته اهل کل دار فیها اسم محمد (سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: شفاء میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے فرشتے ہیں جو زمین میں پھرتے ہیں۔ ان کی عبادت یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہو اس کی حفاظت کرنا۔

۱۳۔ عن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنهما قال من کان له حمل فنوی ان یسمه محمداً حول اللہ تعالیٰ ذکرا وان کان انثی (سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس کی بیوی حاملہ ہو تو اس نے نیت کر لی جو حمل میں ہے اس کا نام محمد رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو لڑکا کر دیں گے۔ اگرچہ لڑکی ہی کیوں نہ ہو۔

نام پاک محمد ﷺ کی تعظیم واجب ہے!

وینبغی ان یعظم هذا الاسم وصاحبه (روح البیان جلد ہفتم)

ترجمہ: اور واجب ہے کہ نام پاک محمد ﷺ اور جن کا یہ نام ہے دونوں کی تعظیم کی جائے۔

سلطان محمود اور اسم پاک محمد ﷺ کی تعظیم :

آورده اند که ایاز خاص پسرے داشت محمد نام واورا ملازم سلطان محمود ساخته بود روزے سلطان متوجه طهارت خانه شده فرمود که پسر ایاز را بگو بیاید تا آب طهارت بیارد ایاز این سخن شنوده درتامل افتاد که آیا پسر من چه گناه کرد که سلطان نام اوبر زبان نمی راند سلطان وضو ساخته بیرون آمدو درایازنگریست اورا اندیشه مندید پرسید که سبب اثر ملال که برجبین تومی بینم چیست ایاز از روی نیاز بموقف عرض رسانید که بنده زاده را بنام نخواند برترسیدم که مبادا ترك ادبی ازوصادر شده باشد و موجب انحراف مزاج همایون گشة سلطان تبسمی فرمود و گفت ای ایاز دل جمع دار که ازو صورتی که مکروه طبع من باشد صدور نیافته بلکه وضو نداشتم واو محمد نام داشت مراشرم آمد که لفظ محمد برزبان من گذرد وقتی که بے وضو باشم چه این لفظ نشانه حضرت سیدنا نام است۔

هزار بار بشویم دهن بمشك و گلاب
هنوز نام تو بردن ادب نمی دانم

(روح البیان جلد ہفتم)

ترجمہ : ایاز کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد تھا۔ یہ خدمت کے لئے ہر وقت سلطان محمود کی بارگاہ میں رہتا تھا۔ ایک دن سلطان نے جب طہارت خانہ میں جانے کا قصد کیا تو فرمایا کہ ایاز کے بیٹے سے کہو کہ طہارت کے لئے پانی لائے۔ ایاز سلطان کی یہ بات سن کر فکر مند ہوئے کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی خطاء ہو گئی ہے۔ کیونکہ سلطان نے اس کا نام نہیں لیا۔ سلطان محمود وضو سے فراغت کے بعد طہارت خانہ سے باہر تشریف لائے تو ایاز کو پریشان دیکھ کر فرمایا۔ ایاز میں تیری پیشانی پر پریشانی کے آثار دیکھتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے ؟

ایاز نے انتہائی عاجزی سے عرض کیا کہ بندہ زادہ کا جناب نے آج نام نہیں لیا۔ جس کی وجہ سے میں خائف ہوں کہ وہ کسی بے ادبی کا مرتکب نہ ہوا ہو۔ حضرت

سلطان محمود رحمہ اللہ نے تبسم فرمایا اور کہا کہ ایاز پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کے بیٹے سے ایسی کوئی چیز صادر نہیں ہوئی جو میرے مزاج کے خلاف ہو۔ اس کا نام اس لئے میں نے نہ لیا کہ میں بے وضو تھا اور وہ محمد نام رکھتا ہے۔ مجھے شرم آئی کہ لفظ محمد میری زبان پر اس حالت میں جاری ہو جب کہ میں بے وضو ہوں۔ اس لئے کہ یہ لفظ سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی ہے۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب

ہنوز نام تو بر ادب نمی دانم

نام پاک محمد ﷺ کی تعظیم سے سو سال کے گناہ معاف، جنت اور بہتر حوریں بھی ملیں

وکان رجل فی بنی اسرائیل عصی اللہ مائۃ سنۃ ثم مات فاحذوہ فالقوہ فی مزبلۃ فاوحیٰ الیٰ موسیٰ ان احرجہ و صل علیہ قال یارب ان بنی اسرائیل شہدوا انہ عصاک مائۃ سنۃ فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ انہ ہکذا الا انہ کان کلما نشر التوراۃ و نظر الی اسم محمد قبلہ و وضعہ علیٰ عینیہ فشکرت ذلک و غفرت لہ و زوجتہ سبعین حوراء۔ (روح البیان جلد ہفتم، حلیۃ الاولیاء)

ترجمہ: بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا۔ اس نے سو سال اللہ تعالیٰ کی معصیت کی، جب اسے موت آئی تو لوگوں نے اسے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں شخص کو ڈھیر سے اٹھائیں اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔

ای رب العزت! بنی اسرائیل تو اس کی گواہی دے رہے ہیں کہ اس نے سو سال تیری معصیت میں گذارے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ یہ بات درست ہے لیکن یہ جب بھی تورات کھولتا اور اس میں اسم محمد دیکھتا تو اسے بوسہ دے کر اپنی آنکھوں سے لگا لیتا تھا۔ میں نے اسے اس کی یہ جزاء عطاء کی کہ اس کے گناہ بخش دیئے اور جنت کی ستر حوروں سے اس کا نکاح کر دیا۔

سلطان محمود اور اسم پاک محمد ﷺ کی تعظیم :

آوردہ اند کہ ایاز خاص پسرے داشت محمد نام واورا ملازم سلطان محمود ساختہ بود روزے سلطان متوجہ طہارت خانہ شدہ فرمود کہ پسر ایاز را بگو بیاید تا آب طہارت بیارد ایاز این سخن شنودہ درتامل افتاد کہ آیا پسر من چہ گناہ کرد کہ سلطان نام اوبر زبان نمی راند سلطان وضو ساختہ بیرون آمدو درایازنگریست اورا اندیشہ مفرط پرسید کہ سبب اثر ملال کہ برجبین تومی بینم چیست ایاز از روی نیاز بموقف عرض رسانید کہ بندہ زادہ را بنام نخواند برترسیدم کہ مبادا ترک ادبی ازوصادر شدہ باشد و موجب انحراف مزاج ہمایوں گشتہ سلطان تبسمی فرمود و گفت ای ایاز دل جمع دار کہ ازو صورتی کہ مکروہ طبع من باشد صدور نیافتہ بلکہ وضو نداشتم واو محمد نام داشت مراشرم آمد کہ لفظ محمد برزبان من گذرد وقتی کہ بے وضو باشم چہ این لفظ نشانہ حضرت سیدانام است۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب

ہنوز نام تو بردن ادب نمی دانم

(روح البیان جلد ہفتم)

ترجمہ : ایاز کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد تھا۔ یہ خدمت کے لئے ہر وقت سلطان محمود کی بارگاہ میں رہتا تھا۔ ایک دن سلطان نے جب طہارت خانہ میں جانے کا قصد کیا تو فرمایا کہ ایاز کے بیٹے سے کہو کہ طہارت کے لئے پانی لائے۔ ایاز سلطان کی یہ بات سن کر فکر مند ہوئے کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی خطاء ہو گئی ہے۔ کیونکہ سلطان نے اس کا نام نہیں لیا۔ سلطان محمود وضو سے فراغت کے بعد طہارت خانہ سے باہر تشریف لائے تو ایاز کو پریشان دیکھ کر فرمایا۔ ایاز میں تیری پیشانی پر پریشانی کے آثار دیکھتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے ؟

ایاز نے انتہائی عاجزی سے عرض کیا کہ بندہ زادہ کا جناب نے آج نام نہیں لیا۔ جس کی وجہ سے میں خائف ہوں کہ وہ کسی بے ادبی کا مرتکب نہ ہوا ہو۔ حضرت

حضورؐ کے اسم پاک کی معرفت ضروری ہے :

علامہ اسماعیل حقی" لکھتے ہیں :

والمختار انه لا يشترط فى الاسلام معرفة اب النبى عليه السلام و اسم جده بل يكفى فيه معرفة اسمه الشريف (روح البیان، جلد ہفتم)

ترجمہ : اور مختار یہ ہے کہ اسلام میں حضور علیہ السلام کے والد ماجد و دادا کے اسم گرامی کی معرفت ضروری نہیں بلکہ آپ کے اسم شریف کی پہچان اسلام میں کافی ہے۔

ایجادِ خلق سے دو ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ
نے اسم محمد سے آپ کو موسوم فرمایا!

الشیخ محمد المہدی فاسی فرماتے ہیں :

وقد سماه تعالىٰ بهذه الاسم الذى هو محمد قبل ان يخلق آدم عليه السلام بل قبل ان يخلق الخلق بالفى عام (مطالع المسرات جلاء دلائل الخیرات)

ترجمہ : تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو اسم شریف محمد سے تخلیق آدم بلکہ تمام مخلوق کی تخلیق سے دو ہزار قبل موسوم فرمایا۔

حضورؐ کے اسماء شریفہ کثیر ہیں :

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ارقام فرماتے ہیں۔

اللہ عزوجل کے ناموں کا شمار نہیں' اس کی شانیں غیر محدود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے اسمائے پاک بھی بکثرت ہیں کہ کثرت اسماء شریف مسمّی سے ناشی ہے۔ آٹھ سو سے زائد مواھب و شرح مواہب میں ہیں اور فقیر نے تقریباً چودہ سو پائے ہیں اور حصر نا ممکن ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد نہم)

شیخ امام محمد المہدی فاسی ارقام فرماتے ہیں:

قال ابن فارس فیما حکی عنه ان اسماء ﷺ الفان وعشرون (مطالع المسرات)

ترجمہ: ابن فارس سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کے اسماء شریفہ دو ہزار ہیں ہیں۔

اسماء کی کثرت مسمّٰی کی فضیلت پہ دال ہے:

کثرة الاسماء تدل علی شرف المسمی لا سیما وهی اوصاف مدح دالة علی ذلك بمعانیها۔ (مطالع المسرات)

ترجمہ: اسماء کی کثرت مسمّٰی کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ بالخصوص جب یہ اسماء کثیر و اوصاف مدح ہوں اپنے معانی وصفیہ پہ دال ہوں۔

برکۃ المصطفیٰ فی السند شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

بدانکه حق جل و علا تسمیه کرده است حبیب خود را ﷺ درقرآن عظیم وغیر وی از کتب سماویه وبرزبان انبیاء و رسل علیهم السلام باسماء کثیره و کثرت اسماء دلالت میکند برشرف مسمیٰ که اشتقاق اسماء از صفات و افعال است و هر اسمی مشتق از صفتی و فعلی است (مدارج النبوت جلد اول)

ترجمہ: جان لو کہ حق جل و علاء نے اپنے حبیب ﷺ کو قرآن مجید اور دیگر کتب سماویہ اور انبیاء و رسل کرام علیہم السلام کی زبان پر بہت سے ناموں سے موسوم فرمایا ہے۔ اور ناموں کی کثرت مسمّٰی کی شرافت پر دلالت کرتی ہے۔ اس لئے کہ ان ناموں کا اشتقاق صفات اور افعال سے ہے اور ہر نام کسی صفت اور فعل سے مشتق ہے۔

اذان میں نام پاک محمد سن کر درود پڑھنے والے کو حضور علیہ السلام اپنی قیادت میں جنت میں لے جائیں گے

علامہ اسماعیل حقیؒ ارقام فرماتے ہیں:

یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشهادة الثانیه صلی الله علیك یا رسول الله ثم یقال اللهم متعنی بالسمع و البصر بعد وضع ظفر الابها مین علی العینین فانه ﷺ یکون قائد الله الی الجنة (روح البیان جلد ہفتم)

ترجمہ: مستحب ہے کہ اذان میں پہلی بار "اشهد ان محمد رسول الله" سن کر پڑھے "صلی الله علیك یا رسول الله"۔ اس کے بعد پڑھے "اللهم متعنی بالسمع والبصر" دونوں انگھوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھنے کے بعد ایسا کرنے والے کو حضور علیہ السلام اپنی قیادت میں جنت کی طرف لے جائیں گے۔

صلوۃ سعودی میں ہے:

عن النبی ﷺ انه قال من سمع اسمی فی الاذان ووضع بها میه علی عینیه فانا طالبه فی صفوف القیامة و قائده الی الجنة (صلوۃ سعودی، جلد دوم)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ سے روایت ہے۔ تحقیق آپ نے فرمایا۔ جس نے اذان میں میرا نام سنا اور اپنے دونوں انگوٹھے اپنی آنکھوں پر رکھے تو میں قیامت کی صفوف سے تلاش کر کے اسے اپنی قیادت میں جنت کی طرف لے جاؤں گا۔

لطیفہ:

ذکر الحسین بن محمد الدا مغانی فی کتابه شوق العروس وانس النفوس نقلاً عن کعب الاحبار انه قال اسم النبی ﷺ عند اهل الجنة عبدالکریم و عند اهل النار عبدالجبار و عند اهل العرش عبدالحمید و عند سائر الملائکة عبدالمجید و عند الانبیاء عبدالوهاب و عند الشاطین

عبدالقهار وعند الجن عبدالرحيم و فی الجبال عبدالخالق و فی البر عبدالقادر و فی البحر عبدالمهيمن و عند الحيتان عبدالقدوس و عند البهوام عبدالغياث وعند الوحوش عبدالرزاق و عند السباع عبدالسلام و عند البهائم عبدالموء من و عند الطيور عبدالغفار و فی التوراة موذ موذ وفی الانجيل طاب طاب و فی الصحف عاقب و فی الزبور فاروق و عند الله طه و يٰسين و عند الموء منين محمد قال و كنيته ابو القاسم لا نه يقسم الجنة بين اهلها ﷺ تسليما كثيرا (القول البديع)

ترجمہ : حسین بن محمد الدامغانی نے اپنی کتاب "شوق العروس وانس النفوس" میں کعب الاخبار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کا اسم شریف اہل جنت کے نزدیک عبدالکریم ہے اور اہل جہنم کے نزدیک عبدالجبار اور اہل عرش کے نزدیک عبدالحمید اور تمام ملائکہ میں عبدالمجید اور انبیاء میں عبدالوھاب اور شیاطین میں عبدالقھار اور جنوں میں عبدالرحیم اور پہاڑوں میں عبدالخالق اور خشکی میں عبدالقادر اور سمندر میں عبدالمہیمن اور مچھلیوں میں عبدالقدوس اور حشرات الارض میں عبدالغیاث اور وحوش میں عبدالرزاق اور درندوں میں عبدالسلام اور چارپایوں میں عبدالمومن اور طیور میں عبدالغفار اور توراۃ میں موذ موذ اور انجیل میں طاب طاب اور صحیفوں میں عاقب اور زبور میں فاروق اور اللہ جل جلالہ کے ہاں طٰہٰ اور یٰسین اور مومنوں میں محمد ﷺ ہے اور آپ کی کنیت ابو القاسم ہے اس لئے کہ جنت آپ تقسیم فرمائیں گے۔

صلی اللہ علیہ و سلم تسلیماً کثیراً

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے آپ کا نام نکالا :

مداح رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے اسم پاک کے متعلق فرماتے ہیں۔

وضم الاله اسم النبی الیٰ اسمه
اذا قال فی الخمس الموء ذن اشهد

وشق له من الاسم ليجله
فذوالعرش محمود و هذا محمد

ترجمہ : اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے نبی کریم ﷺ کے اسم پاک کو ملا دیا ہے۔ جب کہ مؤذن پانچوں وقت "اشہد" کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعظیم و تکریم کا اظہار فرماتے ہوئے اپنے نام میں سے آپ کا نام نکالا۔ مالک عرش محمود ہے اور یہ ذات والا صفات محمد ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہیں اور وہ محمود ہے۔ کیونکہ جس کی حمد کی جائے وہ محمود ہے اور لفظ محمود میں سے واؤ مٹا دو تو لفظ مبارک محمد نکل آتا ہے

حضورؐ مصفاء پیدا ہوئے :

علامہ قسطلانی رقم طراز ہیں :

و منها انه خرج نظيفا مابه قذر (المواهب اللدنيه جلد دوم)

اور حضور علیہ السلام کے خصائص سے یہ ہے کہ آپ صاف ستھرے مصفاء پیدا ہوئے۔ جسد مقدس پر کسی قسم کی آلودگی نہیں تھی۔

پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا :

(ومنها انه وقع) خرج من بطنه امه (ساجدا) حقيقة (رافعاً اصبعيه) اى بسابتيه الى السماء قابضا بقية اصابعه كا لمتضرع المتذلل المبتهل

(المواهب اللدنيه و زرقانی جلد پنجم)

ترجمہ : اور حضور علیہ السلام کے خصائص سے یہ ہے کہ شکم مادر سے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا۔ دونوں انگشتانِ شہادت آسمان کی طرف اُٹھائی ہوئی تھیں اور دیگر انگلیاں بند کی ہوئی تھیں۔ عاجزی و انکساری فرمانے والے تھے۔

رضاعت و زمانہ طفولیت :

حضور علیہ السلام کی والدہ شریفہ نے آپ کو سات دن یا نو دن دودھ پلایا۔ پھر ثوبیہ نے حلیمہ سعدیہ کے آنے تک تقریباً چار مہینے دودھ پلایا اور پھر حلیمہ سعدیہ نے اخیر تک آپ کو دودھ پلایا۔ (بحوالہ خیر البیان)

قریش کا دستور تھا کہ لڑکوں کو دودھ پلانے والیوں کو دے دیا کرتے تھے۔ اور وہ اپنے گھر جا کر دودھ پلایا کرتی تھیں اور بعد ختم ایام رضاعت کے ماں باپ کے پاس پہنچا دیا کرتی تھیں۔ اور ماں باپ لڑکوں کے دودھ پلانے والیوں کو نقد و جنس دے کر رضا مند کرتے تھے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ سے روایت ہے کہ میں بنی سعد کی عورتوں کے ہمراہ دودھ پینے والے بچوں کی تلاش میں نکلی اور اس سال سخت قحط تھا۔ میری گود میں ایک بچہ تھا مگر اتنا دودھ نہ تھا کہ اس کو کافی ہوتا۔ رات بھر اس کے رونے کی وجہ سے نیند نہ آتی اور نہ ہماری اونٹنی کے دودھ ہوتا۔ میں ایک دراز گوش پر سوار تھی جو نہایت لاغری کے باعث چل نہ سکتا تھا۔ ہم مکہ آئے تو حضور علیہ السلام کو جو عورت دیکھتی اور یہ سنتی کہ آپ یتیم ہیں تو قبول نہ کرتی۔ (کیونکہ زیادہ انعام و اکرام کی توقع نہ تھی)۔

میں نے اپنے شوہر سے کہا یہ تو اچھا نہیں کہ میں خالی لوٹ جاؤں میں تو اس یتیم کو لاتی ہوں۔ شاید اللہ تعالیٰ برکت عطا کرے۔ چنانچہ میں گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ دودھ سے زیادہ سفید کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور ان کے بدن سے کستوری کی خوشبوئیں مہک رہی تھیں اور آپ کے نیچے سبز حریر کا بستر تھا جس پر آپ سو رہے تھے۔ میری محبت نے ان کا حسن و جمال دیکھ کر مناسب نہ جانا کہ ان کو بیدار کروں۔ پس آہستہ آہستہ ان کے پاس پہنچی اور دونوں ہاتھ آپ کے سینے پر رکھ دیئے۔ تو آپ نے ہنستے ہوئے تبسم فرمایا اور اپنی دونوں آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا۔ اس وقت آپ کی انگلیوں

سے نور نکلا یہاں تک کہ آسمان کے درمیان فضاء کو بھر دیا۔ پھر میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور آپ کو اپنا دایاں پستان پیش کیا۔ آپ نے جتنا دودھ چاہا پیا۔ میں نے بایاں پستان پیش کیا تو وہ انہوں نے نہ لیا اور بعد کو بھی یہی حال رہا۔

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم دے دیا تھا کہ آپ کا دودھ شریک ہے اور عدل و انصاف کا بھی الہام فرمادیا۔ اس لئے آپ نے عدل و انصاف کو ملحوظ رکھا اور ہمیشہ ایک جانب کا دودھ رضائی بھائی کے لئے چھوڑا۔

بھائیوں کے لئے ترکِ پستان کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔ پھر میں آپ کو اپنی فرودگاہ پر لائی۔ میرے شوہر نے جب آپ کے حسن و جمال کی زیارت کی تو وہ بھی آپ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گیا۔ اور سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر شوہر نے جو اونٹنی کو جا کر دیکھا تو دودھ ہی دودھ بھرا تھا۔ غرض اس نے دودھ نکالا اور ہم سب نے اونٹنی کا دودھ خوب سیر ہو کر پیا اور رات بڑے آرام سے گذری اور اس سے پہلے سونا میسر نہ ہوتا تھا۔ شوہر کہنے لگا۔ ای حلیمہ! تو بڑے برکت والے بچے کو لائی۔ میں نے کہا مجھے یہی اُمید ہے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم آپ کو اپنے پاس لانے کے بعد چند دن مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے۔ ایک رات میں نے دیکھا کہ آپ کی چاروں طرف نور چھایا ہوا ہے اور ایک سبز پوش مرد آپ کے سرہانے کھڑا ہے۔ میں نے اپنے شوہر کو بیدار کیا تو شوہر نے کہا۔ ای حلیمہ! یہ بات کسی پر ظاہر نہیں کرنی۔ اس لئے کہ جس دن سے یہ مولود پیدا ہوا ہے۔ یہود کے لئے کھانا پینا ناگوار ہو گیا ہے۔ اور ان کی نیندیں اُڑ گئی ہیں۔ (مدارج النبوت، جلد دوم)

حلیمہ فرماتی ہیں کہ پھر لوگ ایک دوسرے سے رخصت ہوئے تو میں بھی حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سے رخصت ہوئی۔ میں آپ کو لے کر اسی دراز گوش پر

سوار ہوئی اور حضور ﷺ میرے ہاتھوں میں تھے۔ میری سواری قوی و توانا ہو گئی۔ جب کعبہ شریف کے پاس پہنچی تو اس نے تین بار سجدہ کیا اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور رواں دواں ہو گئی۔ اور قوم کی تمام سواریوں سے آگے نکل گئی۔ ساتھی عورتیں تعجب کرتی تھیں اور مجھے کہتیں کہ کیا یہ وہی دراز گوش ہے جس پر سوار ہو کر تو ہمارے ساتھ آئی تھی؟ اور یہ راستہ میں چلنے کی طاقت نہیں رکھتی تھی؟

میں انہیں کہتی خدا کی قسم یہ وہی دراز گوش ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے اس بیٹے کی برکت سے قوی بنا دیا ہے۔ وہ کہتیں اللہ کی قسم اس کی عظیم شان ہے۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں اپنی دراز گوش کو سنتی وہ کہتی تھی۔

آرے واللہ مرا شان عظیم است مردہ بودم زندہ گرد انید مرا ولا غر گشتم فربہ گرد انید۔ عجب از شماء اے زنان بنی سعد کہ درغفلتید آیا درنمی یا بید شما کہ کیست بریشت من بریشت من۔ سید المرسلین خیر الاولین والا خرین حبیب رب العٰلمین است (مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ: ہاں خدا کی قسم میری عظیم شان ہے کہ مردہ تھی اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ بنا دیا۔ لاغر تھی مجھے قوی و فربہ بنا دیا۔ اے زنان بنی سعد تم پر تعجب کہ غفلت میں ہو۔ آیا تمہیں معلوم نہیں کہ میری پشت پر کون ہیں؟ میری پشت پر سید المرسلین خیر الاولین والآخرین حبیب رب العالمین تشریف فرما ہیں۔

برکات رضاعت:

وگفت حلیمہ کہ در راہ چپ و راست می شنیدم کہ میگفتند ای حلیمہ غنی شدی و بزرگزین زنان بنی سعد گشتی و گلہ ہای گو سپند کہ بران میگذشتم گو سپندان پیش می آمدند و می گفتند اے حلیمہ سیدانی کہ رضیع تو محمد رسول پرودگار آسمان و زمین است و بہترین فرزندان آدم است و بہبیچ منزل فرو دنمی آمدیم الا کہ حق تعالیٰ سبز و خرم میگر دانید آنرا باجود آنکہ قحط سال بود (مدارج النبوت، جلد دوم)

ترجمہ : حلیمہ فرماتی ہیں کہ راستہ میں دائیں بائیں سے میں یہ آوازیں سنتی تھی۔ کہ اے حلیمہ تو غنی ہو گئی۔ بنو سعد کی تمام عورتوں پر تجھے بزرگی و برتری حاصل ہو گئی۔ بکریوں کے جن ریوڑوں سے میں گذرتی وہ سامنے آکر کہتے 'ای حلیمہ! تجھے معلوم ہے کہ تو پروردگار زمین و آسمان کے رسول محمد ﷺ کی دایہ ہے جو تمام اولاد آدم سے بہتر ہیں۔ راستہ میں جہاں کہیں ہم اترتے' حق تعالیٰ اس جگہ کو فوراً سرسبز و شاداب فرما دیتے۔ باوجودیکہ اس سال شدید قحط تھا۔

مادرِ رسول اللہ ﷺ مزید ارشاد فرماتی ہیں :

چون بمنازل بنی سعد رسیدیم دیدیم کہ ہیچ زمینے خشک ترو ویران ترازاں نیست ومی رفت گوسفنداں من بجراگاہ ومی آمد ندوقت شام و سیر و سیراب و پر شیر پس میدو شیدم انہارا ومی نوشیدیم شیر راو نتاج داد ند و قوم براعیان خود می گفتند جراشما نیز بجراگاہے کہ راعیان بنت ابی ذویب می جرانید نمی جرانید ونمی دانستند کہ ایں برکات و خیرات درخانہ ما از کجا است ایں برکت و نشاط از جراگاہ غیب و علف زار دیگر است پس راعیان قوم بمراہ راعیان مابجر انید ند تاپروردگار تعالیٰ در اغنام و اموال ایشاں نیز خیر و برکت پیدا کردہ تا محمد ﷺ درقبیلہ مابود تمام خیرات و برکات شامل حال ماشد وایں ہمہ از برکت و جود شریف وے میدا نستم (مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ :جب بنو سعد کی بستی میں ہم پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ کوئی زمین اس زمین سے زیادہ ویران و قحط زدہ نہیں۔ میری بکریاں چراگاہ میں چرنے جاتیں اور شام کے وقت سیر و سیراب اور دودھ سے بھرلوٹتیں ، ہم ان کا دودھ دُہ کر پیتے اور بچے بھی دیتیں۔ قوم اپنے چرواہوں سے کہتی کہ تم بھی جہاں حلیمہ کے چرواہے بکریاں چراتے ہیں وہاں چراؤ۔ انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ ہمارے گھر خیرات و برکات کہاں سے ہیں ؟

یہ برکتیں اور خوشیاں غیبی چراگاہ سے ہیں تو قوم کے چرواہے بھی ہمارے چرواہوں کے ساتھ مویشیوں کو چراتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بکریوں اور دیگر اموال میں خیر و برکت پیدا فرمادی۔ جب تک محمد ﷺ ہمارے قبیلہ میں قیام پذیر رہے تو آپ کے وجود شریف کی برکت سے یہ خیرات و برکات ہمارے شامل حال رہیں اور یہ تمام برکتیں آپ کے وجود شریف کی بدولت تھیں۔

حضور علیہ السلام کی رضاعت کا واقعہ علامہ بوصیری نے ہمزیہ میں یوں منظوم کیا ہے:

وبدت فی رضاعه معجزات — لیس فیها عن العیون خفاء
اذا ابته لیتمه مرضعات — قلن ماضی الیتم غناه
فاتته من ال سعد فتاة قد ابتا — قد ابتها لفقرها الرضعاء
ارضعته لبانها فسقتها — وبنیها البانهن الشاء
اصبحت شولا عجافا واست — مابها شائل ولا عجفاء
احصب العیش عندها بعد محل — اذ غذ للبنی منها غذاء
یالها منة تقد ضوعف الاجر — علیها من حسبها و الجزاء
واذا سخر الاله انا سا — نسعید فانهم سعداء

(سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ اشعار!

(۱) آپ کے ایامِ رضاعت میں ایسے معجزات ظاہر ہوئے جو کسی آنکھ سے پوشیدہ نہ تھے۔

(۲) جب دودھ پلانے والی لاؤں نے آپ کو یتیم ہونے کی بنا پر لینے سے انکار کر دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ اس یتیم کو لینے میں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(۳) جب دودھ پلانے والیوں نے بوجہ غربت و افلاس انہیں لینے سے انکار کر دیا تو قبیلہ سعد کی ایک خاتون آئیں اور آپ کو حاصل کر لیا۔

(۴) حضرت حلیمہ نے آپ کو دودھ پلایا تو بکریوں نے حلیمہ اور ان کے بیٹوں کو دودھ پلایا۔ حالانکہ اس سے قبل وہ بکریاں لاغر و کمزور تھیں اور ان کے لئے دودھ نہیں تھا۔ پھر فربہ و دودھ والی ہو گئیں۔

(۵) ان کے جو جانور صبح کو کمزور اور خشک تھن چرنے جاتے تھے وہی شام کو دودھ سے لبریز اور طاقتور لوٹتے۔

(۶) قحط کا دور ختم ہو گیا۔ حضرت حلیمہ کی زندگی پُر بہار و خوشحال ہو گئی۔ جب حضور علیہ السلام نے ان کی چھاتیوں سے غذا حاصل کی۔

(۷) حضرت حلیمہ پر اللہ تعالیٰ کا بہت ہی احسان ہوا کہ ان کی دوسری ہم پیشہ عورتوں کے مقابلہ میں انہیں معاوضہ بھی زیادہ ملا اور مزید برآں ثواب بھی ملا۔

(۸) جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ایک خوش بخت کے تابع فرما دیا تو سب کے سب خوش نصیب اور اسودہ حال ہو گئے۔

جس دن سے ہم حضورؐ کو لائے ہمیں چراغ کی ضرورت نہ رہی:

قالت حلیمة ماکنا نحتاج الی السراج من یوم اخذ ناہ لان نور وجهه کان انور من السراج فاذا احتجنا الی السراج فی مکان جئنا به فتنورت الا مکنة ببرکته ﷺ

(تفسیر المظہری۔ پارہ ۱۸، سورۃ نور)

ترجمہ: حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ جس دن سے ہم حضور علیہ السلام کو اپنے گھر لائے ہمیں چراغ کی حاجت نہ رہی۔ اس لئے کہ آپ کے چہرے کا نور چراغ کے نور سے زیادہ تھا۔ جب کسی مکان میں ہمیں چراغ کی ضرورت ہوتی تو ہم آپ کو وہاں لے جاتے تو آپ کی برکت سے مکان منور ہو جاتے۔

حضورؐ کی تعظیم کے لئے تمام بت سرنگوں ہو گئے :

روی ان حلیمه لما اخذته دخلت علی الاصنام فنکس الهبل و کذا جمیع الاصنام من اماکنها تعظیما له (تفسیر مظہری پارہ ۱۸)

ترجمہ : مروی ہے کہ حضرت حلیمہ حضور علیہ السلام کو لے کر جب بتوں پر داخل ہوئیں تو ھبل اور دیگر تمام بت حضور علیہ السلام کی تعظیم کے لئے سرنگوں ہو گئے۔

حجر اسود حضورؐ کے وجہ کریم سے لپٹ گیا :

وجاء ت به الی الحجر الاسود لیقبله فخرج الحجر الاسود من مکانه حتی التصق بوجهه الکریم ﷺ (تفسیر مظہری پارہ ۱۸ سورۃ نور)

ترجمہ : حضرت حلیمہ حضور علیہ السلام کو حجر اسود کے پاس لائیں تاکہ آپ اسے بوسہ دیں تو حجر اسود اپنے مکان سے باہر آکر آپ ﷺ کے چہرہ کریم سے لپٹ گیا۔

حضورؐ کی برکت سے دودھ میں کثرت :

وروی انه لما ارضعته حلیمة درّ لبنها وانهمر فکانت ترضع معه عشرة او اکثر (کتاب مذکور)

ترجمہ : مروی ہے کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تو دودھ میں کثرت آگئی۔ آپ حضور علیہ السلام کے ساتھ دس یا اس سے زائد بچوں کو دودھ پلاتی تھیں۔

زمین کا سرسبز ہو جانا نیز شجر و حجر کی سلامی :

وکانت حلیمة اذامشت به علی واد یابس اخضر فی الوقت وکانت تسمع الاحجار تنطق بسلا مها علیه والاشجار تحن باغصانها الیه وکان النبی ﷺ یخرج هو واخوه یرعیان الغنم فقال اخوه ان اخی الحجازی اذا

وقفت يقد ميه على الوادى يخضر لوقته واذا جاء الى البئر و نحن نسقى الاغنام يعلوا الماء الى فم البير واذا قام فى الشمس ظلته الغمامة و تاتى الوحوش اليه وهو قائم فتقبله (تفسیر مظہری، سورۃ نور)

ترجمہ: اور حضرت حلیمہ جب حضور علیہ السلام کو لے کر کسی خشک وادی سے گذرتیں تو وہ فوراً سر سبز ہو جاتی اور حضرت حلیمہ سختی تھیں۔ پتھر آپ کو سلام عرض کرتے اور درخت اپنی ٹہنیوں سے آپ کی طرف جھک رہے تھے۔ حضور علیہ السلام اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ بکریاں چرانے کے لئے تشریف لے جاتے۔ آپ کے رضاعی بھائی کا بیان ہے کہ آپ جب وادی میں قدم رکھتے اسی وقت وادی سر سبز و شاداب ہو جاتی اور جب ہم بکریوں کو پانی پلاتے اور آپ کنوئیں پر تشریف لاتے تو پانی کنوئیں کے منہ تک بلند ہو جاتا اور جب آپ دھوپ میں کھڑے ہوتے تو بادل آپ پر سایہ کرتا اور وحوش آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے قدم چومتے۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی نے ان احادیث کی منظوم ترجمانی یوں فرمائی ہے۔

زرع شاداب وہر ضرع پر شیر ہے
برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام

حضورؐ ہر چیز کو ہاتھ لگانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے:

وكان ﷺ لايمس شيئاً الاقال بسم الله

(سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: حضور ﷺ ہر چیز کو چھونے سے قبل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔

حضورؐ کی تشریف آوری کے بعد بنو سعد کے ہر گھر سے کستوری کی خوشبو آتی تھی

عن حليمة رضى الله عنها لما دخلت به ﷺ الى منزل لم يبق منزل من منازل بنى سعد الاشممنا منه ريح المسك والقيت محبته ﷺ اى واعتقاد بركته فى قلوب الناس حتى ان احدهم كان اذا نزل به اذى فى جسده اخذ كفه ﷺ فيضعها على موضع الاذىٰ فيبراء باذن الله تعالىٰ سريعا و كذلك اذا اعتل لهم بعير اوشاة (سیرت حلبیہ جلد اول، زرقانی جلد اول)

ترجمہ: حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں حضور علیہ السلام کو اپنے گھر لائی تو بنو سعد قبیلہ کے ہر گھر سے کستوری کی خوشبو آنے لگی۔ حضور علیہ السلام کی محبت اور برکت کا اعتقاد لوگوں کے دلوں میں ڈال دیا گیا۔ یہاں تک کہ جب کسی کے بدن میں کوئی تکلیف ہوتی تو حضور علیہ السلام کا ہاتھ مبارک پکڑ کر تکلیف کی جگہ رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فوراً شفاء ہو جاتی۔ ایسے ہی اگر ان کا کوئی اونٹ یا بکری بیمار ہو جاتی تو حضور علیہ السلام کا دستِ اقدس لگنے سے فی الفور شفاء حاصل ہو جاتی۔

آپ پر ہر دن سورج کی روشنی کی مانند نور اترتا:

قالت حليمة و كان ينزل عليه ﷺ كل يوم نور كنور الشمس ثم ينجلى عنه

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ہر دن سورج کے نور کی طرح نور نازل ہوتا اور پھر آپ سے جدا ہو جاتا

بکری نے سجدہ کیا:

وعنها رضى الله عنها انها قالت انه لفى حجرى ذات يوم اذمرت به غنيماتى فاقبلت واحدة منهن حتى سجدت له و قبلت راسه ثم ذهبت الى صواحبها (سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔ ایک دن حضور علیہ السلام میری گود میں تھے۔ میری کچھ بکریوں کا آپ کے پاس سے گذر ہوا تو ایک بکری آپ کی طرف آئی یہاں تک کہ اس نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کا سر مبارک چوما۔ پھر دوسری بکریوں کی طرف چلی گئی۔

بعثت کے بعد بھی حضور علیہ السلام کو بکریوں اور اونٹوں نے سجدے کئے۔ جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔

حدیث انس رضی اللہ عنہ میں ہے:

ان رسول الله ﷺ دخل حائطا ای بستانا للانصار و معه ابوبكر و عمر و رجال من الانصار و في الحائط غنم فسجدت له فقال ابوبكر رضي الله عنه يا رسول الله انا كنا احق بالسجود لك من هذه الغنم فقال انه لا ينبغي في امتي ان يسجد احد لاحد ولو كان ينبغي لاحد ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

(انسان العیون جلد اول)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ حضور علیہ السلام کے ہمراہ ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر انصار قبیلہ کے مرد تھے۔ اس باغ میں بکریاں تھیں۔ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو سجدہ کیا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان بکریوں سے ہمیں زیادہ حق ہے۔ کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت سے کسی کو یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کسی کو سجدہ کرے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے ماسواء کے لئے سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اونٹ نے سجدہ کیا

وحرب جمل ای اشتد غضبه فصار لايقدر احد يدخل عليه فذكر ذلك لرسول ﷺ فقال لاصحابه افتحوا عنه فقالوا انا نخشى عليك يا رسول الله فقال افتحوا عنه ففتحوا عنه فلما راه الجمل خرسا جدا ای فاخذ

بناصيته ثم دفعه لصاحبه وقال استعمله واحسن علفه فقال القوم يا رسول الله كنا احق ان نسجد لك من هذه البهيمة فقال كلا الحديث

(انسان العیون جلد اول)

ترجمہ: ایک اونٹ سخت غضبناک ہوا۔ کوئی آدمی اونٹ کے پاس داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ دروازہ کھولو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمیں خوف ہے کہ کہیں اونٹ آپ کو اذیت نہ پہنچائے۔ آپ نے فرمایا دروازہ کھول دو۔ تو صحابہ نے دروازہ کھول دیا۔ اونٹ نے جب حضور علیہ السلام کی زیارت کی تو سجدہ میں گر گیا۔ حضور علیہ السلام نے اونٹ کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر مالک کے حوالے کر دیا اور فرمایا۔ اس سے خدمت لے اور اس سے چارہ کے معاملہ میں بھی اچھا سلوک کر۔ صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ ان چارپایوں سے ہمیں زیادہ حق ہے کہ آپ کو سجدہ کریں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ قطعاً جائز نہیں۔

حضور ؐ کی نشو و نما میں حیرت انگیز زیادتی:

و کان ﷺ یشب شبابا لایشبه الغلمان (مائت من السنة، زرقانی جلد اول)

ترجمہ: اور حضور ﷺ کی نشو و نما اتنی زیادہ تھی کہ دوسرے بچے اتنا نہیں بڑھتے تھے۔

روی انه ﷺ لما صار ابن شهرین کان ینز حلف مع الصبیان الی کل جانب و فی ثلاثة اشهر کان یقوم علی قدمیه و فی اربعة کان یمسك الجدار و یمشی و فی خمسة حصل له القدرة علی المشی و لما تم له ستة اشهر کان یسرع فی المشی و فی سبعة اشهر کان یسعی و یعدو الی کل جانب ولما مضی له ثمانیة اشهر شرع یتکلم بکلام فصیح و فی عشره اشهر کان یرمی السهام مع الصبیان (زرقانی جلد اول)

ترجمہ: مروی ہے کہ جب حضور علیہ السلام کی عمر مبارک دو ماہ ہوئی تو آپ بچوں کی طرف ہر جانب سے مائل ہوتے۔ جب آپ تین ماہ کے ہوئے تو قدموں پر کھڑے

ہو لیتے اور چار ماہ میں آپ دیوار کے ساتھ چل لیتے۔ پانچ ماہ کی عمر شریف میں چلنے پر قدرت ہو گئی اور چھ ماہ کی عمر میں آپ تیز چل لیتے۔ اور سات ماہ جب عمر ہوئی تو آپ دوڑ لیتے اور ہر جانب تشریف لے جاتے۔ جب عمر آٹھ ماہ ہو گئی تو آپ فصیح کلام فرما لیتے تھے۔ اور دس ماہ کی عمر میں آپ بچوں کے ساتھ تیر اندازی فرما لیتے۔

کھیلنے سے نفرت :

وکان یخرج فینظر الی الصبیان یلعبون فیحتنبھم الحدیث (المواھب اللدنیہ)

ترجمہ : حضور علیہ السلام باہر تشریف لاتے لڑکوں کو کھیلتا دیکھ کر ان سے علیحدگی فرماتے

روی انہ یخرج ھو واخوہ فیلعب اخوہ مع الغلمان فیحتنبھم علیہ السلام ویا خذ بید اخیہ ویقول انا لم نخلق لھذا (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : مروی کہ حضور علیہ السلام اپنے بھائی کے ساتھ باہر تشریف لاتے۔ آپ کا بھائی لڑکوں کے ساتھ کھیلتا تو آپ ان سے علیحدگی فرماتے اور اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے ہم کھیل کے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔

فضل پیدائشی پہ ہمیشہ درود
کھیلنے سے کرا بت پہ لاکھوں سلام

جنہوں نے حضورؐ کو دودھ پلایا :

علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی ارقام فرماتے ہیں :

وقد ذکر العلماء ان مرضعاتہ ﷺ عشر (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : تحقیق علماء نے ذکر فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کو دودھ پلانے والی عورتیں دس ہیں۔

سب سے پہلے مادرِ رسول ﷺ جناب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو نو دن دودھ پلایا۔ بعض روایات میں تین اور سات دن کا ذکر بھی ہے۔ پھر چند دن ثویبہ ابو لہب کی

لونڈی نے دودھ دیا۔ بنو سعد کی ایک عورت نے بھی آپ کو دودھ پلایا ہے۔ جب آپ حلیمہ سعدیہ کے ہاں تھے۔ اسے خولہ سعدیہ کہا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ دودھ پلانے کی سعادت حلیمہ سعدیہ نے پائی۔ ام ایمن برکۃ حبشیہ نے بھی یہ سعادت پائی۔ جیسا کہ قرطبی نے ذکر فرمایا ہے۔

حضرت حلیمہ حضور علیہ السلام کو گود میں لیے راہ میں جاتی تھیں۔ تین نوجوان کنواری لڑکیوں نے وہ خدا بھاتی صورت دیکھی، جوشِ محبت سے اپنی پستانیں دھن اقدس میں رکھیں۔ تینوں کے دودھ اتر آیا۔ تینوں پاکیزہ بیبیوں کا نام عاتکہ تھا۔ بعض علماء کرام نے حدیث "انا ابن العواتك من سليم" کو اسی معنی پر محمول کیا۔

(زرقانی جلد اول، شمول الاسلام)

جتنی بیبیوں نے آپ کو دودھ پلایا سب اسلام لائیں

لم ترضعه امرأة الا اسلمت (زرقانی جلد اول، انسان العیون)

ترجمہ: حضور علیہ السلام کو جتنی عورتوں نے دودھ پلایا سب اسلام لائیں۔

دودھ پلانے کی سب سے زیادہ سعادت حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے پائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے خاندان کو دولتِ ایمان عطاء فرمائی۔

علامہ حلبی ارقام فرماتے ہیں:

ومن سعادتها يعني حليمة توفيقها للاسلام هي وزوجها وبنوها وهم عبدالله والشيما وأنيسه (سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: اور حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی سعادت سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے خاوند اور اولاد (عبداللہ، شیما اور انیسہ) کو اسلام لانے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضور علیہ السلام کے ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمانے کے بعد

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور معیشت کی تنگی کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تعاون کا ارشاد فرمایا۔ تو حضرت خدیجہ نے حضرت حلیمہ کو چالیس بکریاں اور اونٹنیاں عطا فرمائیں۔ (سیرت حلبیہ جلد اول)

غزوہ حنین کے دن بھی حضرت حلیمہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں تشریف لائیں تو حضور علیہ السلام نے آپ کے لئے اپنی چادر بچھائی اور آپ اس پر بیٹھیں۔

حضرت حلیمہ کے شوہر حارث سعدی بھی شرفِ اسلام و صحابیت سے مشرف ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے۔ راستہ میں قریش نے کہا۔ اے حارث! تم اپنے بیٹے کی سنو۔ وہ کہتے ہیں مردے زندہ ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے دو گھر جنت اور جہنم بنا رکھے ہیں۔ اور قوم میں انہوں نے تفریق پیدا کر دی ہے۔ انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی۔ اے میرے بیٹے! قوم آپ کی شاکی ہے۔ فرمایا ہاں میں ایسا فرماتا ہوں۔ اور اے میرے باپ جب وہ دن آئے گا۔ میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتا دوں گا۔ کہ دیکھو یہ وہ دن ہے کہ نہیں؟ جس کی میں خبر دیتا تھا۔ یعنی روزِ قیامت، حارث رضی اللہ عنہ بعد از اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے تھے۔

لو اخذا بنی بیدی فعرفنی ما قال لم یرسلنی حتی یدخلنی الجنة

(سیرت حلبیہ و شمول الاسلام)

ترجمہ: اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو انشاء اللہ نہ چھوڑیں گے۔ جب تک مجھے جنت میں داخل نہ فرمالیں۔

حضور ﷺ کی بڑی رضاعی بہن کہ حضور کو گود میں لے کر کھلاتیں۔ سینے پر لٹا کر دعائیہ اشعار عرض کرتیں۔ سلاتیں۔ اس لیئے وہ حضور علیہ السلام کی ماں کہلائیں۔ جن کا اسم گرامی شیما سعدیہ ہے۔ یہ بھی مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ یہی شیما حضور علیہ السلام کو درج ذیل اشعار کے ساتھ لوریاں دیتی تھیں۔

هذا اخی لم تلده امی ولیس منتسل ابی وامی

فدیته من مخول معمی فاتمه اللهم فیما تنمی

ترجمہ : یہ میرا وہ بھائی ہے جس کو نہ تو میری ماں نے جنا اور نہ میرے باپ اور چچا کی نسل سے ہے۔ میں آپ پر اپنے ماموں اور چچا کو قربان کرتی ہوں۔ پس اے خدا تو ان کی نشوونما فرما جیسا تو کیا کرتا ہے۔

وحوش و طیور نے خدمت کے لئے آرزو کی :

وقد ذکروا انه لما ولد ﷺ قیل من یکفل هذه الدرة الیتیمة التی لا یوجد لمثلها قیمة قالت الطیور نحن نکفله و نغتنم خدمته العظیمة و قالت الوحوش نحن اولیٰ بذلك تنال شرفه و تعظیمه فنادی لسان القدرة ان یا جمیع المخلوقات ان الله تعالیٰ کتب فی سابق حکمة القدیمة ان نبیه الکریم یکون رضیعا لحلیمة الحلیمة (المواهب اللدنیہ مقصود)

ترجمہ : صوفیاء نے ذکر فرمایا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی ولادت شریفہ ہوئی تو یہ کہا گیا کہ کون اس در یتیم کی کفالت کرے گا؟ جس کی مثل اور قیمت نہیں۔ طیور نے کہا ان کی کفالت ہم کریں گے۔ ان کی خدمت عظیمہ ہمارے لیئے غنیمت ہے۔ خشکی کے حیوانات نے کہا۔ آپ کی کفالت کا حق ہمیں زیادہ ہے۔ اس سے ہمیں شرافت و عظمت حاصل ہو گی۔ تو زبان قدرت نے یہ ندا فرمائی۔ اے تمامی مخلوقات! تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے علم قدیم سے یہ فیصلہ فرمادیا ہے کہ اس کے نبی کریم حلم والی حلیمہ کے رضیع ہوں گے۔

غیبی ندا میں حضور علیہ السلام کو حلیمہ کی تربیت میں دینے کا حکم!

جب حضرت حلیمہ، رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ہاتف کو یہ ندا کرتے سنا۔

ان ابن امنة الامین محمدا خیر الانام وخیرة الاخیار

ما ان له غیر الحلیمة مرضع نعم الأمة هی علی الابرار

مامونة من كل عيب فاحش ونقيته الاثواب والاذرار
لا تسلمنه الى سواها انه امر وحكم جاء من الجبار

(زرقانی جلد اول)

ترجمہ: محمد امین آمنہ کے شہزادے، تمام مخلوق اور اخیار سے افضل، ان کی حلیمہ کے سوا کوئی دایہ نہیں۔ ابرار کے لیے حلیمہ بہترین امن ہیں۔ ہر فحش عیب سے مامون، پاکیزہ لباس والی، اس شہزادہ کو حلیمہ کے سوا کو ہرگز سپرد نہ کرنا۔ یہ حکم ہے عظمت والے بادشاہ کا۔

بچپن میں بول و براز کبھی کپڑے میں نہیں کیا:

آپ نے لڑکپن میں بول براز کبھی کپڑے میں نہیں کیا، بلکہ دونوں کے وقت مقرر تھے۔ اسی وقت مقرر پر آپ کو پیشاب کرا لیتے تھے اور کبھی کشف عورت نہیں ہوا اور جو کپڑا اتفاقاً اٹھ جاتا تھا تو فرشتے فوراً ستر چھپا دیتے تھے۔ (مدارج النبوت جلد دوم)

نوری کھلونا:

چاند آپ کے اشارے کے موافق جھک جاتا اور آپ کو رونے سے بہلاتا۔ چنانچہ کتب احادیث و سیرت میں ہے۔

عن العباس بن عبدالمطلب قال قلت یا رسول الله دعانی الیٰ الدخول فی دینك امارة نبوتك رأیتك فی المهد تناغی القمر و تشیر الیه باصبعك فحیث اشرت الیه مال قال انی کنت احدثه و یحدثنی یلهینی عن البکاء واسمع و حبینه حین یسجد تحت العرش

(المواهب اللدنیہ، ابن عساکر، الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب، رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں۔

میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ کی نبوت کی نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ میں نے آپ کو جھولے میں دیکھا کہ آپ چاند سے باتیں کرتے ہیں اور آپ انگلی سے اس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔ جدھر آپ انگلی سے اشارہ فرماتے ہیں' چاند ادھر ہی اشاروں پر چلتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ چاند مجھ سے باتیں کرتا اور میں اس سے باتیں کرتا اور وہ مجھے رونے سے بہلایا کرتا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا کہ وہ عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تھا۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

فائدہ:

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جیسے قریب سے سنتے ہیں اسی طرح بعید سے بھی سنتے ہیں۔ جیسے آپ قریب دیکھتے ہیں ایسے ہی بعید بھی دیکھتے ہیں۔ اس لیئے کہ عرش جو زمین سے ہزارہا میل کی مسافت پر ہے۔ وہاں سے چاند کی تسبیحیں آپ سماعت فرمارہے ہیں۔ اور یہ علم کہ تسبیحیں کہنے والا چاند ہے۔ اسے ملاحظہ فرمانے سے ہوا۔ نیز چاند آسمان سے حضور علیہ السلام سے کلام کرتا اور مکہ مکرمہ میں تشریف فرما ہوتے ہوئے آپ اس کی کلام سماعت فرماتے۔ یہ اس امر کی بین دلیل ہے کہ حضور علیہ السلام قرب وبعد میں یکساں دیکھتے اور سماعت فرماتے ہیں۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

جھولا فرشتوں کی تحریک سے حرکت کرتا تھا

علامہ زرقانی ارقام فرماتے ہیں۔

ان مهده كان يتحرك بتحريك الملائكة (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : حضور علیہ السلام کا جھولا فرشتوں کی تحریک سے حرکت کرتا تھا۔

علامہ زرقانی مزید ارقام فرماتے ہیں۔

ولم ينقل مثل ذلك لاحد من الانبياء (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : یہ اعزاز حضور علیہ السلام کے سوا کسی نبی کے لئے منقول نہیں۔

سایہ ابر:

قدروی محمد بن سعد و ابو نعیم و ابن عساکر عن ابن عباس قال کانت حلیمة لا تدعه یذهب مکانا بعید ا فغفلت عنه فخرج مع اخته الشیماء فی الظهیرة الی البهائم فخرجت حلیمة تطلبه حتی تجده مع اخته قالت فی هذا الحرقالت اخته یا امه ماوجد اخی حرا رایت غمامة تظل علیه اذا وقف وقفت و اذا سار سارت حتی انتهی الی هذا الموضع ۔ الحدیث

(المواهب اللدنیہ جلد اول)

ترجمہ : محمد بن سعد و ابو نعیم اور ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت لائے ہیں کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ السلام کو دور نہیں جانے دیتی تھیں۔ ایک دن ان کی غفلت میں آپ اپنی رضاعی بہن شیماء کے ساتھ دوپہر کے وقت مویشوں کی طرف تشریف لے گئے۔ وہیں حلیمہ سعدیہ آپ کو تلاش کرتی پہنچیں۔ یہاں تک کہ آپ کو رضاعی بہن کے ساتھ پایا تو حلیمہ نے کہا کہ آپ اتنی گرمی

میں باہر تشریف لے آئے؟ تو آپ کی رضائی بہن نے جواب دیا۔ اماں جان میرے بھائی نے گرمی نہیں پائی۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ ایک ابر آپ پر سایہ کر رہا تھا۔ جب آپ ٹھہرتے تو وہ بھی ٹھہر جاتا اور جب آپ چلتے تو وہ بھی چلتا یہاں تک ہم اس جگہ آ گئے۔

شق صدر شریف :

حضور علیہ السلام حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے اور عمر شریف ڈھائی سال کے قریب تھی اور بعض روایات میں ہے کہ عمر شریف چار سال یا اس سے کچھ زائد تھی۔ کہ ایک دن آپ اپنے دودھ شریک بھائی کے ساتھ پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ وہاں جبرئیل میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام برف سے بھرا ہوا زریں طشت لے کر آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ آرام سے آپ کو زمین پر لٹایا اور آپ کے سینہ مبارک کو ناف تک چاک کیا۔ پھر آپ کا دل مبارک نکالا اور اس میں سے منجمد خون نکالا۔ پھر اسے زمزم کے پانی سے دھو کر نور و حکمت سے پُر کیا۔ پھر اپنی جگہ رکھ کے شگاف سینہ کو سی دیا اور آپ کو کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

ثم ضمونی الی صدورهم و قبلوا راسی و مابین عینی ثم قالوا یا حبیب الله لم ترع انك لو تدری ما یراد بك من الخیر لقرت عیناك

ترجمہ : پھر انہوں نے مجھے اپنے سینوں سے لگایا اور میرے سر اور پیشانی کو چوما۔ پھر مجھے کہا۔ ای اللہ کے حبیب! آپ خوف نہ رکھیں اگر آپ جان لیں جس خیر کا آپ سے ارادہ کیا جا رہا ہے تو آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔

حضور علیہ السلام کے رضائی بھائی نے جب یہ حال دیکھا تو فوراً جا کر اپنی والدہ کو خبر دی، وہ اپنے شوہر کو ساتھ لے کر اسی وقت آپ کے پاس پہنچیں تو آپ کو خوش و خرم بیٹھا پایا۔ حیران ہو کر ماجرا پوچھا آپ نے تبسم فرمایا اور سارا واقع ان سے بیان کیا۔ اس

وقت آپ کے بدن اطہر سے ایسی خوشبو پھیل رہی تھی کہ جس کو دنیا کی کوئی خوشبو نہیں پہنچ سکتی۔ (زرقانی، سیرت حلبیہ)

شقِ صدر مبارک چار بار ہوا!

مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز نے تفسیر سورۃ الم نشرح میں لکھا ہے کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا!

☆ اول جب آپ حلیمہ کے گھر تھے۔

☆ دوسری بار قرب زمانہ جوانی میں جب آپ دس برس کے ہوئے۔

☆ تیسری بار قبل نزول وحی کے۔

☆ چوتھی بار شبِ معراج میں۔

اور نکتہ اس میں یہ لکھا ہے کہ پہلی بار شق کرنا اس لیئے تھا کہ آپ کے دل سے حب لہو ولعب جو لڑکوں کے دل میں ہوتی ہے نکال ڈالیں۔ اور دوسری بار اس لئے کہ جوانی میں آپ کے دل میں رغبت ایسے کاموں کی جو بمقتضائے جوانی خلاف مرضی الٰہی کے سرزد ہوتے ہیں نہ رہیں اور تیسری بار اس لئے کہ آپ کے دل کو قوت تحمل وحی کی ہو اور چوتھی بار اس لئے کہ آپ کے دل مبارک کو طاقت مشاہدہ عالم ملکوت اور لاہوت کی ہو۔ (تاریخ حبیب الٰہ)

فضیلت شق صدر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوئی

علامہ قسطلانی المواہب اللدنیہ میں ارقام فرماتے ہیں۔

انہ کان فیہ الطشت الذی غسلت فیہ قلوب الانبیاء (المواہب اللدنیہ جلد اول)

ترجمہ: تابوت سکینہ میں وہ طشت بھی تھا جس میں انبیاء کرام علیہم السلام کے دلوں کو دھویا جاتا۔

سینہ اقدس آلہ کے بغیر چاک ہوا :

علامہ اسماعیل حقی "تفسیر روح البیان" میں ارقام فرماتے ہیں :

فلم یکن الشق بآلة ولم یسل الدم (روح البیان)

ترجمہ : شق صدر شریف کسی آلہ سے نہیں تھا۔ نہ اس شگاف سے خون بہا۔

شق صدر کے بعد آپ کو مکہ واپس لانا :

سینہ انور چاک ہونے کے بعد حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے مناسب جانا کہ آپ کو لے جاکر آپ کے دادا کے سپرد کردیں۔ چنانچہ حضرت حلیمہ آپ کو لے کر مکہ مکرمہ روانہ ہوئیں۔ جب مکہ شریف کے قریب پہنچیں تو لباس تبدیل کرنے میں مشغول ہوئیں۔ فارغ ہونے کے بعد آپ کو سواری میں نہ پایا۔ غمگین ہو کر آہیں بھریں اور تلاش میں مشغول ہوئیں۔ جب کہیں نشان نہ پایا تو رونا شروع کیا۔ جب عبدالمطلب کو یہ خبر پہنچی چند سوار لے کر تلاش کو نکلے۔ اسی اثنا میں فرشتے آپ کو ایک درخت کے نیچے بٹھا گئے۔ اتفاق سے عبدالمطلب کا گذر ادھر سے ہوا۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک طفل مہ پارا مسرت نظار درخت کے سایہ میں بیٹھا ہے۔ حیران ہو کر دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ آپ نے بڑی فصاحت سے جواب دیا کہ میں "افصح عرب و عجم" ہوں۔ میں "محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب" ہوں۔ یہ بشارت سن کر حضرت عبدالمطلب فوراً سواری سے اترے اور آپ کی جبینِ مبیں کا بوسہ لیا اور آپ کو گود میں لے کر گھوڑے پر سوار ہو کر چند گھڑیوں میں اپنے گھر پہنچے۔ (مجموعہ خیر البیان، زرقانی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لما رد الله محمد ﷺ على مطلب تصدق بالف ناقة كو ماوخمسين رطلا من ذهب و جهز حليمة افضل الجهاز كذافي الخميس (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ گم ہونے کے بعد عبدالمطلب کو لوٹائے تو آپ نے ایک اونٹنیوں کا گلہ اور پچاس رطل سونا صدقہ کیا اور عمدہ تحائف حضرت حلیمہ کو دیئے۔

سیرت حلبیہ میں ہے کہ جب قربِ مکہ میں حضور علیہ السلام حضرت حلیمہ سے گم ہو گئے تو حلیمہ نے اس کی اطلاع حضرت عبدالمطلب کو دی تو آپ نے کعبۃ اللہ کے پاس حاضر ہو کر حضور علیہ السلام کی بازیابی کی رب کے حضور دعا کی اور عرض کی۔

یا رب ردنی ولدی محمدا

اعده ربی واصطنع عندی یدا

ترجمہ : اے رب! میرے بیٹے محمد مجھے لوٹا دے۔ میرے رب انہیں لوٹا دے اور مجھ پہ احسان عظیم فرما دے۔

تو حضرت عبدالمطلب نے ایک غائبی آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے:

ایها الناس لا تضجوا ان لمحمد ربا لن یخذله ولا یضیعه

ترجمہ: ای لوگو! گھبراؤ نہیں، تحقیق محمد ﷺ کا رب ہے جو ان کی رسوائی اور ضائع ہونے سے حفاظت فرمائے گا۔

حضرت عبدالمطلب نے یہ آواز سن کر کہا۔ ان کی طرف ہماری راہنمائی کون کرے گا؟ تو آپ کو پھر آواز سنائی دی۔

انه بوادی تهامة عند الشجرة الیمنی

ترجمہ : تحقیق محمد وادی تہامہ میں داہنے درخت کے پاس تشریف فرما ہیں۔

عبدالمطلب اور ورقہ بن نوفل وادی تہامہ میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور ﷺ درخت کے نیچے اس کی ٹہنی پکڑے کھڑے ہیں۔ عبدالمطلب نے کہا۔

من انت یا غلام؟

ترجمہ: اے صاحبزادے! آپ کون ہیں؟

تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

انا محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب

تو عبد المطلب نے کہا میں آپ کا جد عبد المطلب ہوں۔ میری جان آپ پر قربان۔ پھر حضور علیہ السلام کو اٹھا کر بوسہ دیتے ہوئے اپنے گلے سے لگا لیا۔ پھر حضور علیہ السلام کو سواری پر بٹھایا اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے اور بکریاں اور گائے ذبح کر کے اہل مکہ کی ضیافت کی۔

"انسان العیون" میں ہے کہ حضور ﷺ دو بار گم ہوئے۔ ایک بار حضرت حلیمہ سے، جس کا ابھی ذکر ہوا ہے اور دوسری بار عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے۔ عبد المطلب سے گم ہونے کا ذکر خود حضور علیہ السلام نے ایک حدیث شریف میں فرمایا ہے۔

روي عن النبي ﷺ انه قال ضللت عن جدی عبدالمطلب وانا صبی وصار ينشد وهو متعلق باستار الكعبة۔ يا رب رد ولدی محمدا۔ (البیت) فجاء ابو جهل ببن يد به على ناقة وقال لجدی الا تدری ماوقع لابنك فسأله فقال انحت الناقة واركبته من خلفی فابت ان تقوم فاركبته من امامی فقامت

(انسان العیون جلد اول)

ترجمہ: حضور علیہ السلام سے روایت ہے، تحقیق آپ نے فرمایا کہ میں اپنے جد عبد المطلب سے گم ہو گیا اور اس وقت بچہ تھا، جد کریم کعبہ شریف کے پردوں سے لپٹ کر عرض کرتے تھے۔

یا رب رد ولدی محمدا۔ (البیت)

تو ابو جہل عبد المطلب کے پاس اونٹنی پر سواری کی حالت میں آیا اور کہنے لگا۔ کہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے بیٹے کے لئے جو واقعہ رونما ہوا۔ تو عبد المطلب نے ابو جہل سے سوال کیا کہ کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ میں نے اونٹنی بٹھا کر آپ کو اپنے پیچھے سوار کیا تو اونٹنی نے اٹھنے سے انکار کیا اور نہ اٹھی تو میں نے آپ کے بیٹے کو آگے سوار کیا تو اونٹنی کھڑی ہو گئی۔

سوق عکاظ میں درود مسعود :

دور جاہلیت میں طائف اور نخلہ المحل کے درمیان حج کے موسم میں ایک بازار لگتا تھا۔ عرب کے قبائل شوال کے مہینہ میں اس بازار میں آتے اور فخریہ اشعار کہتے تھے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ لے کر اس بازار میں وارد ہوئیں۔ وہاں حذیل قبیلہ کا ایک کاہن تھا۔ جسے لوگ اپنے بچے دکھاتے تھے۔ حضرت حلیمہ بھی حضور علیہ السلام کو اس کے پاس لے گئیں۔ جب اس نے حضور علیہ السلام کو دیکھا تو چلا چلا کر کہنے لگا۔ ای ہذیل ای اہل عرب۔ بہت سے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے تو وہ کہنے لگا۔ اس بچے کو قتل کر دو۔ حلیمہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر وہاں سے جلدی سے نکل گئیں۔ لوگ اس سے پوچھتے تھے کہ کون سے لڑکے کو قتل کریں؟ وہ کہتا یہ لڑکا۔ لوگ دیکھتے لیکن انہیں کچھ نظر نہ آتا۔ پھر وہ اس سے وجہ دریافت کرتے تو وہ کہتا۔ اللہ کی قسم میں نے ایک لڑکا دیکھا ہے۔ تمہارے دین پر جو شخص بھی ہو گا اسے قتل کرے گا۔ تمہارے معبودوں کو ختم کرے گا۔ اور تم پر اسے غلبہ ہو گا۔ پھر اس نے بھی نبی کریم ﷺ کو تلاش کیا لیکن آپ کو نہ دیکھ سکا۔

(سیرت حلبیہ جلد اول)

ذوالمجاز میں درود مسعود :

عرفات سے تین میل فاصلہ پر ایک بازار لگتا تھا۔ سوق عکاظ کے اختتام پر عرب اس میں ذوالقعدہ کے بیس دن قیام کرتے تھے۔ اسے ذوالمجاز کہا جاتا تھا۔ اس بازار میں ایک نجومی تھا۔ لوگ اس کو دکھانے کے لئے بچے لاتے اور وہ انہیں دیکھتا۔ اس نجومی نے حضور علیہ السلام کی مہر نبوت اور آنکھوں میں سرخی دیکھی۔ چیخ کر کہنے لگا۔ ای اہلِ عرب! اس لڑکے کو قتل کر دو یہ تمہیں قتل کرے گا۔ اور تمہارے بتوں کو توڑے گا اور تم پر غالب رہے گا۔ نبی کریم ﷺ کے قتل پر لوگوں کو برانگیختہ کرتا تھا۔ اسی وقت وہ دیوانہ ہو گیا پھر مر گیا۔

(سیرت حلبیہ جلد اول)

ان کے اسماء جنہوں نے آپ کی تربیت کی :

آپ ابھی شکم مادر میں تھے کہ آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ (سیرت ابن ہاشم)

صرف دو ماہ حمل پر گذرے تھے کہ آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شام کو قافلہ قریش کے ساتھ تجارت کو گئے تھے۔ وہاں سے واپسی پر مدینہ طیبہ میں اپنے ماموں کے پاس بیماری کی حالت میں ٹھہر گئے۔ اور وہیں وفات پائی۔ اور جب آپ چھ سال کے ہوئے تو والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر مدینہ شریف اپنے اقارب سے ملنے گئیں۔ ام ایمن جو آپ کی موروثی کنیز تھیں۔ ساتھ تھیں۔ ایک ماہ حضرت حلیمہ نے وہاں قیام کیا۔ وہاں یہود نے آپ کو دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ نبی آخر زمان ہیں۔ اس واقعہ کا علم جب آپ کی والدہ ماجدہ کو ہوا تو انہوں نے وہاں مزید قیام کرنا مناسب نہ جانا اور آپ کو لے کر مکہ مکرمہ روانہ ہوئیں۔ راستہ میں وہ علیل ہو گئیں اور مقام ابواء میں انہوں نے انتقال فرمایا۔ یہ مقام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے۔ کچھ مدینہ منورہ سے قریب تر ہے اسی مقام پر مدفون ہوئیں۔

ام ایمن جو اس سفر میں ہمراہ تھیں۔ آپ کو لے کر مکہ مکرمہ عبدالمطلب کے پاس پہنچیں اور آپ اپنے جدِ امجد کے زیرِ سایہ تربیت پانے لگے۔ حضرت ام ایمن کو آپ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ ام ایمن نے آپ کی خدمت شریف خوب کی، سیرت حلبیہ میں ہے کہ حضور علیہ السلام ام ایمن سے فرمایا کرتے تھے۔ کہ میری ماں کے بعد تم میری ماں ہو۔ بعد میں آپ نے انہیں آزاد کر کے ان کا نکاح زید بن حارثہ سے، جن کو آپ نے فرزندیت کا شرف عطا فرمایا تھا، کر دیا۔ اسامہ ان ہی سے پیدا ہوئے۔ اسامہ کو "حب ابن النبی" کہا کرتے تھے، یعنی نبی کریم ﷺ کے محبوب اور محبوب کا فرزند۔

جب عمر شریف آٹھ برس کو پہنچی تو عبدالمطلب نے انتقال کیا اور ابو طالب نے بموجب اپنے والد عبدالمطلب کی وصیت کے آپ کی پرورش شروع کی، ابو طالب حضور

علیہ السلام کے حقیقی چچا تھے۔ اور آپ کے والد ماجد سے عمر میں بڑے تھے۔ ابو طالب نے اپنے والد کی وصیت پر جیسے چاہئے تھا عمل کیا اور آپ نے حق پرورش کو آخری دم تک ادا کیا۔

ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں قحط پڑا' بارش کی قلت ہوئی' ابو طالب آپ کو لے کر بیت اللہ شریف گئے۔ آپ نے بیت اللہ شریف سے اپنی پشت مبارک لگائی اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے' آسمان پر بادل چھا گئے اور خوب پانی پڑا' اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ابو طالب آپ کی تعریف میں کہتے ہیں۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل

یلوذ به الهلاك من آل هاشم فهم عنده فی نعمة وفواضل

ترجمہ: یعنی آپ کا ایسا مبارک سفید چہرہ ہے جس کے طفیل بادلوں سے برسنے کی استدعا کی جاتی ہے۔ آپ کی ذات گرامی یتیموں کے لیئے غیاث اور ملاذ ہے اور بیوائوں کے لئے جائے پناہ و امن ہے۔ بنی ہاشم جو نادار اور پریشان حال ہوتے ہیں۔ وہ آپ ہی کے سایہ عاطفت میں راحت پاتے ہیں۔ ان عاجزوں کے لیئے آپ کے پاس طرح طرح کی نعمتوں اور احسانوں کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔

آپ کی وجہ سے ابو طالب کے گھر ہمیشہ خیر و برکت رہنے لگی۔ آپ اگر کہیں باہر ہوتے تھے اور کھانے کا وقت ہوتا تھا۔ ابو طالب اپنے گھر والوں سے کہتے تھے۔ ابھی ٹھہر جاؤ' میرے بیٹے کو آنے دو۔ چنانچہ آپ کے تشریف لانے پر دستر خوان بچھتا تھا۔ اور تھوڑی غذا میں سب کا پیٹ بھر جاتا تھا۔ اگر پیالہ میں دودھ ہوتا تھا تو ابو طالب پہلے آپ کو نوش فرمانے کو کہتے تھے اور پھر شکم سیر ہو کر پیتے تھے۔ اور اگر آپ دستر خواں پر نہ ہوتے تھے تو وہ مقدار دودھ کی یا غذا کی ایک یا دو نفر کو کافی نہ ہوتی تھی۔

(مجموعہ سیر البیان)

ایڑی کی ٹھوکر سے ابو طالب کے لئے پانی زمین سے نکال دیا

علامہ برہان الدین حلبی ارقام فرماتے ہیں۔

عن ابی طالب قال کنت بذی المجاز ای وھو موضع علی فرسخ من عرفة کان سوقا للجاھلیة مع ابن اخی یعنی النبی ﷺ فاد رکنی العطش فشکوت الیه فقلت یا ابن اخی قد عطشت و مافلت له ذلك وانا اری عنده شیئا الا الجزع ای لم یحملنی علی ذلك الا الجزع و عدم الصبر قال فشنی ورکه ای نزل عن دابته ثم قال یا عم عطشت قلت نعم فاھوی بعقبه الی الارض و فی روایة الی صخرة فرکضھا برجله وقال شیئا فاذانا بالماء لم ارمثله فقال اشرب فشربت حتی رویت فقال اریت قلت نعم فرکضھا ثانیة فعادت کما کانت۔ (السراج المنیر فی سیرۃ النبی المشہور، جلد اول)

ترجمہ: ابو طالب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ذوالمجاز میں تھا (ذوالمجاز عرفات سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر دور جاہلیت کا بازار تھا)۔ میرے ساتھ میرے بھتیجے یعنی نبی کریم ﷺ بھی تھے۔ میں نے پیاس محسوس کی تو میں نے اس کی شکایت آپ سے کی آپ سے شکایت صرف بے صبری کی وجہ سے کردی۔ نہ کہ آپ کے پاس کوئی پانی تھا۔ آپ سواری سے اترے اور مجھے فرمایا۔ چچا! آپ نے پیاس محسوس کی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو آپ نے اپنی ایڑی زمین پر ماری اور ایک روایت میں ہے کہ ایڑی چٹان پر ماری اور کچھ پڑھا' اچانک زمین سے ایک چشمہ پھوٹ پڑا۔ اس جیسا پانی میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ پانی نوش کرلیں۔ میں پانی پی کر سیر ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سیر ہو گئے؟ میں نے کہا جی آپ نے پھر ایڑی ماری تو وہ چشمہ غائب ہو گیا۔

سرکش اونٹ جھک گیا اور ندی نے راستہ چھوڑ دیا

رسول اللہ ﷺ کی عمر شریف جب دس سال سے کچھ زائد تھی تو اپنے حقیقی چچا زبیر بن عبدالمطلب کے ساتھ یمن کا سفر کیا۔ حضور علیہ السلام کا اپنے ہمراہیوں سمیت

ایک ایسی وادی سے گذر ہوا' جہاں ایک سرکش اونٹ نے راستہ روکا ہوا تھا اور وادی سے کسی کو گذرنے نہیں دیتا تھا۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو جھک گیا' پھر زمین پر بیٹھ گیا۔ حضور علیہ السلام اپنی سواری سے اترے اور اس اونٹ پر سوار ہو گئے' وہ اونٹ آپ کو لے کر چل پڑا' وادی کو عبور کرنے کے بعد آپ نے اس اونٹ کو چھوڑ دیا۔

واپسی پر راستہ میں ایک نہر آگئی۔ جس میں پانی بہت تھا۔ حضور علیہ السلام نے قافلہ سے فرمایا' میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ یہ فرما کر آپ اس نہر میں داخل ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کے پیچھے ہو لیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نہر کو خشک فرما دیا۔ اور سب آسانی سے وہاں سے گذر گئے۔ قافلہ کے مکہ مکرمہ پہنچنے پر اہلیانِ مکہ مکرمہ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو وہ کہنے لگے۔ یہ عظیم شان کے مالک ہوں گے۔

(انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون جلد اول)

ابو طالب کے ہمراہ سفر شام:

جب نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک بارہ سال ہوئی تو ابو طالب نے تجارت کی غرض سے ملک شام کا ارادہ کیا۔ آپ کو بھی ساتھ لیا۔ راستہ میں ایک دیر پڑتا تھا وہاں کے راہب نے ابو طالب سے پوچھا یہ لڑکا کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ میرا فرزند ہے۔ راہب نے کہا یہ بات صحیح نہیں ہو سکتی۔ یہ لڑکا یتیم معلوم ہوتا ہے۔ ابو طالب نے اقرار کیا۔ راہب نے ان کو وصیت کی کہ ان کو یہود سے بچاؤ' وہاں سے قافلہ روانہ ہو کر بصریٰ پہنچا' یہ ملک شام کی سرحد پر ایک شہر ہے۔

ابن عساکر اور دیگر بعض علماء نے کہا ہے کہ شہر بصریٰ سے چھ میل کے فاصلہ پر اس کے مضافات میں ایک گاؤں تھا جو "کفر" کے نام سے مشہور تھا۔ "کفر" چھوٹی سے بستی کو کہتے ہیں۔

اس بستی میں نصاریٰ کا ایک بڑا عبادت خانہ تھا اور اس میں جرجیس راہب رہا

کرتا تھا۔ اس راہب کی شہرت "بحیرا" کے نام سے تھی۔ یہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم تھا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ یہودی تھا۔ علامہ حلبی نے انسان العیون میں لکھا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس کا نسب یہودی ہو اور مذہب عیسائی ہو۔ یہ راہب بہت کم کسی سے ملتا تھا۔ عرب کے قافلے شام کو آتے جاتے تھے۔ اس راہب کے عبادت خانہ کے پاس پڑاؤ ڈالا کرتے تھے۔ چنانچہ ابو طالب کا قافلہ بھی وہاں آکر ٹھہرا۔

جس وقت یہ قافلہ آرہا تھا۔ "بحیرا" کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اس نے پتھر اور درخت قافلہ کی طرف سجدہ کرتے دیکھے' وہ سمجھ گیا کہ اس قافلہ میں نبی آخر الزمان کی ذاتِ گرامی ہے۔ اسے آپ کی زیارت کا اشتیاق ہوا۔

دیدارِ محمد کی طلب کس کو نہیں
مولیٰ نے بلایا ہے انہیں عرش بریں پر

اس نے صرف آپ کی وجہ سے تمام قافلہ کی دعوت کی اور اہلِ قافلہ کو کہلا بھیجا کہ آج تم سب میرے مہمان ہو۔ چنانچہ امیر و غریب' چھوٹے بڑے سبھی اس کے گھر دعوت پر گئے۔ نبی کریم ﷺ کی عمر شریف قافلہ والوں میں سب سے کم تھی۔ آپ ایک درخت کے سایہ میں استراحت فرما رہے تھے۔ بچہ سمجھ کر کسی نے آپ کو بیدار نہ کیا۔ اس لیئے آپ اس کی دعوت میں نہ جا سکے۔ "بحیرا" نے ہر مہمان کو بڑے غور سے دیکھا۔ کسی میں بھی نبوت کے انوار نہ پائے' وہ متحیر ہوا اور دریافت کیا کہ تم میں سے کوئی شخص رہ گیا ہے؟

اس سے کہا گیا کہ جناب عبدالمطلب کی اولاد سے ایک لڑکا جو چھوٹی عمر کا ہے رہ گیا ہے۔ "بحیرا" نے کہا کہ کتنی بُری بات ہے کہ تم سب آجاؤ اور ایک بچہ کو چھوڑ آؤ۔ جاؤ اس کو لاؤ۔ یہ سن کر آپ کے سب سے بڑے چچا حارث بن عبدالمطلب اٹھ کر گئے اور آپ کو لا کر دسترخوان پر اپنے ساتھ بٹھایا۔ "بحیرا" کی نظر آپ پر لگی رہی۔ وہ آپ کی ہر بات کو بہت ہی غور سے سنتا رہا اور آپ کے جسد اقدس و اطہر کو غور سے دیکھتا رہا۔ جب

سب کھا چکے اور اُٹھ کر جانے لگے۔ "بحیرا" آپ کے پاس آیا اور آپ سے کہا:

میں تم کو "لات" اور "عزیٰ" کا واسطہ دیتا ہوں کہ جو کچھ میں تم سے پوچھوں تم اس کا جواب مجھ کو دو۔ "لات" اور "عزیٰ" اہلِ مکہ کے سب سے بڑے دوست تھے۔ چونکہ اہلِ مکہ ان دو بتوں کے نام کی قسم کھاتے تھے' اس لئے 'بحیرا" نے ان کا واسطہ دیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ "لات" اور "عزیٰ" کا واسطہ دے کر مجھ سے کچھ دریافت نہ کرو۔ قسم ہے اللہ کی! مجھ کو جتنی نفرت ان دو بتوں سے ہے اتنی نفرت کسی دوسری شیء سے نہیں۔ "بحیرا" نے یہ سن کر کہا کہ میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اب جو چاہو دریافت کرو۔ خوشی تم کو جواب دوں گا۔

"بحیرا" نے سارے احوال آپ سے دریافت کیئے۔ کیا بیداری اور کیا خواب کے۔ آپ نے سب کا جواب دیا۔ پھر "بحیرا" نے آپ کی پشت مبارک کھول کر مہر نبوت کا بوسہ لیا۔ کیونکہ مہمانی سے مقصد یہی تھا۔

"بحیرا" نے ابو طالب سے دریافت کیا' یہ لڑکا تمہارا کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ فرزند دلبند ہے۔ "بحیرا" نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ یہ تمہارے پسر ہوں۔ ان کے والد گرامی کو زندہ نہ ہونا چاہیئے۔ یہ سن کر ابو طالب نے کہا' درست ہے' یہ میرے چھوٹے بھائی کے نور بصر ہیں اور میرے گھر کا چراغ ہیں۔ ابھی یہ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے کہ ان کے والد انتقال کر گئے اور کئی سال ہوئے ہیں کہ ان کی والدہ بھی رحلت کر گئیں۔

"بحیرا" نے کہا' تم درست کہتے ہو۔ مجھ کو اپنی کتابوں سے یوں معلوم ہوا کہ یہ لڑکا بڑی شان کا ہو گا۔ خدا کے واسطے تم ان کو یہود سے بچاؤ۔ ان کو شام کی طرف لے کر ہرگز نہ جاؤ' اگر یہود کو ان کا پتہ چل گیا تو تم بڑی مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔ یہود ان کے

دشمن ہیں۔ یہ کہہ کر "بحیرا" نے آپ کے دست مبارک کو اپنے ہاتھ میں لے کر کہا یہ سید العالمین ہیں۔ یہ رسول رب العالمین ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ تمام جہاں کے لیئے رحمت بنا کر بھیجے گا۔

یہ سن کر قریش کے بڑے بوڑھوں نے "بحیرا" سے دریافت کیا کہ تم کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ "بحیرا" نے کہا۔ جس وقت تمہارا قافلہ ٹیلہ پر سے آرہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ تمام پتھر اور درخت سجدہ میں گر گئے۔ پتھر اور درخت سوائے خدا کے کسی مخلوق کو سجدہ نہیں کرتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ ابر آپ پر سایہ کر رہا تھا اور میں نے یہ بات بھی دیکھی کہ یہ پیچھے رہ گئے تھے۔ تم سب آکر ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ یہ بعد میں پہنچے۔ سایہ میں جگہ نہ پا کر دھوپ میں کھڑے ہو گئے درخت نے فوراً اپنی ٹہنیاں ان کی طرف جھکا دیں اور ان پر سایہ کر دیا۔ ان سب باتوں کے علاوہ یہ مہر نبوت آپ کی پشت مبارک پر ہے آپ کی نبوت پر روشن دلیل ہے۔ "بحیرا" کے اصرار پر ابو طالب نے شام کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اسی جگہ تجارت کا مال فروخت کر کے مکہ مکرمہ کو معاودت کی

(مجموعہ عید البیان، انسان العیون جلد اول)

حضورؐ کی ولادت باسعادت موجب فرحت و سرور ہے

حضور سرور عالم ﷺ کی ولادت باسعادت تمام عالم کے لیئے موجب فرحت و سرور ہے۔ بالخصوص امت محمدیہ کے لئے انتہائی خوشی و راحت کا موجب ہے اور یوم ولادت شریفہ سب سے بڑی عید ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اس دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ خیرات و مسرت کرے، محفل مبارک میلاد شریف منعقد کر کے حبیب کبریا احمد مجتبیٰ ﷺ کا ذکر خیر کرے اور ذاتِ مقدسہ کے ظہور پر خوشی منائے اور راحت و سرور کا اظہار کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلك فلیفرحوا وھو خیر مما یجمعون (پارہ ۱۱، ع ۱۰)

ترجمہ : تم فرمادو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر لازم ہے کہ خوشیاں مناؤ۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشیاں منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضور علیہ السلام کی ولادت اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ لہذا حکم الٰہی اس پہ فرحت و سرور کیا جائے۔

حضور علیہ السلام کی ولادت شریفہ کی خوشی منانے پر کافر کو بھی فائدہ ہوتا ہے

بخاری شریف میں ہے۔

قال عروہ ثویبہ مولاۃ لابی لھب کان ابو لھب اعتقھا فارضعت النبی ﷺ فلما مات ابو لھب اریہ بعض اھلہ بشر حیبۃ قال لہ ماذا لقیت قال ابو لھب لم الق بعدکم غیر انی سقیت فی ھذہ بعتاقی ثویبۃ (بخاری جلد دوم)

ترجمہ : حضرت عروۃ فرماتے ہیں۔ ثویبہ ابو لہب کی باندی تھی۔ جسے اس نے (حضور علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی میں) آزاد کر دیا تھا۔ اس نے حضور علیہ السلام کو دودھ بھی پلایا۔ ابو لہب کے مرنے کے بعد اس کے بعض اہل (حضرت عباس) نے اسے بہت بُری حالت میں خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا مرنے کے بعد تیرا کیا حال ہوگا، ابو لہب نے کہا کہ قوم سے جدا ہو کر میں نے راحت نہیں پائی سوائے اس کے کہ میں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا میں نے (حضور کی پیدائش کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی اپنی کتاب مورد الصاوی فی مولد الھادی میں لکھتے ہیں یہ بات پایہ صحت کو پہنچ گئی ہے۔ کہ دوزخ میں ہر پیر کو ابو لہب کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس نے ثویبہ کو آپ کے تولد شریف کی خوشی

میں آزاد کر دیا تھا، اور پھر انہوں نے یہ شعر کہے ہیں !

اذا کان ھذا کافر جاء ذمه　　وتبت یداه فی الجحیم مخلدا
اتی انه فی یوم الاثنین دائما　　یخفف عنه للسرور باحمدا
فما الظن بالعبدطول عمره　　باحمد مسرورا ومات موحدا

امام قسطلانی شارح بخاری المواہب اللدنیہ میں رقم طراز ہیں :

قال ابن الجزری فاذا کان ھذا ابو لھب الکافر الذی نزل القرآن بذمه جوزی فی النار بفرحه لیلة مولد النبی ﷺ به فما حال المسلم الموحد من امته علیه السلام الذی یسر بمولده ویبذله قدرته فی محبته ﷺ لعمری انما یکون جزاء من اللّٰه الکریم ان یدخله بفضله العمیم جنات النعیم

(مواہب اللدنیہ جلد اول)

ترجمہ : ابن جزری نے کہا کہ حضور علیہ السلام کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ حالانکہ ابولہب ایسا کافر ہے جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا تو حضور ﷺ کے امتی مومن موحد کا کیا حال ہوگا جو حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی میں حضور کی محبت کی وجہ سے اپنی قدرت و اپنی طاقت کے موافق خرچ کرتا ہے قسم ہے میری عمر کی کہ اس کی جزاء یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے فضل عمیم سے جنات نعیم میں داخل کرے ۔

عید میلاد منانا اور محفل میلاد منعقد کرنا اور ماہ مقدس ربیع الاول میں صدقات و خیرات کرنا

ارشاد رب العالمین ہے :

۱۔　قل بفضل اللّٰه و برحمته فبذلك فلیفرحوا

ترجمہ : تم فرمادو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر لازم ہے۔ کہ خوشیاں مناؤ۔

حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے ۔ اور محفل میلاد شریف اس فضل اور رحمت کی خوشی ہے ۔ لہٰذا حضور علیہ السلام کی ولادت مبارکہ پر خوشی اور محفل میلاد کا انعقاد از روئے قرآن کریم مطلوب و محبوب ہے ۔

اگر کوئی نجدی یہ ثابت کر دے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہیں یا محفل میلاد اس فضل و رحمت کی خوشی نہیں تو پانچ ہزار روپے نقد اسے انعام دیا جائے گا ۔

۲: ﴿ واما بنعمة ربک فحدث ﴾

ترجمہ: اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ۔

رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے ۔ اور مجلس میلاد مبارک اس نعمت کا چرچا و بیان ہے ۔ تو از روئے قرآن مجید رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارک کا بیان اور مجلس میلاد شریف کا انعقاد مطلوب و محمود ہے ۔

۳: ﴿ وذکرھم بایام اللہ ﴾

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ

رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا دن اللہ تعالیٰ کے عظمت والے دنوں سے ہے ۔ اور محفل میلاد شریف میں اس دن کا یاد دلانا ہے ۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کی محفل کا انعقاد مطلوب و مامور من القرآن ہونے کی وجہ سے احسن القربات سے ہے ۔

۴: ﴿ انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا لتومنوا باللہ و رسولہ وتعزروہ و توقروہ ﴾

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سنانے والا تا کہ تم اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو ۔

فالذین امنوا به وعزروه نصروه واتبعوا النور الذی انزل معه اولئک هم الفلحون

(سورۃ اعراف)

ترجمہ: تو وہ جوان پر ایمان لائیں اور ان کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں۔ جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوا

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر کا مطلق حکم فرمایا ہے اور شرعی قاعدہ ہے کہ " المطلق یجری علی اطلاقه" جو بات اللہ تعالیٰ نے مطلق ارشاد فرمائی کہ وہ مطلق حکم عطاء کرے گی۔ بلا تخصیص شرع جو اپنی طرف سے کتاب اللہ کو مقید کرے گا وہ کتاب کو منسوخ کرتا ہے۔

جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کا مطلق حکم فرمایا تو جمیع طرق تعظیم کی اجازت ہوئی اور محفل میلاد بھی اس مطلق تعظیم کا ایک فرد ہے۔ اس لئے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے کمالات و معجزات فضائل و خصائل کا بیان ہوتا ہے۔ لہٰذا محفل میلاد کا انعقاد اور حضور ﷺ کی ولادت شریفہ پر فرحت و سرور کا اظہار محبوب و مستحسن ہوا۔

۵۔ امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وقد ظهرلی تخریجه علی اصل اخروهوما اخرجه البیهقی عن انس ان النبی ﷺ عق عن نفسه بعد النبوة مع انه قدورد ان جده عبدالمطلب عق عنه فی سابع ولادته والعقیقة لا تعاد مرة ثانیة فیحمل ذلک علی ان الذی فعله النبی ﷺ اظهارا للشکر علی ایجاد الله تعالیٰ ایاه رحمة للعالمین وتشریع لامته کما کان یصلی علی نفسه لذلک فیستحب لنا ایضا اظهار الشکر بمولده بالاجماع واطعام الطعام ونحوذلک من وجوه القربات واظهار المسرات

(الحاوی للفتاوی، جلد الاول)

ترجمہ: مجھے مولود شریف کے لئے ایک دوسری اصل بھی ہاتھ لگی ہے۔ جسے محدث بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

نبوت کے بعد اپنا عقیقہ فرمایا ہے۔ حالانکہ آپ کے دادا عبد المطلب نے آپ کی ولادت شریف کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کر دیا تھا۔ اور یہ سب کو معلوم ہے کہ عقیقہ دوسری مرتبہ نہیں کیا جاتا۔ لہذا آپ کا عقیقہ فرمانا اس پر محمول ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر پیدا کیا۔ آپ کا اس طرح اپنی ولادت کا شکر کرنے سے آپ کی امت کے لیئے مشروعیت ثابت ہو گئی۔ جس طرح آپ اپنے اوپر درود پڑھتے تھے۔ تاکہ آپ کو دیکھ کر امت بھی درود بھیجے۔ پس ہمارے لئے مستحب ہے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت مبارکہ پر شکر کا اظہار کریں۔ جلسے اور کھانا کھلانے اور دیگر اچھے کام اور خوشی کا اظہار کریں۔

۶۔ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میلاد شریف ثابت کرنے کے لیئے یک صحیح حدیث جس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا قوی اصل ہے کہ

ان النبی ﷺ قدم المدینۃ فوجدالیھود یصومون یوم عاشورا فسألھم فقالوا ھویوم اغرق اللہ فیہ فرعون و نجی موسیٰ علیہ السلام فنحن نصومہ شکراً للہ تعالیٰ فقال ﷺ فانا احق بموسیٰ منکم فصامہ و امر بصیامہ

ترجمہ: بے شک نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے عاشورہ کے دن یہود کو روزہ رکھتے دیکھا۔ آپ نے اُن سے روزہ رکھنے کا سبب دریافت فرمایا۔ وہ بولے یہ وہ دن ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور موسیٰ کو نجات دی۔ ہم اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے شکرانہ میں اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم تمہاری بنسبت موسیٰ کے زیادہ حقدار ہیں۔ چنانچہ آپ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

یہ حدیث ذکر فرمانے کو بعد علامہ ابن حجر ارقام فرماتے ہیں:

کہ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کسی خاص دن اگر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت

عطاء کرے یا کسی عذاب کو دور کرے تو اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور ہر سال اس شکر کا اعادہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہر قسم کی عبادت سے ہوتا ہے۔ مثلاً سجدہ (نماز) روزہ، صدقہ اور تلاوت۔ اس دن سے بڑھ کر کون سا دن بہتر ہے کہ جس دن ایسے نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی جو کہ نبی رحمت ہیں؟ لہٰذا اس دن بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کیا جائے تاکہ موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے جو کہ دس محرم کو ہوا مطابقت ہو جائے۔

(المورد الروی فی مولد النبوی مجموعہ خیر البیان)

۷۔ حضور علیہ السلام کی پیدائش پر فرحت و سرور کا اظہار کرنا' یوم میلاد کو عید منانا اور صدقات و خیرات کرنا' ہمیشہ سے تمام مسلمانوں کا معمول رہا ہے اور جلیل القدر ائمہ دین و مشائخ عظام کیا' حنفی کیا' شافعی کیا' مالکی و حنبلی' سبھی اس کارِ خیر کو افضل القربات' افضل المندوبات لکھتے چلے آئے ہیں۔ الغرض ابلیس ملعون اور نجد کے سرکشوں کے سوا تمام مسلمانوں کے نزدیک ولادت باسعادت پر فرحت و سرور اور محافل میلاد کا انعقاد محمود و مستحسن اور معمول و محبوب ہے اور جو مسلمانوں کے نزدیک مستحسن ہو وہ حکم حدیث شریف ماراہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی مستحسن و محمود ہے۔

امام قسطلانی شارح بخاری المواھب اللدنیہ میں ارقام فرماتے ہیں:

ولا زال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ ﷺ و یعملون الولائم و یتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویظھرون السرور و یزیدون فی المسرات و یعتنون بقرأۃ مولدہ الکریم و یظھر علیھم من برکاتہ کل فضل عمیم و مما جرب من خواصہ انہ امان فی ذلک العام و بشریٰ عاجلۃ بنیل البغیتہ و المرام فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شھر مولدہ المبارک اعیادا لیکون اشدعلۃ علی من فی قلبہ مرض و عناد (المواھب اللدنیہ جلد اول)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں۔ اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے

رہے ہیں اور ان راتوں میں انواع واقسام کی خیرات کرتے رہے اور سرور ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔اور نیک کاموں میں ہمیشہ زیادتی کرتے رہے ہیں۔اور حضور ﷺ کے مولد کریم کی قرأت کا اہتمام خاص کرتے رہتے ہیں۔جس کی برکتوں سے ان پر اللہ کا فضل ظاہر ہوتا رہا ہے اور اس کے خواص سے یہ امر مجرب ہے کہ انعقاد محفل میلاد اس سال میں سبب امن وامان ہوتا ہے اور ہر مقصود اور مراد پانے کے لئے جلدی آنے والی خوشخبری ہوتی ہے۔تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں فرمائے۔جس نے ماہ میلاد کی ہر رات کو عید بنا لیا۔تا کہ یہ عید سخت ترین علت ومصیبت ہوجائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض وعناد ہے۔

علامہ قسطلانی کے کلام سے درج ذیل امور ثابت ہوئے:

ا۔ ماہ مقدس ربیع الاول شریف میں مسلمان ہمیشہ سے حضور ﷺ کی ولادت مبارک پر فرحت وسرور کا اظہار کرتے آئے ہیں۔اور اس موقع پر فرحت وسرور مسلمانوں کے خصوصی شعائر سے ہے۔کتب تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ پر صرف ابلیس ملعون اور نجد کے بدبختوں نے ناخوشی کا اظہار کیا ہے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی ''رسالہ النظم البدیع فی مولد النبی الشفیع'' میں فرماتے ہیں۔

واعلم بان من احب احمدا لا بد ان یھوی اسمہ مرددا
لذلک اھل العلم سنوا المولدا من بعدہ فکان امرا رشدا
ارضی الوری الاغواۃ نجدا

ترجمہ: خوب سمجھ لو کہ جو شخص احمد مجتبیٰ ﷺ سے محبت رکھتا ہے یقیناً وہ آپ ﷺ کے اسم مبارک کو پڑھ کر خوش ہوگا یعنی آپ کے ذکر خیر کو بار بار سننا پسند کرے گا۔اسی لئے اہل علم نے آپ کے بعد مولد شریف کی سنت کو رواج دیا ہے جو کہ ایک فعل رشید اور مستقیم ہے جس نے بجز نجد کے سرکشوں کے تمام دنیا کو خوش کیا ہے۔

علامہ نبہانی نے صحیح فرمایا کہ .....

بجز محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے متبعین اور ہم خیالوں کے تمام دنیا کے مسلمان اس سنت حسنہ سے از حد مسرور و شاداں ہیں۔

اور ابلیس ملعون کی ناخوشی کا ذکر بھی پہلے علامہ حلبی کے حوالہ سے ہو چکا ہے۔

۲۔ محفل میلاد شریف کے خواص سے یہ مجرب خاصہ ہے کہ جس سال محافل میلاد منعقد کی جائیں وہ تمام سال امن وامان سے گزرتا ہے

۳۔ ربیع الاول شریف میں میلاد کی محفلیں منعقد کرنا اور ماہ میلاد مقدس کی ہر رات کو عید بنانا ان لوگوں کے لئے سخت مصیبت ہے جن کے دلوں میں نفاق اور عداوت رسول ﷺ کی بیماری ہے۔

مفتی انس وجن علامہ جلال الملۃ الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ "الحاوی للفتاوے" میں ارقام فرماتے ہیں:

فستحب لنا ایضا اظہار الشکر بمولدہ بالاجماع واطعام الطعام ونحو ذلک من وجوہ القربات واظہار المسرات

(حسن المقصد فی عمل المولد)

ترجمہ: ہمیں مستحب ہے حضور ﷺ کی ولادت با سعادت پر اظہار شکر، محفل میلاد کے انعقاد، کھانا کھلانے اور دیگر ایسی ہی عبادات واظہار و مسرت وخوشی سے۔

مجمع بحار الانوار میں ہے .....

مظہر منبع الأنوار والرحمۃ شہر ربیع الاول وانہ شہر امرنا باظہار السرور فیہ کل عام

(مجمع البحار الانوار جلد سوم)

ترجمہ: ربیع الاول شریف کا ماہ مقدس یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ہر سال ہمیں اظہار سرور کا حکم دیا گیا ہے۔

شیخ شیوخ علماء ہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں.....

ولا یزال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ ﷺ و یعملون الولائم و یتصدقون فی لیالہ بانواع الصدقات و یظھرون السرور و یزیدون فی المبرات و یعتنون بقرأۃ مولدہ الکریم و یظھر علیھم من مکانہ کل فضل عمیم و مما جرب من خواصہ انہ امان فی ذلک العام و بشریٰ عاجلۃ بنیل البغیۃ والمرام فرحم اللہ امرا اتخذ لیالیٰ شھر مولدہ المبارک اعیادا لیکون اشد علۃ الی من فی قلبہ مرض و عناد

ترجمہ : اور ہمیشہ سے مسلمان حضور ﷺ کے ولادت کے مہینہ میں محفلیں (میلاد) کی کرتے ہیں کھانے پکا کر اور دیگر صدقات و تحائف خوب تقسیم کرتے ہیں اور ان لوگوں پر اس عمل کی برکت سے خوب برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس محفل میلاد کی خصوصی مجربات میں سے یہ ہے.....

..... کہ وہ سال بھر تک امان پاتے ہیں۔ اور حاجت روائی مقصود برآری کی بڑی بشارت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں نازل فرمائے جس نے میلاد مبارک کی راتوں کو عید بنایا۔ تاکہ جس کے دل میں مرض اور عناد ہے وہ اور سخت ہو۔

مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجئے

علامہ حافظ شمس الدین ابن الجزری اپنی کتاب "عرف التعریف بالمولد الشریف" میں لکھتے ہیں کہ.....

ابو لہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا۔ اور اس سے دریافت کیا گیا کہ تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ دوزخ میں ہوں۔ ہر پیر کی رات کو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور میں اپنی انگلی سے اس مقدار پانی چوس لیتا ہوں اور اس نے اپنی انگلی کے پوروں کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھ کو ثویبہ نے آپ کے تولد

علامہ ابوا الطیب مالکی کا ارشاد.....

ان ابا الطیب محمد بن ابراهیم السبتی المالکی نزیل قوص احد العلماء العاملین کان یجوز بالمکتب فی الیوم الذی ولد فیه النبی ﷺ فیقول یا فقیه هذا یوم سرور اصرف الصبیان فیصرفنا (الحاوی للفتاوی جلد اول)

ترجمہ: تحقیق ابو الطیب محمد بن ابراہیم السبتی المالکی نزیل قوص جو علماء عاملین سے تھے۔ جب ان کا گزر یوم میلاد شریف کو بچوں کے مکتب سے ہوتا تو استاد جو بچوں کو پڑھا رہے ہوتے ان سے کہتے، آج تو خوشی کا دن، بچوں کو چھٹی دو، وہ بچوں کو چھٹی دے دیتے۔

یہ علامہ ابو الطیب ایک متبحر عالم تھے۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ ان کے تبحر علمی کا ذکر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں.....

وهذا الرجل کان فقیها مالکیا متقنا فی علوم متورعا اخذ عنه ابو حیان وغیره

ترجمہ: یہ ابو الطیب فقیہ مالکی پختہ علوم کے مالک متقی تھے۔ ابو حیان وغیرہ کو ان سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

شیخ زین الدین ربیع الاوّل شریف میں حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں کثیر مال صرف فرماتے۔

درایام مولد آنحضرت ﷺ هر روز ایک هزار تنکه زیادت کرزتاروز دوازدهم دوازده ایام هزار تنکه خرج می شد وقیاس باید کرد که مجموع خرج ایم دوازده ایام چه مقدر مبلغ می شود بآن ارزانی اسباب مصالح که دران زمان بود (الاعلام الاخبار شریف)

ترجمہ: شیخ زین الدین حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے ایام میں ہر روز پہلے دن سے ایک ہزار روپے زیادہ صرف فرماتے۔ اس طرح بارہ ربیع الاوّل شریف کو بارہ ہزار روپے

خرچ ہوتے۔غور کرنا چاہیے کہ ان بارہ ایام میں مجموعی طور پر صرف شدہ رقم کتنی مقدار کو پہنچتے کے باوجود اس کے اس زمانہ میں ارزانی تھی۔

علامہ اسماعیل حقی ابروسوی فرماتے ہیں:

قال الامام السیوطی تستحب لنا اظہار الشکر لمولدہ علیہ السلام

(روح البیان جلد خامس)

ترجمہ: امام سیوطی نے فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت مبارک پر ہمارے لئے شکر کا اظہار مستحب ہے۔

یہی علامہ اسماعیل حقی مزید ارقام فرماتے ہیں.....

لازال اھل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار یعملون المولد ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظہر من برکاتہ علیہم کل فضل عظیم

ترجمہ: ہمیشہ سے اہل اسلام دنیا کے گوشوں اور بڑے شہروں میں عمل مولد شریف کرتے چلے آئے ہیں اور میلاد شریف راتوں میں متعدد انواع واقسام کے صدقات کرتے چلے آئے ہیں اور حضور ﷺ کی مولد کریم کی قراءۃ کا اہتمام خاص کرتے رہے ہیں۔جس کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ان پر ظاہر ہوتا رہا ہے۔

محدث ابن جوزی فرماتے ہیں۔

من خواصہ انہ امان فی ذلک العام وبشری عاجلۃ بنیل البغیۃ والمرام

(روح البیان جلد ہفتم)

ترجمہ: میلاد شریف کے خواص سے ہے کہ انعقاد محفل میلاد اس سال کے لئے موجب امن وامان ہے۔اور مقصود ومراد پانے کیلئے جلدی آنے والی خوشخبری ہے۔

امام نووی کے استاذ شیخ ابو شامہ فرماتے ہیں:

ومن احسن ما ابتدع فی زماننا مایفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ ﷺ من الصدقات والمعروف و اظہار الزینۃ والسرور فان ذلک مع مافیہ من الاحسان للفقراء مشعر بمحبتہ ﷺ و تعظیمہ فی قلب فاعل ذلک و شکر اللہ علی مامن بہ من ایجاد رسولہ ﷺ الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین (السیرۃ الحلبیہ جلد اول)

ترجمہ: اور ہمارے زمانے میں جو نئی احسن شیء معرض وجود میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے دن صدقات و دیگر نیک امور اور اظہار زینت و فرحت و سرور ہوتا ہے۔ فقراء کے ساتھ احسان کے علاوہ یہ امور اس امر کے مشعر ہیں کہ ان کے فاعل کے دل میں حضور علیہ السلام کی محبت و تعظیم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

امام سخاوی فرماتے ہیں:

لا زال اھل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار ویعملون المولد ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات و یعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم و یظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عمیم (السان العیون جلد اول)

ترجمہ: اہل اسلام ہمیشہ سے تمام ملکوں اور بڑے شہروں میں عمل مولد شریف کرتے چلے آئے ہیں۔ مولد شریف کی راتوں میں انواع و اقسام کے صدقات کرتے آئے ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کے مولد کریم کی قرأۃ کا خاص اہتمام کرتے آئے ہیں۔ جس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا رہا۔

الشیخ العلامہ یوسف بن اسماعیل النبھانی فرماتے ہیں:

قال القسطلانی ولا زال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ علیہ الصلوۃ والسلام و یعملون الولائم

پھر تفصیل کے ساتھ علامہ قسطلانی کی وہ عبارت ذکر فرمائی جس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

شیخ المحدثین مولانا علی قاری فرماتے ہیں:

وزاد ابن الجزری ولم یکن فی ذلك الاادغام الشیطان و سروراهل الایمان

(المورد الروی فی المولد النبوی)

ترجمہ: ابن جزری نے مزید فرمایا ہے کہ محفل میلاد شریف کے انعقاد میں شیطان کی ذلت اور اہلِ ایمان کے لئے فرحت وسرور ہے۔

مولانا علی قاری رحمہ الباری نے المورد الروی میں ذکر کیا ہے کہ تمام ممالک میں مسلمان بڑے اہتمام سے محافل میلاد شریف منعقد کرتے ہیں۔ اہلِ مکہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ ارقام فرماتے ہیں۔

مکہ مکرمہ میں محفل میلاد:

واما اهل مكة معدن الخير والبركة فيتوجهون الى المكان المتواتر بين الشامن انه محل مولده رجاء بلوغ كل منهم بذلك لمقصده ويزيد اهتمامهم به على يوم العيد حتى قل ان يتخالف عنه احد من صالح و طالح و مقل و سعيد سيما الشريف صاحب الحجاز

ترجمہ: اور اہلِ مکہ جو خیر وبرکت کی معدن ہیں (میلاد شریف کے دن) اس مکان مقدس پر حاضر ہوتے ہیں جس کے متعلق تواتر سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جائے ولادت ہے۔ اس امید پر مقام ولادت شریف پر حاضر ہوتے ہیں کہ یہ حاضری مقصد برآوری کا ذریعہ ہے۔ مولد شریف پر حاضری کا اہتمام عید کے دن سے زیادہ کرتے ہیں۔ حاضری سے کوئی نیک وبد پیچھے نہیں رہتا۔ شریف حجاز مقدس کے گورنر خصوصیت سے حاضر ہوتے ہیں۔

مصر اور شام میں محفل میلاد شریف

واكثرهم بذلك عناية اهل مصر و الشام ولسلطان مصر فى تلك الليلة من العام الاعظم مقام

ترجمہ: اہلیان شام و مصر محفل میلاد کا بہت زیادہ اہتمام کرتے ہیں اور بادشاہ مصر اس رات کا خصوصیت سے اہتمام کرتے ہیں۔ پھر علامہ ابن جزری کا واقعہ ذکر کیا۔ وہ فرماتے ہیں۔ ۷۵۹ھ کو مصر میں منعقدہ محفل میلاد شریف میں حاضر ہوا تو بادشاہ مصر نے اس محفل میں قراء نعت خوان و خطباء دیگر امور پر دس ہزار دینار صرف کیے۔

مدینہ طیبہ میں محفلِ میلاد:

ولا عمل المدينة كثرهم الله به احفال و على فعله اقبال

ترجمہ: اور اہلیان مدینہ کثرہم اللہ تعالیٰ اس دن (یوم میلاد) کو بڑی محفل منعقد کرتے ہیں۔ اور اس کے انعقاد پر پوری توجہ دیتے ہیں۔

ہندوستان میں محفل میلاد شریف:

وبلاد الهند تزيد على غيرهما بكثير مما اعلمنيه بعض اولى النقد والتحرير

(المورد الروی)

ترجمہ: مجھے بعض محققین نے بتایا ہے کہ بلاد ہند میں دیگر ممالک کی بنسبت زیادہ کثرت سے محفل میلاد شریف کا اہتمام ہوتا ہے۔

اما العجم فمن حيث دخول هذا الشهر المعظم والزمان المكرم لا هلها مجالس فخام من انواع الطعام للفقراء الكرام وللفقراء من الخاص والعامة وقرأة الختمات والتلاوات المتواليات والانشادات المتعاليات واجناس المبرات والخيرات وانواع السرور واصناف الحبور حتى بعض العجائز من غزلين ونسجين يجمعن ما يقمن يجمعهن الاكابر والاعيان

(المورد الروی)

ترجمہ: ای پر عجمی ملک شہر (ماہ) معظم و مکرم کے شروع ہوتے ہی وہاں کے باشندے بڑی مجلسیں میلاد شریف کی انواع و اقسام طعام سے فقراء اور خواص و عوام کے لئے

منعقد کرتے ہیں ۔ ان محافل میں تسلسل سے ختم قرآن ، نعت خوانی مختلف الاجناس نیک عمل اور فرحت و سرور ہوتے ہیں حتی کہ بعض بوڑھی عورتیں سوت کاتنے سے اس محفل کے لئے اتنا جمع کر لیتی ہیں کہ اکابر امراء بھی اس قدر مال جمع نہیں کرتے ۔

ہمایوں بادشاہ کے دربار میں محفل میلاد شریف :

ومن تعظیم مشائخهم و علمائهم هذا المولد المعظم واما لمجلس المكرم انه لا يا أباه احد فی حضوره رجاء ادراک نوره وسروره وقد وقع لشیخ مشائخنا مولانا زین الدین محمود البهدانی النقشبندی قدس سره العلی انه اراد سلطان الزمان و خاقان الدوران همایون بادشاه تغمده الله واحسن مثواه ان یجتمع به ویحصل له المدد والا مداد بسببه فأباه الشیخ وامتنع ایضا ان یاتیه السلطان استغناء بفضل الرحمن فالح السلطان علی وزیره ببروم خان بانه لابد من تدبیر للاجتماع فی المکان ولو فی قلیل من الزمان فسمع الوزیر ان الشیخ لایحضر فی دعوة من هناء وعزاء الافی مولد النبی علیه السلام تعظیما لذلک المقام

فانهی الی السلطان فامره بستهیئة اسبابه الملوکانیة من انواع الاطعمة والاشربة ومما یشم به ویتجر فی المجلس العلمیته و نادی الاکابر ولاهالی وحضر الشیخ مع بعض الموالی فاخذ السلطان الا بریق بیدالادب ومعاونته التوفیق والوزیر اخذ الطشت من تحت امره رجاء لطفه و نظره و غسلا ید الشیخ المکرم و حصل لهما ببرکة تواضعهما لله ولرسوله ﷺ المقام المعظم والجاه والمضحم ۔ (السورة الروی)

ترجمہ: عجمی مشائخ و علماء حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی مجلس مکرم کی اتنی تعظیم کرتے ہیں کہ اس میں حاضری سے کوئی انکار نہیں کرتا ۔ اس لئے انہیں اس مجلس سے نور و سرور پانے کی امید ہوتی ہے ۔

شیخ مشائخ ما حضرت مولانا زین محمود البحدانی نقشبندی قدس سرہ کو سلطان زمان خاقان دوراں ہمایوں بادشاہ تغمد اللہ واحسن مثواہ نے شاہی دربار میں لانے کی

کوشش کی۔ آپ نے انکار فرمادیا اور بادشاہ کو اس سے بھی روک دیا کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ کیونکہ آپ رحمٰن کے فضل کی وجہ سے مخلوق سے مستغنی تھے۔ بادشاہ نے اپنے وزیر بیرام خان سے کہا کہ کوئی تدبیر شیخ کو لانے کی کریں۔ اگرچہ وہ تھوڑے وقت کے لیئے ہی تشریف لائیں۔

وزیر کو معلوم ہوا کہ شیخ کسی دعوت پر تشریف نہیں لاتے' البتہ حضور علیہ السلام کی میلاد شریف کی محفل میں حاضری سے انکار نہیں کرتے۔ وزیر نے یہ بات بادشاہ کے علم میں لائی تو بادشاہ نے وزیر کو حکم دیا کہ شاہانہ طرز پر محفل میلاد شریف کے انعقاد کا اہتمام کیا جائے۔ انواع و اقسام کے مطعومات و مشروبات کا اہتمام خاص کیا جائے اور مجلس کو کئی طرح کی خوشبوں سے معطر کیا جائے۔ دیگر اکابر کو بھی دعوت دی گئی۔ چنانچہ بعض خدام کے ہمراہ شیخ تشریف فرما ہوئے۔ بادشاہ نے خود کوزہ لیا اور وزیر نے طشت اور ادب و احترام سے شیخ کے ہاتھ دھلائے۔ بادشاہ وزیر کے اس ادب و احترام اور تواضع سے جو انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے لئے کی تھی عظیم مقام اور بلند مرتبہ حاصل ہوا۔

شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی
ہر سال محفل میلاد شریف منعقد کرتے تھے

شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ.....

.....میں ہر سال ایام مولد شریف میں کھانا پکا کر لوگوں کو کھلایا کرتا تھا۔ ایک سال قحط کی وجہ سے بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ ہوا۔ میں نے وہی بھنے ہوئے چنے تقسیم کر دیئے۔ رات کو حضور علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بھنے ہوئے چنے حضور ﷺ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور حضور علیہ السلام ان چنوں سے بہت خوش اور مسرور ہیں۔ (الدارالثمین)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی محفل میلاد شریف میں حاضری

وکنت قبل ذلك بمكه المعظمة فی مولد النبی ﷺ فی یوم ولادته والناس یصلون علی النبی ﷺ ویذکرون ارهاصه التی ظهرت فی ولادته ومشاهده قبل بعثته فرأیت انوارا سطعت دفعة واحدة لاأقول انی ادرکتها ببصر الحسد ولا اقول انی ادرکتها ببصرالروح والله اعلم کیف الامر بین هذا و ذلك فتاملت تلك الانوار فوجدتها من قبل الملائکة الموء کلین بامثال هذه المشاهد و بامثال هذه المجالس رأیت بخالط انوار الملائکه انوار الرحمة

ترجمہ: اور میں اس سے پہلے مکہ معظمہ آنحضرت ﷺ کے مولد مبارک میں عید میلاد النبی ﷺ کے دن حاضر تھا اور لوگ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیج رہے تھے اور آپ ان معجزات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے۔ اور ان مشاہدات کو بیان کر رہے تھے جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ اچانک بہت سے انوار ظاہر ہوئے، میں نہیں کہہ سکتا کہ ان جسمانی آنکھوں سے دیکھا اور میں بیان نہیں کر سکتا کہ صرف روح کی آنکھوں سے اُن کا مشاہدہ کیا۔ واللہ اعلم کچھ نہیں بیان کیا جا سکتا کہ ان آنکھوں سے دیکھا یا روح کی آنکھوں سے۔ میں نے ان انوار کے متعلق غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور ان فرشتوں کا ہے جو ایسی مجالس اور مشاہد پر موکل اور مقرر ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں۔ (فیوض الحرمین)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کلام سے درج ذیل امور ثابت ہوئے

(۱) میلاد شریف کی محافل پر انوار رحمت نازل ہوتے ہیں۔

(۲) میلاد شریف کی وہ بابرکت محفل ہے کہ اس میں باذنِ الٰہی ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔

(۳) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی محفل میلاد شریف میں حاضر ہوتے تھے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ہر سال
بارہ ربیع الاول کو اپنے گھر محفل میلاد منعقد کرتے تھے

درتمام سال دو مجلس درخانہ فقیر منعقد می شود مجلس ذکر مولد شریف و ذکر شہادت حسنین که مردم روز عاشورا یا یکدو روز بیش ازیں قریب چہار صد یا پانصد کس بلکه قریب قریب ہزار کس و زیادہ آزاں فراہم می آیند و درودمی خوانند بعد ازاں فقیر آیدنشیند و ذکر فضائل حسنین که در حدیث شریف وارد شدہ درمیاں می آید

و آنچه در احادیث اخبار شہادت ایں بزرگاں و تفصیل بعض حالات وید مالی قاتل ایشاں وارد شدہ نیز بیاں کردہ می شود و دریں ضمن بعض مرثیه ها از غیر مردم یعنی جن وپری که حضرت ام سلمه و دیگر صحابه شنیدہ اند نیز مذکور کردہ می شود بعد ازاں ختم قرآن وپنج آیت خواندہ برما حضر نمودہ آید و دریں بین اگر شخصے خوش الحان سلام می خواند یا مرثیه مشروع اکثر حضار مجلس وایں فقیر را ہم رقت و بکا لاحق می شود ایں است قدریکه بعمل می آید پس اگر ایں چیزها نزد فقیر بہمیں وضع که مزکور شد جائز نمی بود اقدام برآں اصلانمی کرد۔

ی ماند مجلس مولود شریف پس حالش اینست که بتاریخ دوازدهم شہر ربیع الاول ہمیں که مردم موافق معمول سابق فراہم شدند و درخواندن درود مشغول شدند فقیر می آید اولا بعضے از احادیث فضائل آنحضرت ﷺ مذکور می شود بعد ازاں ذکر ولادت باسعادت و نبوی از حال رضاع و حلیه شریف و بعضے از آثار که دریں اواں بظہور آمد بمعرض بیاں می آید پستر برما حضر از طعام یا شیرینی فاتحه خواندہ تقسیم آں بحاضرین مجلس می شود علاوہ برآں زیارت موی مبارک آنحضرت ﷺ نیز معمول قدیم است۔

(ماخوذ از ..... الدر المنظم في ميلاد حكم مولد النبي الاعظم)

ترجمہ: سال میں فقیر کے گھر دو مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔ میلاد شریف کی محفل اور ذکر شہادت حسنین کی مجلس، دس محرم یا اس سے ایک دو دن قبل۔ چار پانچ سو بلکہ ہزار یا اس سے بھی زائد آدمی جمع ہو جاتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد فقیر آتا ہے اور بیٹھ کر حسنین کریمین کے فضائل میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان کا بیان کرتا ہے۔

جن احادیث میں ان کی شہادت کا ذکر ہے اور بعض دیگر احوال کی تفصیل اور قاتلوں کا انجام بھی بیان کیا جاتا ہے۔ ان بزرگوں کی شہادت پر جنوں اور پریوں نے جو مرثیے کہے اور حضرت ام سلمہ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سنے وہ بھی ذکر کیئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ختم قرآن اور پانچ آیتیں پڑھ کر حاضر پر فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ دوران اگر کوئی خوش الحان شخص سلام یا مرثیہ پڑھے تو اکثر حاضرین مجلس اور اس فقیر پر رقت اور گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ اس قدر عمل ذکر شہادت حسنین میں کیا جاتا ہے۔ اگر یہ چیزیں اس وضع کے ساتھ اس فقیر کے نزدیک ناجائز ہوتیں تو تطعاً ان کا اقدام نہ کرتا۔

باقی رہی محفل میلاد شریف تو اس کا یہ حال ہے کہ بارہ ربیع الاول شریف کو لوگ حسب معمول سابق جمع ہو جاتے ہیں۔ فقیر آتا ہے پہلے کچھ احادیث جو آنحضرت ﷺ کے فضائل میں ہیں ذکر کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد ولادت باسعادت کا ذکر اور کچھ رضاعت شریف اور ولادت باسعادت کے وقت جن احوال کا ظہور ہوا یہ بیان ہوتے ہیں۔ پھر طعام یا شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر حاضرین میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔ حضور ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت بھی اس محفل کے قدیمی معمولات سے ہے۔

الشیخ ابو الخطاب عمر بن حسن الکلبی المعروف بابن دحیہ کی روایت

قال الشیخ ابو الخطاب عمر بن حسن الکلبی المعروف بابن دحیہ فی کتابہ ۔ "التنویر فی مولد البشیر النذیر" عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ کان

يحدث ذات يوم فى بيته و قائع ولادته ﷺ لقوم فيتبشرون ويحمدون الله ويصلون عليه السلام فاذا جاء النبى ﷺ قال حلت لكم شفاعتى

(الدر المنظم فى بيان حكم مولد النبى الاعظم)

ترجمہ: شیخ ابو الخطاب عمر بن حسن کلبی المعروف بابن دحیہ اپنی کتاب "التنویر فی مولد البشیر النذیر" میں حضرت ابن عباس سے روایت لائے ہیں کہ آپ ایک دن اپنے گھر والوں کو جمع کر کے رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے احوال مبارکہ سنا رہے تھے اور وہ سن کر مسرور ہو رہے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضور علیہ السلام پر درود بھیج رہے تھے۔ اچانک حضور علیہ السلام تشریف فرما ہوئے اور ان سے فرمایا:

حلت لكم شفاعتى

میری شفاعت تمہارے لیئے واجب ہو گئی۔

حضور علیہ السلام نے عامر انصاری کو ولادت باسعادت کے احوال بیان کرنے پر جنت کی بشارت دی

قال الشيخ المذكور عن ابى الدرداء رضى الله عنه مر النبى ﷺ الىٰ بيت عامر الانصارى و كان يعلم و قائع ولادته عليه السلام لابنائه و عشيرته فقال عليه السلام ان الله فتح لك ابواب الرحمة و الملائكة كلهم يستغفرون لك من فعل فعلك نجى نجاتك

(التنوير فى مولد البشير النذير بحواله الدر المنظم)

ترجمہ: شیخ ابو الخطاب عمر بن حسن کلبی، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت لائے ہیں کہ حضور علیہ السلام عامر انصاری کے مکان کی طرف تشریف لے گئے وہ اپنے بیٹوں اور قبیلہ کے لوگوں کو حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے واقعات سنا رہے تھے۔ تو حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا، تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیرے لیئے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور تمام فرشتے تیری مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ جو شخص تیرے فعل جیسا فعل کرے گا تجھ جیسی نجات پائے گا۔

فائدہ :

علامہ ابن دحیہ جن کی دو روایتیں ابھی مذکور ہوئی ہیں' ایک انتہائی بلند پایہ محقق ہیں۔ محققین علماء نے ان کے علمی مقام کی توثیق و تحسین فرمائی ہے۔ علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں :

الحافظ ابو الخطاب کان من اعیان العلماء و مشاهیر الفضلاء قدم من المغرب فدخل الشام و العراق و اجتاز باربل سنة اربع و ستمائة فوجد ملکها مظفر الدین بن زین الدین یعتنی بمولد النبی ﷺ فعل له کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر فاعطاه الملك المذکور الف دینار۔ (الحاوی للفتاوی جلد اول)

ترجمہ : حافظ ابو الخطاب جو علماء کے سردار اور مشہور فضلاء سے ہوئے ہیں۔ مغرب سے آئے عراق اور شام میں داخل ہوئے۔ ہجری چھ سو چار میں ان کا اربل سے گذر ہوا تو انہوں نے دیکھا' وہاں کا بادشاہ مظفر الدین بن زین الدین حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی محفل کا انتہائی اہتمام کرتا ہے اور انتہائی شان و شوکت سے محفل میلاد شریف منعقد کرتا ہے۔ تو اس کے لئے ایک کتاب " التنویر فی مولد البشیر النذیر " تصنیف فرمائی۔ بادشاہ نے انہیں ایک ہزار اشرفی بطور انعام دیئے۔

مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی بانی مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کا ارشاد
کہ اس دور میں محفل میلاد کا انعقاد فرض کفایہ ہے

میرے اساتذہ کرام اور میرا عقیدہ مولود شریف کے بارے میں قدیم سے یہی تھا اور یہی ہے۔ بلکہ خلف سچ سچ ظاہر کرتا ہوں کہ میرا ارادہ ہے ؎

بریں زیستم بریں بگذرم

ترجمہ : اس پر جیا ہوں اسی پر مروں۔

اور عقیدہ یہ ہے کہ انعقاد مجلس میلاد بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو جیسے تغنی اور باجا

اور کثرت سے روشنی بے ہودہ نہ ہو۔ بلکہ روایات صحیحہ کے موافق ذکر معجزات اور ذکر ولادت حضرت ﷺ کیا جائے اور اس کے بعد طعام پختہ یا شیرینی بھی تقسیم کی جائے' اس میں کچھ حرج نہیں' بلکہ اس زمانہ میں جو ہر طرف سے پادریوں کا شور بازاروں میں حضرت ﷺ اور ان کے دین کی مذمت کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف آریہ لوگ' جو خدا ان کو ہدایت کرے' پادریوں کی طرح بلکہ ان سے زیادہ شور مچا رہے ہیں ایسی محفل کا انعقاد ان شروط کے ساتھ جو میں نے اوپر ذکر کی ہیں اس وقت میں فرض کفایہ ہے۔

میں مسلمان بھائیوں کو بطور نصیحت کے کہتا ہوں ایسی محفل کے کرنے سے نہ رکیں۔ اور اقوال بے جا منکروں کی طرف سے جو تعصب سے کہتے ہیں۔ ہرگز نہ التفات کریں اور تعیین یوم میں اگر یہ عقیدہ نہ ہو کہ اس دن کے سوا اور دن جائز نہیں تو کچھ بھی حرج نہیں اور جواز اس کا خوبی ثابت ہے اور قیام وقت ذکر میلاد کے چھ سو برس سے جمہور علماء صالحین متکلمین اور صوفیہ صافیہ اور علماء محدثین نے جائز رکھا ہے۔

(مجموعہ خیر البیان)

حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی نور اللہ مرقدہ' مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے قول پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں محفل میلاد شریف کا منعقد کرنا فرض کفایہ ہے۔ مولوی صاحب نے غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے ہندوستان کی کیفیت دیکھی تھی اور اس پر یہ مشورہ دیا تھا اور اگر اب ہندوستان کی حالت دیکھتے اور بالخصوص غدر ۱۹۴۷ء کے بعد کی حالت مسلمانوں کی ملاحظہ کرتے تو واللہ اعلم کیا کچھ تحریر فرماتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے' انہوں نے زمانہ پر نظر ڈالی اور لوگوں کی حالت کو دیکھا اور صحیح اور مفید مشورہ دیا۔ (بحوالہ خیر البیان)

مولانا مفتی عنایت احمد ارقام فرماتے ہیں:

حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام میں عادت ہے کہ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو جمع کر کے ذکر مولود شریف کرتے ہیں۔ اور

کثرت درود کی کرتے ہیں اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ سو یہ موجب برکات عظیمہ ہے اور سبب ہے ازدیاد محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ کے' بارھویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد شریف میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں مکان ولادت آنحضرت ﷺ میں' سو مسلمانوں! کو چاہئے کہ بمقتضائے محبت آنحضرت ﷺ محفل میلاد شریف کیا کریں۔ اور اس میں شریک ہوا کریں۔ مگر شرط یہ ہے کہ نیت خالص کیا کریں۔ ریا اور نمائش کو دخل نہ دیں اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبر بیان ہو۔ (تاریخ حبیب الہ)

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی محفل میلاد شریف کو
ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتے تھے

چنانچہ آپ فیصلہ ہفت مسئلہ میں فرماتے ہیں:

اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلحہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

محفل میلاد مبارک کے منکرین سے حاجی امداد اللہ صاحب کا اظہار برہمی:

ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں' جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں؟ اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔ (شمائم امدادیہ)

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی:

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی کی خدمت میں ایک استفتاء پیش کیا گیا۔ جس میں محفل میلاد شریف اور قیام تعظیمی کا شرعی حکم دریافت کیا گیا۔ سوال و جواب دونوں ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں:

سوال: محفل میلاد شریف جس میں ذکر ولادت اور قیام بوقت ذکر ولادت ہوتا ہے' آخر میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے۔ جائز ہے یا ناجائز؟

جواب : محفل میلاد شریف جائز اور موجب برکت ہے۔ کہ سید الانبیاء ﷺ کا ذکر ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا.....

روی ابو سعیدن الخدری ان النبی ﷺ قال اتانی جبرہل فقال ان ربی و ربك یقول اتدری کیف رفعت لك ذکر اقلت الله اعلم قال اذا ذکرت ذکرت معی قال ابن عطاء جعلت تمام الایمان بذکری معك وقال ایضا جعلتك ذکر امن ذکری فمن ذکرك ذکرنی (شفاء شریف)

ترجمہ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جبرئیل نے میری خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے۔ کیا تم جانتے ہو میں نے تمہارا ذکر کس طرح بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ کا ذکر میرے ساتھ کیا جاتا ہے۔

ابن عطاء نے اس کے معنی میں کہا۔ میں نے ایمان کی تکمیل یہی قرار دی کہ میرا ذکر آپ کے ذکر کے ساتھ ہو اور انہی ابن عطاء نے کہا کہ میں نے آپ کو اپنے اذکار میں سے ایک ذکر کیا تو جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔

اور سید الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر جابجا قرآن میں فرمایا گیا۔ کہیں "لقد جاء کم رسول من انفسکم "فرمایا۔

اور کہیں "قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین "ارشاد کیا۔

اور کہیں " لقد من الله علی المؤمنین اذبعث فیهم رسولا" وارد ہوا۔

اور کہیں "هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم "فرمایا۔

الغرض جابجا مختلف عنوانوں سے مختلف صفتوں سے جدا جدا انداز مدح و ثنا کے ساتھ سید عالم ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر ہے۔ جس حبیب کی تشریف آوری کا ذکر اس

اجتمام کے ساتھ قرآن عظیم میں ہوا اور پہلے انبیاء بھی ان کی ولادت مبارکہ کا مژدہ سناتے آئے ہوں۔ جیسے کہ قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت وارد ہوا کہ آپ نے خاتم المرسلین ﷺ کی بشارت دی۔

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

تو پھر کون مسلمان ہے جو حضور کے ذکر تشریف آوری کی محفل شریف کے جواز میں تردد کرے۔ یا اس کو بدعت و ناروا کہہ سکے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بیان میلاد مبارک تو ابھی آیت میں مذکور ہو چکا تو کیا ایسا ہی عمل بدعت ہوتا ہے؟ جو قرآن کریم میں ہے۔ انبیاء کرتے آئے ہوں۔ بلکہ نبی کا ذکر ولادت موجب برکت ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ہدایت فرمائی تھی کہ انبیاء کی تشریف آوری کا ذکر کریں۔ اس کا قرآن پاک میں بیان ہوا۔

واذ قال موسیٰ لقومہ یا قوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

اے قوم! تم اللہ کی نعمت کا ذکر کرو جو تم پر ہے کہ اس نے تم میں انبیاء پیدا کئے۔

ان آیات باہرات کے ہوتے ہوئے کون مسلمان ہوگا جو ذکر ولادت کی محفل میں شبہ کر سکے۔ رہا ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا وہ ظاہر ہے کہ تعظیم ذکر تشریف آوری کے کئے ہے اور کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ تعظیم کے سوا قیام کی کوئی اور جہت ہو سکتی ہے۔ اور تعظیم کے لئے قرآن عظیم میں ارشاد ہوا:

وتعزروہ و توقروہ

یعنی آپ کی تعظیم و توقیر کرو۔

جب آپ کی تعظیم و توقیر کا حکم ہے تو قیام تعظیمی عین مطابق حکم الٰہی ہوا۔ علاوہ ازیں کسی سرور دینی کے لئے قیام کرنا سنت صحابہ بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت عثمان غنی

رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ سننے کے شوق میں فرمایا۔

قلت توفی اللہ تعالیٰ نبیہ ﷺ قبل ان نسئلہ عن نجات ھذا الامر قال ابوبکر قد سئلتہ عن ذلک فقمت الیہ (مشکوۃ شریف)

ترجمہ: حضرت عثمان غنی فرماتے ہیں میں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی اور ہم اس امر کی نجات آپ سے نہ دریافت کر سکے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے حضور علیہ السلام سے دریافت کر لیا ہے۔ (اس کو سننے کے شوق میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں کھڑا ہو گیا۔

اس سے معلوم ہوا کسی پیارے ذکر اور محبوب بیان کے شوق میں کھڑا ہو جانا اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک خلیفہ برحق رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔

علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین

ترجمہ: تم پر میری سنت بھی لازم اور میرے خلفاء راشدین کی سنت بھی لازم۔

آپ کا یہ فعل شریف حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں صادر ہوا تو اس پر ان دونوں حضرات کا اتفاق ہے۔ اس حدیث سے سامعین کا قیام بھی ثابت ہوا۔

اور حدیث شریف میں خود سید عالم ﷺ کا منبر پر قیام فرما کر اپنی پیدائش کا ذکر فرمانا موجود ہے۔

حدیث: فقام النبی ﷺ علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ فقال انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم (الی ان قال) فانا خیرھم نفسا و خیرھم بیتا (مشکوۃ شریف)

تقسیم شیرینی :

ظاہر ہے کہ ایک نیکی ہے مسلمانوں کو ہدیہ دینا' ان کی مجلس میں کوئی چیز تقسیم کرنا' کہیں بھی ہو قابل سوال نہیں ہوتا۔ ختم بخاری میں شیرینی تقسیم ہوتی ہے۔ مدارس اسلامیہ میں معمول ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے اس کو کوئی دریافت نہیں کرتا مگر مجلس میلاد شریف کی کچھ ایسی خصوصیت ہے جس کے لیئے بہت کدو کاش کی جاتی ہے۔ تو محمد اللہ کسی ذکر جمیل کے بعد مسلمانوں میں کچھ تقسیم کرنا یہ بھی خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ آپ نے سورۃ بقرہ شریف ختم فرما کر اونٹ ذبح فرمایا اور پکوا کر اصحاب کبار کو کھلایا' رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

بیہقی در شعب الایمان از ابن عمر روایت کردہ کہ حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سورۃ بقرہ را بحقائق آن درمدت دو ازدہ سال خواندہ فارغ شدند وروز ے ختم شترے راکشتہ طعام وافر پختہ یاران حضرت پیغمبر خورانیدہ

ترجمہ : بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ کو اس کے حقائق ودقائق کے ساتھ بارہ سال میں پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ختم کے روز ایک اونٹ ذبح فرما کر بہت کثیر کھانا پکوایا اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کو کھلایا۔

اس سے ثابت ہوا کہ ذکر جمیل کے بعد سرور دینی کے لئے تقسیم واطعام طعام خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ الحمد للہ مسئلہ میلاد مبارک کے متعلق تمام دریافت کیئے ہوئے امور دلائل قویہ معتبرہ سے مصرح بیان کر دیئے گئے۔

(کشف المحجاب عن مسائل ایصال الثواب)

مفتی اعظم الحاج محمد مظہر اللہ خطیب جامع مسجد فتح پوری، دہلی

میلاد خوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بارہویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کا ارتکاب نہ ہو' یہ دونوں جائز ہیں۔ ان کو ناجائز کہنے کے لیئے دلیل شرعی ہونی چاہیئے۔ مانعین کے پاس اس کی ممانعت کی کیا دلیل ہے؟ یہ کہنا کہ صحابہ کرام نے نہ کبھی اس طور سے میلاد خوانی کی نہ جلوس نکالا۔ ممانعت کی دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی جائز امر کو کسی کا نہ کرنا اس کو ناجائز نہیں کر سکتا۔

(فتاوی مظہری)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی :

بعض صالحین خواب میں زیارت جمال اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ جو لوگ ولادت حضور کی خوشی کرتے ہیں۔ فرمایا :

من فرح بنا فرحنا به

جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں

(فتاوی رضویہ جلد دہم)

سید پیر مہر علی شاہ صاحب، گولڑہ شریف

فتاوئی مہریہ میں ہے کہ محمد اسماعیل صاحب نظامی کیھتو بازار شملہ نے دریافت کیا کہ دو سال قبل وہاں گروہ در گروہ جشن عید میلاد النبی ﷺ منائے گئے۔ اس سال امام احمد حسن صاحب نے جلوس روک دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی شان ولادت میں ایسی تقریب منانا منع ہے۔

جواب میں حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے لئے میلاد شریف پر خوشی منانا جائز ہے۔

(فتاوئی مہریہ)

جن ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی ذکر کیئے گئے کہ انہوں نے محفل میلاد کی تشویق دلائی۔ یہ وہ بزرگ و پاکیزہ ہستیاں ہیں کہ تمام عالم اسلام کے لئے مقتدا ہیں۔ ان کی کتابیں تمام مسلمانوں کے لیئے مشعل راہ ہیں۔ اگر اس کارِ خیر میں ذرا برابر کی قباحت ہوتی تو یہ ائمہ کرام اسے افضل المندوبات کبھی نہ فرماتے۔ جو لوگ کسی وجہ سے محفل مبارک میلاد شریف کو بہ ہیئت کذائی اچھا نہیں سمجھتے انہیں چاہیئے کہ سوقیانہ الفاظ اور عامیانہ انداز سے اجتناب کریں اور تعصب کی وجہ سے دولت ایمان کو برباد نہ کریں۔

تذییل :

دیوبندیوں کے اکابر محفل میلاد شریف کے مندوب و مستحسن ہونے میں اہل سنت کے ساتھ متفق ہیں۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے ہاتھ سے جو تحریر حضرت شاہ ابو الخیر عبداللہ محی الدین فاروقی مجددی دہلوی کو لکھ کر دی۔ وہ ملاحظہ فرمائیں :

ذکر میلاد فخر عالم علیہ الصلوۃ والسلام کا مندوب و مستحب ہے اگر روایات صحیحہ سے بیان ہو اور کوئی امر مکروہ و غیر مشروع اس میں مضموم نہ ہو۔ چنانچہ اس امر کو بارہا بتصریح یہ عاجز لکھ چکا ہے اور براہین قاطعہ میں اس کے جواز و ندب کی تصریح کی گئی ہے۔ کسی کو اس پر اعتراض نہیں۔ جو کچھ بحث و کلام ہے وہ سب قیود زوائد میں ہے اور بس مگر حساد کو یا نظر نہیں یا فہم نہیں اور اسی طرح اپنے اساتذہ و مشائخ کا عمل درآمد دیکھا ہے جو کچھ کہ اہل عناد نے انکار نفس مولد شریف کا اتہام بندہ اور احباب پر لگایا ہے وہ محض افتراء ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی (مہر) (ماخوذ از مجموعہ خیر البیان)

مولوی محمد عبداللہ صاحب ،داماد مولوی محمد قاسم صاحب

مدیر دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں !

جواز میلاد فخر العباد قولاً وفعلاً مسلک ہندوستان کے مشاہیر علماء سلف سے لے کر خلف تک رہا ہے۔ چنانچہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث و مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی و مولانا احمد علی محدث الی ان قال نیز زبدۃ الفضلاء واستاذ العلماء مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم مدرس اعلی مدرسہ عربیہ دیوبند۔ خاص دیوبند میں بارہا محافل میلاد میں شریک ہوئے اور حالت قیام قاری وسامعین قیام بھی کیا اور فرمایا کہ اگرچہ اس کی اصل جیسی کہ چاہیئے نہیں پر جب کہ تمام مجلس ذکر ولادت کی تعظیم کو اٹھ کھڑی ہو ایسی حالت میں قیام نہ کرنا سوء ادبی سے خالی نہیں۔

چنانچہ مولانا و مخدومنا کے اس قول و فعل پر بہت سے شاگرد رشید و باشندگان شہر شاہد ہیں۔ ماسوا اس کے سلالہ خاندان مصطفوی جامع شریعت والطریقۃ حاجی سید محمد حامد مہتمم مدرسہ دیوبند نے خاص مولانا ممدوح سے خاص اپنے مکان پر ذکر ولادت شریف بطریق وعظ کرایا اور شیرینی بھی تقسیم فرمائی۔

اور نیز کہف الفضلاء مولانا مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم مدرسہ مذکور کی زبانی کرتہ عدہ مرۃ سنا گیا۔ کہ ذکر ولادت باسعادت موجب خیر و برکت ہے۔ اور خاص مولانا بھی بعض بعض جگہ مجلس میلاد میں شریک ہوئے۔ چنانچہ پیر جی واجد علی صاحب دیوبندی جو مولانا کے مرید اور مواعظ خواں ہیں اس کے شاہد ہیں۔

پس یہ جو بعض اشخاص بلا تحقیق اہالیان مدرسہ دیوبند کو اپنی تحریرات میں مانعین ذکر ولادت باسعادت سے ٹھہراتے ہیں سراسر بیجا اور اتہام عظیم ہے جس کو سمجھ ہے عقل ہو گی وہ سمجھ لے گا۔ اہل مدرسہ میں سے مدرس اعلیٰ و مہتمم و مدیر مدرسہ کے اقوال و افعال کا اعتبار ہے۔

(ماخوذ از تنبیط بر الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم)

فائدہ ۱

سب سے پہلے میلاد شریف کی محفل کا بڑے پیمانے پر اہتمام سے انعقاد شہر موصل کے ایک نیک اور صالح شخص نے کیا۔ ان کا نام عمر بن محمد تھا۔ جیسا کہ علامہ ابو شامہ نے بیان کیا ہے۔ ان کو دیکھ کر اربل کے بادشاہ سلطان ابو سعید مظفر الدین کوکری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑے پیمانہ پر اس کارِ خیر کو کرنا شروع کیا۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سبط ابن جوزی کی مرآۃ الزمان سے حسن المقصد فی عمل المولد میں ذکر کیا ہے۔ کہ ایک آدمی جو سلطان مظفر الدین ابو سعید کی دعوت میلاد میں حاضر تھا، وہ کہتا ہے کہ میں نے بھیڑ بکریوں کے پانچ ہزار سر ایک سو گھوڑے اور دس ہزار مرغیاں اور مکھن کے ایک لاکھ پیالے اور حلوے کے تیس ہزار طشت خود دیکھے۔

یہ بادشاہ ہر سال محفل میلاد شریف پر تین لاکھ دینار صرف کرتا تھا۔ شمس الدین ابن خلکان فرماتے ہیں۔

واما احتفاله بمولد النبی ﷺ فان الوصف یقصر عن الاحاطة به

ترجمہ: سلطان مظفر الدین رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کی ایسی عظیم الشان محفل میلاد منعقد کرتا تھا کہ بیان اس کے احاطہ سے قاصر ہے۔

یہ بادشاہ بڑا متقی، دیندار، پارسا، نیک، عادل، شجاع اور مجاہد تھا۔ بڑے بڑے ائمہ نے اس کی تعریف کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو نور سے معمور کرے اور اسے آخرت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ چونکہ اس بادشاہ نے اس کارِ خیر کو بڑے اہتمام سے شروع کیا اس لئے اطراف عالم میں اس کا چرچا ہوا اور اکثر لوگ یہ سمجھ بیٹھے کہ اس کارِ خیر محفل میلاد کی ابتداء اس نیک دل بادشاہ نے کی ہے۔ حالانکہ ابتداء اس مرد صالح نے کی البتہ اشتہار کا باعث یہ نیک بادشاہ ہوا۔

چونکہ یہ فعل مبنی بر خلوص تھا اور اس سے اسلام کی عزت اور رسول

اللہ ﷺ کی عظمت ہوتی تھی۔ اس لیئے ائمہ اعلام نے اس فعل کو از حد پسند کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تھوڑے ہی عرصہ میں تمام ممالک عربیہ وغیرہا میں اس سنتِ حسنہ کا رواج پورے طریقہ پر ہو گیا۔

محفل میلاد میں قیام اور صلوۃ و سلام :

جب حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جائے تو آپ کی محبت اور تعظیم میں قیام مستحب ہے۔ سیرت حلبیہ میں ہے۔

ومن الفوائد انه جرت عادة من الناس اذاسمعوا بذكر وضعه ﷺ ان يقوموا تعظيما له ﷺ وهذا القيام بدعة لااصل لها اى لكن هى بدعة حسنة لانه ليس كل بدعة مذمومة. (انسان العیون جلد اول)

ترجمہ : اور فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ بیشتر و اکثر لوگوں کی عادت یہ ہے کہ جب حضور ﷺ کی پیدائش مبارک کا ذکر سنا فوراً حضور ﷺ کی تعظیم کے لیئے کھڑے ہو گئے اور یہ قیام بدعت ہے جس کی کوئی اصل نہیں یعنی بدعت حسنہ ہے کیونکہ ہر بدعت مذموم نہیں ہوتی۔ علامہ برحان الدین حلبی مزید فرماتے ہیں۔

وقد وجد القيام عند ذكر اسمه ﷺ من عالم الامة و مقتدى الائمة دينا و ورعا الامام تقى الدين السبكى وتابعه على ذلك مشائخ الاسلام فى عصره

ترجمہ : حضور سرور عالم ﷺ کے ذکر مبارک کے وقت قیام پایا گیا ہے۔ امت محمدیہ کے جلیل القدر عالم امام تقی الدین سبکی جو دین اور تقویٰ میں ائمہ کے مقتدا ہیں اور اس پر ان کے تابع ہوئے تمام مشائخ اسلام جو ان کے ہمعصر تھے۔

چنانچہ منقول ہے کہ دمشق کی جامع اموی میں علامہ ابوالحسن تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ محراب کے پاس علماء اور فضلاء کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے یحییٰ صرصری کا "قصیدہ بائیہ در مدح خیر البریہ" پڑھا۔

قليل لمدح المصطفى الحظ بالذهب على فضة من خط احسن من كتب

ترجمہ :جب سلام پھیرے اور اوقتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا۔

حلیہ شریفہ :

قد مبارک : قد مبارک نہ بہت لمبا تھا نہ چھوٹا۔ فی الجملہ لمبائی سے قریب تھا۔ جس مجمع میں آپ کھڑے ہوتے سب سے بلند معلوم ہوتے۔

رنگ مبارک : رنگ مبارک سرخ و سفید تھا۔ مگر با تمکینی و ملاحت ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوبصورت ہیں یا یوسف علیہ السلام ؟ آپ نے فرمایا:

انا املح واحی یوسف اصبح

ترجمہ : میں ملیح ہوں یعنی گورا با تمکینی اور میرے بھائی یوسف خوب گورے تھے۔

سر مبارک : سر مبارک بزرگ اور بڑا۔ بال خوب سیاہ تھے۔ نہ بالکل سیدھے نہ پیچدار۔ کاکل کان کی لو یا شانے تک بالوں کے بیچ میں۔ آپ فرق کرتے تھے۔ جسے مانگ کہتے ہیں۔

چشمان مبارک : چشمان مبارک بڑی تھیں اور سپیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ اور پتلیاں خوب سیاہ تھیں اور بغیر سرمہ لگائے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہے۔ آپ کی نظر مبارک بنسبت آسمان کے زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی۔ اکثر آپ کا دیکھنا بطور ملاحظہ ہوتا۔ یعنی گوشہ چشم سے دیکھتے اور جب آپ کسی کی طرف التفات فرماتے تو پوری طرح چہرہ مبارک اور سینہ منور اس کی طرف موڑ کر التفات فرماتے تھے۔
قوت باصرہ اتنی قوی تھی کہ روشنی اور تاریکی آگے پیچھے حاضر و غائب سب برابر تھا۔

ابرو مبارک : ابرو مبارک کمان دار۔ ہر دو ابرو کے درمیان قدر فصل تھا۔ جس میں ایک رگ نمایاں تھی۔ جو غصہ کے وقت حرکت کرتی تھی۔

کان مبارک: کان مبارک خوبصورت اور قوت سامعہ ایسی کہ بیداری وخواب۔ قریب وبعید برابر سنتے تھے۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انی اری مالا ترون واسمع مالا تسمعون

ترجمہ: تحقیق میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

بینی مبارک: بینی یعنی ناک مبارک دراز اور بلند اور نورانی تھی۔ حدیث شریف میں ہے۔ "نور یعلوہ"۔ حضور علیہ السلام کی بینی مبارک کا نور بینی مبارک پر غالب رہتا تھا۔ (شمائل ترمذی)

جبین مبارک: جبین مبارک کشادہ و نورانی تھی۔ جو پسینہ جبین مبارک سے نکلتا تھا۔ جس کپڑے سے لگ جاتا تھا وہ آگ میں نہیں جلتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر چند مہمان آئے اور ان کے لیئے کھانا لایا گیا۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رومال طلب کیا۔ خادمہ ایک رومال لائی جو میلا تھا۔ آپ نے اس رومال کو تنور میں ڈلوادیا۔ تھوڑی دیر میں نکالا تو بالکل صاف اور دودھ کی مانند سفید نکلا۔ مہمان حیران ہوئے۔ حضرت انس نے فرمایا اس رومال سے رسول اللہ ﷺ نے روئے انور پونچھا تھا۔ اس لئے آگ اس پر اثر نہیں کرتی۔ (خصائص الکبریٰ جلد دوم)

جس کے ماتھے شفاعت کا شہر رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

چہرہ مبارک: چہرہ مبارک لمبا تھا نہ ایسا گول کہ بدنما ہو۔ چودھویں رات کے چاند کے مانند درخشان تھا۔ بلکہ چودھویں رات کا چاند آپ کے چہرے کی خوبی و حسن کو نہیں پہنچتا تھا۔ چنانچہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے چاندنی

رات میں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ کو دیکھا۔ سو میں چاند کی طرف دیکھتا تھا اور چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا، تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ چاند سے اچھا تھا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ماموں (رسول اللہ ﷺ کے ربیب) ہند بن ابی ہالہ سے جو رسول اللہ ﷺ کے بہترین حلیہ مبارک بیان فرماتے تھے۔ حضور علیہ السلام کا حلیہ دریافت کیا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ وہ حلیہ مقدسہ کچھ بیان کریں اور میں پوری طرح اس سے متعارف ہو جاؤں تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عظیم اور معظم تھے۔ آپ کا چہرہ نور ایسا چمکتا اور روشنی دیتا تھا جیسے چودھویں رات میں چاند چمکتا ہے۔
(شمائل ترمذی)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بوقت سحر میں کپڑا سے رہی تھی تو مجھ سے سوئی گر گئی۔ تلاش کے باوجود نہ ملی اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے چہرہ انور کے نور کی وجہ سے سوئی ظاہر ہو گئی۔ (الخصائص الکبریٰ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ پر سلام عرض کیا تو چہرہ انور فرحت و سرور سے چمک رہا تھا اور حضور ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو چہرہ انور ایسا چمکنے لگتا تھا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول)

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں چراغ کی حاجت نہ رہی جس دن سے ہم رسول اللہ ﷺ کو لائے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کا نور چراغ کے نور سے بہت زیادہ تھا۔ جب ہمیں کسی مقام میں چراغ کی ضرورت پڑتی تو ہم رسول اللہ ﷺ کو وہاں لاتے تو آپ کی برکت سے وہ مکان روشن ہو جاتے۔ (تفسیر مظہری)

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے — اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود — نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

ریش مبارک: ریش مبارک گھنی، درازی میں بمقدار ایک قبضہ کے تھی یعنی ایک مٹھی کے اندازہ میں۔

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل — حالہ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

لعاب دہن: لعاب مبارک شیریں تھا۔ اور اس سے بے شمار معجزات ظاہر ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں کھاری کنواں تھا اس میں ایک قطرہ ڈالا میٹھا ہو گیا۔

جس سے کھاری کنوئیں شیرہ جان بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

بخاری، مسلم، حاکم اور طبرانی روایت کرتے ہیں کہ خیبر کے دن حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دکھیں۔ سلمہ بن الاکوع ان کا ہاتھ پکڑ کر حضور علیہ السلام کے پاس لائے۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوک دیا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر کو اپنی گود میں رکھ کر اور اپنی ہتھیلیوں پر لعاب دھن مل کر ان کی آنکھوں پر مل دیا فوراً شفاء پائی اور فتح خیبر ان کے ہاتھ پر ہوئی اور تمام عمر آپ کی پھر کبھی آنکھیں نہ دکھیں۔

بخاری شریف میں یزید بن عبید سے روایت ہے۔ یہ یزید کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن الاکوع کی پنڈلی پر زخم کا نشان دیکھا میرے دریافت کرنے پر انہوں نے مجھے بتایا کہ خیبر کے دن میری پنڈلی پر زخم لگا لوگوں نے کہا کہ سلمہ کے زخم لگا تو رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ اس پر تھوک دیا زخم بالکل اچھا ہو گیا اور دوسری روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڈی ٹوٹ گئی لعاب مبارک لگانے سے وہ جڑ گئی اور زخم اچھا ہو گیا۔

(مجموعہ خیر البیان)

ان رجلا ابیضت عیناہ فکان لا یبصر بھما شیئا فنفث رسول اللہ ﷺ فی عینہ فابصر قال بعضھم رأیتہ وھو ابن ثمانین ید خل الخیط فی الابرۃ

(السیرۃ الحلبیہ جلد اول)

ترجمہ: ایک مرد کی دونوں آنکھیں سفید ہو کر بے نور ہو گئیں۔ وہ ان سے کچھ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک ڈال دیا تو اس کی بینائی لوٹ آئی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اسے اسی سال کی عمر میں دیکھا کہ وہ باسانی سوئی میں دھاگا پروتا تھا۔

عتبہ بن فرقد اسلمی کے بدن سے خوشبو آتی تھی۔ حالانکہ وہ اپنے بدن پر کوئی خوشبو نہیں لگاتے تھے۔ یہ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعاب دہن مبارک اپنے ہاتھ پر لگا کر عتبہ کے بدن پر ہاتھ مبارک ملا تھا۔

علامہ برہان الدین حلبی فرماتے ہیں:

قال بعض نساء عتبه كنا اربع نسوة مامنا امرأة الاوهى تجتهد فى اطيب لتكون لطيب من صاحبتها وما يمس العتبة الطيب واذا خرج الى الناس قالوا ما شممنا ريحا اطيب من ريح عتبة فقلن له يوما انا لنجتهد فى الطيب ولا نت اطيب وبحامتنا فمم ذلك فقال اخذني الشرا على عهد رسول الله ﷺ فشكوت اليه ذلك فامرني ان اتجرد فتجردت و قعدت بين يديه ﷺ والقيت ثوبى على فرجى فنفث ﷺ فى يده الشريفة و ذلك بها الاخرى ثم مسح ظهرى و بطنى بيديه فعبق هذا الطيب من يديه يومئذ (انسان العیون جلد اول)

ترجمہ: عتبہ کی ایک بیوی نے بیان کیا ہے کہ عتبہ کی ہم چار بیویاں تھیں اور ہم میں سے ہر ایک خوشبو لگانے میں کوشش کرتی تاکہ اس کے بدن میں خوشبو کی مہک زیادہ پائی جائے اور عتبہ خوشبو نہیں لگاتے تھے۔ اور جب وہ باہر لوگوں میں جاتے تو لوگ کہتے کہ عتبہ کے بدن سے جو خوشبو آتی ہے ایسی مہک والی خوشبو ہم نے نہیں پائی ایک دن ہم نے عتبہ سے کہا کہ ہم خوشبو کے استعمال میں کوشش کرتی ہیں لیکن آپ کے بدن میں خوشبو کی مہک زیادہ پائی جاتی ہے۔ یہ کس لئے ہے تو عتبہ نے کہا کہ مجھے حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ایک عارضہ لاحق ہوا تو میں نے اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو حضور علیہ السلام نے مجھے کپڑے اتارنے کا حکم فرمایا تو میں نے پیٹ اور پیٹھ سے کپڑا اتار کر آپ کی خدمت میں بیٹھ گیا تو حضور علیہ السلام نے لعاب دہن مبارک اپنے دونوں ہاتھوں پر لگا کر میرے پیٹ اور پیٹھ پر ملا تو اس دن سے میرے بدن سے خوشبو کی مہک آرہی ہے۔

محمد بن حاطب کا ہاتھ ابلتی ہنڈی ہاتھ پر الٹنے سے جل گیا تو آپ کی والدہ آپ کو رسول

اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لائی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعب مبارک ان کے ہاتھ پر لگایا تو ہاتھ لعاب مبارک کی برکت سے صحیح وسالم ہو گیا۔ (انسان العیون جلد اول)

عاتق حبیب رضی اللہ عنہ کے کندھے پر بدر کے دن تلوار لگی۔ کندھا کٹ کر اپنی جگہ سے علیحدہ ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کندھے پر لعاب مبارک لگایا تو کندھا فوراً درست ہو گیا۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد اول)

اخرج احمد و ابن ماجة والبيهقي وابو نعيم عن وائل بن حجر قال اتى النبى ﷺ بدلو من ماء فشرب من الدلو ثم مج فى البئر او قال ثم مج فى البئر ففاح منها رائحه المسك (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی کا ایک ڈول پیش کیا گیا آپ نے اس سے کچھ پانی نوش فرمایا اور کنوئیں میں کلی کی تو اس کنوئیں سے کستوری کی خوشبو آنے لگی۔

ابو نعیم اور محدث ثبتی نے رسول اللہ ﷺ کی خادمہ رزینہ سے روایت کیا ہے کہ عاشور کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شیر خوار بچے پیش کئے جاتے آپ ان کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالتے اور ان کی ماؤں سے فرماتے: لا ترضعنهم الى الليل مكان ربقة يجزيهم۔ انہیں شام تک دودھ نہ پلاؤ پس آپ کا لعاب مبارک شام تک انہیں کفائت کرتا۔

اخرج الطبرانى عن عميرة بنت مسعود انها دخلت على النبى ﷺ واخواتها يبايعنه وهن خمس فوجدنه يا كل قديدا فمضغ لهن قديدة ثم ناولنى القديدة فمضغتها كل واحدة قطعة قطعة فلقين الله وما وجد لافواههن خلوف

(الخصائص الکبریٰ جلد اول)

طبرانی نے عمیرۃ بنت مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں میں اور میری بہنیں وہ پانچ تھیں۔ حضور علیہ السلام کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئیں آپ بھنا ہوا

گوشت تناول فرمارہے تھے۔ تو حضور علیہ السلام نے اپنے منہ مبارک میں سے کچھ گوشت چبا کر مجھے عطا فرمایا۔ ہم میں سے ہر ایک نے اس سے تھوڑا تھوڑا اپنے منہ میں چبایا تو موت تک ان کے منہ سے بدبو نہ آئی۔

اخرج الطبرانی عن ابی امامة ان امرأة بذية اللسان جاءت الی النبی ﷺ وهو یا کل قدیدا فقالت الاتطعمنی فنا ولها مما بین یدیه قالت لا الا الذی فی فیك فاخرجه فاعطاها فالقته فی فمها فاکلته فلم یعلم من تلك المرأة بعد ذلك الامر الذی کانت علیه من البذاء والذرابة (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ: طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت جو بیہودہ کلام کرتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی۔ آپ گوشت تناول فرمارہے تھے۔ اس نے عرض کی۔ مجھے بھی عطا فرمائیں حضور علیہ السلام نے اسے بھی گوشت عطا کیا اس نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ آپ کے منہ میں جو گوشت ہے وہ مجھے عطا کیجئے۔ آپ نے اپنے منہ مبارک سے گوشت نکال کر اسے دیا۔ جیسے اس نے اپنے منہ میں ڈال لیا اس کے بعد اس عورت کی بیہودہ اور فحش کلامی ختم ہو گئی۔ زندگی میں کبھی بھی اس نے بیہودہ گوئی کا ارتکاب نہ کیا۔

طبرانی اور ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ باہر نکلے' راستے میں حضور علیہ السلام نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز سنی تو آپ جلدی سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا' میرے بیٹے کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ پیاس کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے پانی لانے کا فرمایا لیکن پانی نہ ملا تو آپ نے ایک شہزادہ کو اٹھا کر اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور اپنی زبان اس کے منہ میں ڈال دی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک چوسنی شروع کر دی یہاں تک کہ ان کی پیاس ختم ہو گئی۔ اور رونا ختم کر دیا۔ پھر دوسرے شہزادے کے منہ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان ڈال دی وہ بھی زبان مبارک کو چوس کر سیراب ہو گئے اور رونا ختم کر دیا۔

دندان مبارک : دندان مبارک موتی کی طرح سفید اور چمکدار سامنے کے دو دانتوں کے درمیان ذرا سی جھری تھی۔ جب آپ کلام فرماتے تو اس میں سے نور جھڑتا تھا اور بوقت تبسم چمک بجلی کی مانند معلوم ہوتی تھی۔

اخرج الترمذی فی الشمائل والبیهقی والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر عن ابن عباس قال کان رسول الله ﷺ افلج الثنیین اذاتکلم رؤی کالنور یخرج من بین ثنایاه

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے دانتوں میں کشادگی تھی جب آپ کلام فرماتے تو ان سے نور نکلتا دکھلائی دیتا تھا۔

عن ابی قرصافة قال بایعنا رسول الله ﷺ انا وامی و خالتی فلما رجعنا قالت لی امی و خالتی یا بنی مارأینا مثل هذا الرجل احسن وجها ولا انقیٰ ثوبا ولاالین کلاما و رأینا کان النور یخرج من فیه (المصاحف الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ : ابو قرصافہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی والدہ اور خالہ کی معیت میں رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی' جب ہم واپس لوٹے تو مجھے امی اور خالہ کہنے لگیں اے بیٹے! ہم نے آپ جیسا کوئی مرد جس کا چہرہ بہت حسین' لباس سب سے زیادہ پاکیزہ اور کلام میں بہت ہی نرم نہیں دیکھا۔ اور ہم نے دیکھا کہ جب آپ کلام فرماتے ہیں تو نور آپ کے منہ سے جھڑتا تھا۔

جن کے چھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

عرق شریف : پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ خوشبو اس قدر تھی کہ جو کوئی اس کو چھوتا معطر ہو جاتا۔ جس گلی و کوچہ سے آپ کا گذر ہوتا خوشبو اور مہک سے بس جاتا۔ اور لوگ

پہچان لیتے کہ آپ کا گذر اس طرف سے ہوا ہے۔ عورتیں آپ کے پسینہ کو حفاظت سے رکھتی تھیں اور دلہنوں کو ملتی تھیں۔ جس کی خوشبو نسلاً بعد نسل رہا کرتی تھی۔

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

اخرج الدارمی والبیهقی وابو نعیم عن جابر بن عبدالله قال کان فی رسول الله ﷺ خصال لم یکن فی طریق فیتبعه احد الاعرف انه قد سلك من طیب عرقه اور عرفه ولم یکن بحجر ولا شجر الاسجدله (الخصائص الکبریٰ)

ترجمہ : دارمی، بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ میں بعض خصال تھیں کہ جب آپ کا گذر کسی راستہ سے ہوتا تو بعد میں آنے والا پہچان لیتا کہ حضور علیہ السلام اس راستہ سے گذرے ہیں۔ آپ کے پسینہ مبارک یا بدن شریف کی خوشبو سے۔ اور پتھر اور درخت آپ کو سجدہ کرتے تھے۔

اخرج ابو یعلی و الطبرانی وابن عساکر عن ابی هریرة قال جاء رجل الی النبی ﷺ فقال یا رسول الله انی زوجت النبی واحب ان تعینتی قال ماعندی شیء ولکن ائتنی بقارورة واسعة الراس وعود شجرة فاتاه بهما فجعل النبی ﷺ یسلت العرق من ذراعیه حتی امتلأت القارورة قال فخذها ومرا بنتك ان تغمس هذا العود فی القارورة وتطیب به فکانت اذاتطیب به یشم اهل المدینة رائحة الطیب فسموابیت المطیبین (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ : ابو یعلی اور طبرانی وابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت لائے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک مرد آیا اور عرض کی میں اپنی بیٹی کی شادی میں آپ سے تعاون محبوب رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں لیکن تو ایک شیشی جس کا منہ کشادہ ہو اور درخت کی شاخ سے ایک لکڑی لا۔ اس مرد نے یہ دونوں چیزیں حاضر کر دیں تو حضور علیہ السلام نے اپنے بازو سے اس لکڑی کے ساتھ پسینہ مبارک پونچھا اور شیشی میں ڈالا جب وہ شیشی بھر گئی تو حضور علیہ السلام نے اس سے

فرمایا' یہ پسینہ لے اور اپنی بیٹی سے کہہ کہ اس لکڑی سے پسینہ لگا کر خوشبو کے لئے استعمال کرے۔

وہ لڑکی جب وہ پسینہ مبارک خوشبو کے لئے استعمال کرتی تو اہلِ مدینہ اس کی خوشبو پاتے اور ان کا نام پڑ گیا بیت المطیبین یعنی خوشبو والا گھرانہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کا جب کسی کوچہ سے گذر ہوتا تو وہ کوچہ خوشبو سے معطر ہو جاتا اور لوگ کہتے کہ اس راستہ سے نبی کریم ﷺ کا گذر ہوا ہے۔ (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

عن معاذ بن جبل قال کنت مع رسول اللہ ﷺ فقال ادن منی فلد نوت منہ فماشممت مسکا ولا عنبرا اطیب من ریح رسول اللہ ﷺ (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا تو آپ نے مجھے قریب ہونے کا فرمایا' میں آپ کے قریب ہوا تو آپ کے جسد مقدس و مطہر کی خوشبو کی مانند میں نے کستوری اور عنبر کی خوشبو کو بھی نہ پایا۔

عن ابراھیم النخعی قال کان رسول اللہ ﷺ یعرف باللیل بریح الطیب

(الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ: ابراہیم نخعی سے روایت ہے کی رسول اللہ ﷺ خوشبو کی وجہ سے رات کو پہچان لئے جاتے۔

عن انس قال کنا نعرف رسول اللہ ﷺ اذا قبل بطیب ریحہ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آمد کا آپ کی خوشبو سے ہمیں علم ہو جاتا تھا۔

گردن مبارک: گردن مبارک صراحی دار صاف اور چمک دار۔ دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ بائیں شانے کے قریب مہر نبوت تھی' جو کبوتر کے انڈے کے برابر

تھی۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

در بعضے روایات آمدہ کہ مکتوب بود دروے اللہ وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث شئت فانک منصور در روایات آمدہ کہ نورے ازوے درخیشد چشم راخیرہ می کرد۔

ترجمہ: بعض روایات میں ہے مہر نبوت میں یہ مکتوب تھا۔ "اللہ وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث شئت وانك منصور" اور یہ بھی روایات میں آیا کہ اس مہر نبوت سے نور چمکتا تھا۔ جو آنکھوں کو خیرہ کرتا تھا۔

حجر اسود کعبہ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

شکم مبارک: شکم مبارک سینہ کے برابر تھا۔ سینہ سے ناف تک بالوں کا باریک خط کھچا ہوا تھا۔ دست ہمایوں زانوں تک دراز تھے' ان ہاتھوں سے ہزارہا معجزات باہرات ظاہر ہوئے۔

ایک دن قتادہ بن ملحان کے منہ پر دست مبارک پھیرا' ان کا چہرہ ایسا نورانی ہو گیا کہ ہر چیز کا عکس اس میں نظر آنے لگا۔ جس یتیم کے سر پر دست شفقت پھیرتے وہ در یتیم ہو جاتا۔

قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی ایک غزوے میں آنکھ زخم کی وجہ سے نکل کر رخسار پر بہہ پڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک سے آنکھ کو اس کی جگہ پر رکھ دیا' فوراً اچھی ہو گئی۔ دوسری آنکھ سے اس میں زیادہ روشنی تھی۔ اس معجزہ پر اولاد قتادہ رضی اللہ عنہ کو تفاخر تھا۔

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے گئے اور انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

انا ابن الذی سالت علی الخدعینه ... فرددت بکف المصطفی ایمارد
فعادت کما کانت باحسن وجها ... فیا حسن ماعین ویاحسن ماخد

ترجمہ : میں اس شخص کا بیٹا ہوں کہ بہہ آئی رخسارے پر آنکھ اس کی۔ پھر پھیر رکھی گئی کف مصطفیٰ ﷺ سے کیا اچھا پھیر رکھنا تھا سو ہو گئی جیسے تھی۔ خوب اچھی طرح تو کیا؟ اچھی آنکھ تھی اور کیا اچھا رخسارہ۔ (تواریخ حبیب الہ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر جنگِ خیبر میں زخم آیا۔ لوگ کہتے تھے کہ سلمہ نہ بچیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیر دیا' فوراً زخم ایسا اچھا ہو گیا کہ گویا لگا ہی نہ تھا۔ (تواریخ حبیب الہ)

انگلیاں دست مبارک : انگلیاں دست مبارک خوشنما اور لمبی کیا ہی مبارک انگلیاں تھیں جن سے پانی کا نکلنا اور قمر کا شق ہونا ثابت ہے۔

عن جابر رضی الله عنه عطش الناس يوم الحديبية و بين رسول الله ﷺ ركوة يتوضا منها اذ جهش الناس نحوه فقال مالكم قالوا يا رسول ليس عندنا ماء نتوضاء به ولا نشرب الا مابين يديك فوضع رسول الله ﷺ يده في الركوة فجعل الماء يفور من بين اصابعه كانها العيون فاصاب الناس من الماء حاجتهم حتى صدروا قلت لجابر كم كنتم قال لو كنا مائة الف لكفانا كنا خمس عشرة مائة۔ (دلائل النبوۃ لمحدث ابو نعیم جلد دوم)

ترجمہ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاس میں مبتلاء ہوئے۔ حضور علیہ السلام کے پاس ایک چھاگل تھی' جس سے آپ وضو فرما رہے تھے۔ لوگ فریادی ہو کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے' آپ نے فرمایا' کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس پینے اور وضو کے لیئے پانی نہیں۔ حضور علیہ السلام نے اپنا ہاتھ مبارک چھاگل میں ڈال دیا تو آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی جوش سے نکلنے لگا۔ لوگ اپنی حاجت کے مطابق پانی حاصل کرنے کے بعد واپس لوٹ گئے۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسلامی لشکر کی تعداد دریافت کی تو انہوں نے کہا' اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی کفایت کرتا۔ البتہ ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

امام اہلِ سنت فرماتے ہیں۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

انگلیاں پائیں وہ پیاری جن سے دریائے کرم جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوئے کرتے یہ ہیں

ایام منیٰ میں کفار مکہ ابو جہل وغیرہ نے آپ سے درخواست کی کہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھادیں۔ آپ نے انگلی کے اشارہ سے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھادیا۔ دونوں ٹکڑے اتنے فرق سے ہو گئے کہ جبل حرا دونوں کے درمیان میں نظر آتا تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ گواہ رہو' سب نے اس معجزے کو مشاہدہ کیا۔ لیکن بسبب شقاوت ازلی کے ایمان نہ لائے اور کہنے لگے یہ جادوگر ہے۔

اس معجزے کا قرآن پاک میں بھی ذکر ہے۔

اقتربت الساعة وانشق القمر۝ وان یروا آیة یعرضوا و یقولوا سحر مستمر ۝

ترجمہ : یعنی قیامت قریب ہوئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں جادو ہے کہ ہمیشہ چلا آتا ہے۔

کفار نے باہم کہا کہ اگر یہ سحر اور نظر بندی ہے تو باہر کے لوگوں کو ایسا معلوم نہ ہوا ہو گا؟ دور کے شہروں سے ان دنوں جو لوگ مکہ مکرمہ آئے' ان سے پوچھا۔ سب نے بیان کیا کہ فی الواقع ایسا ہوا تھا اور ہم نے چاند کو دو ٹکڑے دیکھا۔

تاریخ فصلی میں ہے کہ ہندوستان کے ایک راجہ نے اپنے محل پر سے چاند کا شق ہونا مشاہدہ کیا۔ پنڈتوں نے دریافت کرنے پر اسے بتایا کہ یہ معجزہ نبی آخر زمان کا ہے تو وہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایلچی بھیج کر مسلمان ہوا اور اس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔

(تواریخ حبیب اللہ)

امام الائمہ سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اسی معجزہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سعت الشجر نطقت الحجر

شق القمر باشارته

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خود کو چھپیر لیا

گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

گردن مبارک بہت خوبصورت تھی جیسے مورت کی گردن سانچے میں ڈھلی ہوتی ہے۔ خوب صاف و شفاف دوش مبارک پر گوشت اور خوبصورت دونوں کندھوں میں فرق تھا۔ دست مبارک لمبے تھے۔ کیا مبارک ہاتھ تھے جن سے بے شمار معجزات کا ظہور ہوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اصبت بثلاث موت النبی ﷺ و کنت صوبحبه و خویدیمه و قتل عثمان والمزود قالوا یا ابا هریرة وما المزود قال کنا مع رسول الله ﷺ فی غزاة فاصاب الناس مخمصة فقال النبی ﷺ یا اباهریرة هل من شیء قلت نعم شیء من تمر فی المزود قال ائتنی به فاتیته به فادخل یده فاخرج قبضة فبسطها ثم قال ادع لی عشرة فدعوت عشرة فاکلوا حتی شبعوا فمازال یضع ذلك حتی اطعم الجیش کلهم و شبعوا ثم قال لی خذ ما جئت به فادخل به یدك فیه واقبض ولا تکبه فقال ابو هریرة فقبضت علی اکثر ما جئت به ثم قال ابو هریرة الا احدثکم کم اکلت منه اکلت حیاة رسول الله ﷺ وحیاة ابی بکر وحیاة عمر اطعمت وحیاة عثمان واطعمت فلما قتل عثمان رضی الله عنه انتهب بیتی و ذهب المزود (دلائل النبوت جلد دوم)

ترجمہ: مجھ پر تین مصیبتیں نازل ہوئی ہیں۔

(۱) نبی کریم ﷺ کی موت۔

حالانکہ میں آپ کا لونڈی صحابی اور خادم تھا۔

(۲) حضرت عثمان کا قتل

(۳) توشہ دان کا گم ہونا

لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ سے سوال کیا کہ توشہ دان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں تھے لوگوں کو شدت سے بھوک لگی تو حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہ کیا کوئی شی کھانے کو تیرے پاس ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ چند کھجوریں میرے توشہ دان میں ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ میرے پاس لے آ۔ میں نے توشہ دان حاضر کر دیا حضور علیہ السلام نے اپنا ہاتھ مبارک اس میں داخل فرما کر مشت میں کچھ کھجوریں نکالی اور مجھے فرمایا دس صحابہ میرے پاس لے آ۔ میں دس صحابہ کو بلا لایا۔ انہوں نے کھجوریں کھائیں اور خوب سیر ہو گئے۔ پھر میں اسی طرح دس دس صحابہ کی جماعت حضور کی بارگاہ میں لاتا رہا اور حضور ﷺ اپنی مشت میں کھجوریں نکالتے وہ کھا کر سیر ہو جاتے۔ اسی طرح تمام لشکر نے کھجوریں سیر ہو کر کھالیں۔ حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اپنی کھجوریں جو لایا تھا لے اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ جب بھی ضرورت ہو ہاتھ توشہ دان میں داخل کر کے کھجوریں حسب ضرورت لے لیا کر اور توشہ دان کو الٹنا نہیں حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں جب میں نے توشہ دان لیا تو اس میں جتنی کھجوریں میں لایا تھا اس سے زائد تھیں۔

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تمہیں خبر نہ دوں کہ میں نے اس توشہ دان سے کتنی کھجوریں کھائی ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ زندگی میں بھی اس سے کھجوریں کھاتا رہا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں کھجوریں کھاتا رہا اور دوسروں کی بھی کھلاتا تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں نے خود کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو میرا گھر لوٹ لیا گیا اور اس دوران وہ توشہ دان بھی ڈاکو کر لے گئے۔

ہاتھوں اور کندھوں کے جوڑ قوی اور مضبوط تھے بلکہ تمام بدن کے جوڑ ایسے ہی تھے۔ کف دست مبارک پر گوشت اور بہت کشادہ اور بہت نرم کہ کسی دیبا اور حریر کی نرمی ان کی نرمی کو نہیں پہنچتی۔

عن یزید بن الاسود قال ناولنی رسول اللہ ﷺ یدہ فاذاھی ابرد من الثلج واطیب ریحامن المسک۔

ترجمہ: یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ہاتھ میں دیا تو اچانک آپ کا ہاتھ مبارک برف سے ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔ (بیہقی حوالہ الخصائص الکبریٰ)

اخرج الطبرانی عن المستورد بن شداد عن ابیہ قال اتیت النبی ﷺ فاخذت بیدہ فاذا ھی الین من الحریر وابرد من الثلج

ترجمہ: محدث طبرانی مستورد بن شداد سے حدیث لائے انہوں نے اپنے والد شداد سے روایت کی شداد نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑا ناگاہ وہ ریشم سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔

بخاری و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ریشم اور دیباج رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک سے نرم نہیں پایا اور میں نے کسی عنبر اور کستوری کی خوشبو رسول اللہ ﷺ کے بدن مبارک کی خوشبو سے بڑھ کر نہیں پائی۔

عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال اشتکیت بمکۃ فدخل علی رسول اللہ ﷺ یعودنی فوضع یدہ علی جبھتی فمسح وجھی وصدری وبطنی فما زلت بحیل الی انی اجد بردیدہ علی کبدہ حتی الساعۃ۔

(الخصائص الکبریٰ جلد اول)

سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں بیمار ہوا۔ رسول اللہ ﷺ میری بیماری کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ماتھے پر رکھا پھر میرے منہ سینہ اور شکم پر پھیرا میں اب تک آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے جگر میں محسوس کرتا ہوں۔

بغلیں آپ کی سفید تھیں اور ان سے خوشبو آتی تھی اور بال ان میں نہ تھے (ترمذی)

سینہ مبارک چوڑا تھا اور پشت مبارک گویا چاندی کی ڈھلی ہوئی ہے۔
مولانا علی قاری رحمہ الباری نے شرح شمائل میں لکھا ہے۔ کہ آپ کے ہاتھوں پر اور کندھوں اور سینہ پر اور پنڈلیوں پر بال تھے۔ اور باقی بدن مبارک پر بال نہ تھے۔ ساق مبارک ہموار وصاف اور گول تھیں فی الجملہ باریکی ان میں تھی۔
قدم مبارک کے کف پائے گوشت تھے اور بیچ سے خالی اور انگلیاں قدم مبارک قوی و خوشنما اور انگوٹھے کے پاس کی انگلی انگوٹھے سے بڑی تھی۔ الغرض ہر خوبی و لطافت جیسی کہ چاہیئے بدن مبارک و ہر عضو میں تھی۔

سر تابقدم تن سلطان زمن پھول۔
لب پھول دھن پھول ذقن پھول بدن پھول

آپ کے جسد انور کا سایہ نہیں تھا۔ جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی جو آپ سے مصافحہ کرتا تمام دن اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی تھی۔

آپ جہاں قضائے حاجت کو بیٹھتے وہاں سے خوشبو آتی اور زمین آپ کے فضلہ کو چھپا لیتی۔
پیشاب میں آپ کے بدبو نہ تھی۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

آوردہ اند کہ شخصے از تشنگان بگمان آب بول آنحضرت ﷺ اذان قدح بخورد تازندہ بود بوئے خوش از اندام وے یافتہ میشد باجند پشت در اولاد او نیز بود

(اشعۃ اللمعات جلد اول)

علماء نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص جو پیاسا تھا ناواقفیت سے اس نے حضور ﷺ کا پیشاب پیالہ سے پی لیا ہے جب تک زندہ رہا اس کے اندام سے خوشبو آتی تھی اس کی اولاد میں بھی چند پشتوں تک وہ خوشبو رہی۔

ایک روز آپ نے برتن میں پیشاب کیا تھا۔ ام ایمن نے دھوکے سے پی لیا۔ حضور علیہ السلام نے سن کر تبسم فرمایا اور ان سے کہا آپ کے پیٹ میں کبھی تکلیف نہیں ہوگی۔

(الخصائص الکبریٰ جلد اول)

فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ آپ کا بول وبراز نجس نہ تھا۔

مکھی بدن مبارک پر نہیں بیٹھتی تھی اس لئے کہ مکھی نجاست پر بیٹھتی ہے جسدِ اطہر پر کیسے بیٹھے۔ جس جانور پر سوار ہوتے جب تک آپ سوار رہتے بول وبراز نہ کرتا نیند میں آپ کا وضو نہیں جاتا تھا۔ بدن مبارک اور لباس مبارک میں جوں نہیں پڑتی تھی (تواریخ حبیب الٰہ)

اخلاق مبارکہ !

آپ کے اخلاق کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وانك لعلى خلق عظيم ☆

ترجمہ : یقیناً آپ کے اخلاق بہت عظیم ہیں

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے اخلاق کو عظیم فرمایا ہے اور لفظ "عظیم" کے متعلق معجزۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ ارقام فرماتے ہیں :

در تحقیق معنی عظیم گفتہ اند کہ عظیم آنست کہ از حیطہ ادراک بیرون بود اگر محسوس است از حیطہ ادراک باصرہ بیرون بود چنانکہ حیل بزرگ کہ احساس باصرہ آنرا احاطہ نتواند کرد اگر معقول است ادراک عقل بداں محیط نتواند شد چنانکہ ذات صفات الٰہی تعالیٰ و تقدس پس چوں وی تعالیٰ خلق آنحضرت راعظیم خواندہ و فضلی کہ اوراداد عظیم گفتہ احاطہ عقل از ادراک آں قاصر باشد (مدارج النبوت جلد اول)

ترجمہ : لفظ عظیم کے معنی کی تحقیق میں علماء نے فرمایا ہے کہ عظیم وہ ہے کہ ادراک جس کا احاطہ نہ کر سکے اگر وہ عظیم شی محسوس ہو تو آنکھ کے احاطہ سے بیرون ہو۔ جیسے بڑا

پہاڑ نگاہ اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ اگر وہ عظیم معقول ہو تو تو عقل اس کی محیط نہ ہو سکے جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات تو جب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے اخلاق مبارکہ کو عظیم فرمایا تو عقل کماحقہ انہیں جاننے سے قاصر ہے۔

لہذا رسول اللہ ﷺ کے اخلاق عالیہ کا نہ تو کماحقہ ادراک ہو سکتا ہے نہ ہی شمار۔ صرف بعض اخلاق شریفہ کا کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ آپ کا صبر و حلم عفو اس درجہ کا تھا کہ آپ غزوہ ذات الرقاع سے واپس مدینہ تشریف لا رہے تھے راستہ میں دوپہر کو ایک درخت کے سایہ میں استراحت فرمانے کو لیٹ گئے۔ صحابہ کرام بھی سو گئے۔ غورث بن حارث غطفانی جو بہادر شجاع اور دلیر تھا بُرے ارادے سے آپ کے پاس پہنچ گیا اور نیام سے تلوار نکال لی۔ حضور علیہ السلام کی آنکھ اس وقت کھلی جب وہ تلوار نکال چکا تھا۔ اس نے آپ سے کہا۔ اب تم کو کون مجھ سے بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ آپ کے اس جواب سے اس پر اتنا رعب اور خوف غالب ہوا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی آپ نے وہ تلوار اٹھا کر اس سے فرمایا اب تم کو کون مجھ سے بچائے گا۔ اس پر خوف طاری ہوا اور اس کا بدن کانپنے لگا۔ آپ نے اس کا قصور معاف فرما دیا اور تلوار اس کو عنایت فرما دی وہ آپ کا حلم اور عفو اور مہربانی دیکھ کر اسلام لے آیا۔ پھر اپنی قوم سے جا کر کہا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جس کے عفو اور کرم کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

(الخصائص الکبریٰ جلد اول)

رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے قرض لیا۔ یہودی جب قرض طلب کرنے آیا تو اس نے آپ کی چادر کو شدت سے کھینچا اور کچھ سخت الفاظ آپ کو کہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے ان سے یہودی کی بد تمیزی نہ دیکھی گئی اور انہوں نے یہودی کو جھڑکی کر کا خاموش کیا۔ حضور ﷺ نے تبسم فرمایا پھر آپ نے حضرت عمر سے فرمایا ای عمر محمد کو اور اس یہودی کو تم سے کسی اور بات کی

ضرورت و توقع تھی۔ مجھ سے قرض ادا کرنے کو کہتے اور اسے قرض نرمی سے طلب

کرنے کی ہدایت کرتے پھر آپ نے یہودی کو اس کا قرض ادا کر لیا۔ اور بیس صاع اس کو مزید دلوائے۔ یہودی آپ کے حلم بردباری اور عفو کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔

فتح مکہ کے بعد آپ نے جو حسن سلوک اور عفو فرمایا اسے دیکھ کر وہ سب اسلام میں داخل ہو گئے۔ آپ کے حلم و مہربانی کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فبما رحمة من الله لنت لهم

یعنی اللہ کی رحمت سے ہے کہ آپ نے اپنے اخلاق ان کے لیئے نرم کر دیئے۔

جود و سخا :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کبھی کسی سائل کے جواب میں آپ نے "لا" کا لفظ نہیں استعمال کیا۔ یعنی "نہیں" کا لفظ آپ استعمال نہیں فرماتے تھے۔ جو بھی کسی نے طلب کیا اور آپ کے پاس ہوا تو آپ نے اس کو دے دیا۔

فرزدق شاعر رسول اللہ ﷺ کی مدح میں کہتا ہے۔

ماقال لا قط الا فی تشهده

لولا تشهد كانت لاء نعم

یعنی آپ نے سوائے تشہد کے نہیں کا لفظ کسی جگہ استعمال نہیں فرمایا۔ اگر تشہد نہ ہوتا تو آپ کا لا نعم ہوتا۔

امام اہلِ سنت فرماتے ہیں۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

حیاء :

حیاء آپ میں اس قدر تھی کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میں کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیاء تھی۔ حیاء کے باعث بعض دفعہ آپ کو نا سمجھ لوگوں سے تکلیف اٹھانی پڑتی تھی۔ لیکن کچھ نہ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ کی تکلیف گوارہ نہ ہوئی اور اس نے فرمایا!

ان ذلکم کان یُوذی النبی فیستحیی واللہ لا یستحی من الحق

یعنی تمہاری یہ بات رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاتی ہے اور حیاء کی وجہ سے تم کو کچھ نہیں فرماتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ حق بات کرنے میں حیاء نہیں کرتا۔

امانت و صداقت و دیانت آپ کے وہ ذاتی کمالات تھے جن کو دشمن بھی تسلیم کرتے تھے ۶ھ میں آپ نے نجاشی بادشاہ حبشہ اور قیصر روم اور کسریٰ اور تین نوابوں اور امیروں کو دعوت اسلام دی۔ قیصر کو آپ نے خط دِحیہ کلبی کے ہاتھ ارسال کیا۔

جب آپ کا مکتوب شریف قیصر کو ملا تو اس نے اپنے وزیروں سے کہا کہ اگر مکہ کا کوئی شخص آیا ہوا ہے تو اس کو لاؤ۔ اتفاق سے ابو سفیان مع اپنے رفقاء برائے تجارت شام گئے ہوئے تھے اور قیصر کے سامنے پیش کئے گئے۔ ابو سفیان اور ان کے رفقاء اس وقت اسلام نہیں لائے تھے۔ قیصر نے بہت کچھ آپ کے متعلق دریافت کیا اور ابو سفیان نے ان کا جواب دیا۔

ایک سوال قیصر کا یہ تھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کیا وہ کبھی جھوٹ بولے ہیں؟ ابو سفیان نے جواب میں کہا۔ انہوں نے نبوت کے دعویٰ سے پہلے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ابو سفیان نے کفر کی حالت اور دشمنی کے زمانے میں آپ کی صداقت، امانت، عفت اور دیگر اوصاف کا اعتراف کیا۔

والفضل ما شهدت به الاعداء

یعنی کمال تو وہی ہے کہ دشمن خوبیوں کا اعتراف کریں۔

ملاقات میں آپ تقدیم سلام کی فرماتے۔ منتظر اس بات کے نہ رہتے کہ وہ شخص سلام کرے کبھی آپ کی زبان مبارک پر فحش یا درشت کلام جاری نہ ہوتا۔ اصحاب میں کبھی پاؤں نہ پھیلاتے۔ جس مجلس میں تشریف لے جاتے کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے۔ قصد بالا نشینی اور صدر محفل کا نہ کرتے۔

اور نشست اکثر آپ کی قبلہ رو ہوتی۔ آپ کام میں اصحاب کے ساتھ شریک ہو جاتے تھے۔ ایک سفر میں ایک صحابی نے بکری ذبح کی اور آپس میں کام تقسیم کر لئے۔ ایک نے کہا کہ کھال میں اتاروں گا۔ ایک نے کہا گوشت میں بناؤں گا۔
ایک نے کہا میں پکاؤں گا۔ آپ نے فرمایا کہ جنگل سے لکڑیاں میں لادوں گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ کام ہم کریں گے آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ اس بات کو کہ کوئی ایک آدمی اپنے رفیقوں میں ممتاز ہو کر بیٹھے اور کام میں شریک نہ ہو اور آپ جا کر لکڑیاں اٹھا لائے۔ (تواریخ حبیب الہ)

آپ نے کبھی جمائی نہیں لی۔ آپ جب ہنستے تھے تو تبسم فرماتے تھے۔ کبھی آواز سے نہیں ہنسے۔ الغرض آپ کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف جمیلہ حد شمار سے زائد اور بیان سے بالاتر ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ کے اوصاف جمیلہ کے متعلق کیا خوب فرمایا ہے:

له همم لا منتهى لكبارها وهمة الصغرى اجل من الدهر

الحمدللہ حضور علیہ السلام کے میلاد شریف کا بیان احسن طور پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سید عالم نور مجسم ﷺ کے طفیل ہمیں اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بحق طٰہٰ یٰسین۔

☆☆☆☆☆

فہرست مطبوعات

ضیاء العلوم پبلی کیشنز

یو 128 بازار تلوار اں راولپنڈی پاکستان

MOB 0333-5166587

FAX 051-4580404

نام کتاب	مصنف	قیمت	نام کتاب	مصنف	قیمت
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	30/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	[illegible]	[illegible]	مولانا اشرف کاوری	18/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	30/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	100/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	50/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	120/=	[illegible]	[illegible]	48/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	36/=	[illegible]	[illegible]	27/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	360/=	[illegible]	[illegible]	33/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	210/=	[illegible]	[illegible]	48/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	150/=	[illegible]	[illegible]	36/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	21/=	[illegible]	[illegible]	165/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	150/=	[illegible]	[illegible]	24/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	21/=	[illegible]	[illegible]	10/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	24/=	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	21/=	[illegible]	[illegible]	45/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	40/=	[illegible]	[illegible]	36/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	20/=	[illegible]	مولانا محمد یعقوب چراروی	120/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	24/=	[illegible]	مولانا حکیم الدین مولوی پوری	12/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	150/=	[illegible]	[illegible]	12/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	69/=	[illegible]	محمد یونس قادری	210/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	120/=	[illegible]	[illegible]	50/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	33/=	[illegible]	مولانا سید ابوالحسن سعیدی	45/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	45/=	[illegible]	مولانا سید ابوالحسن سعیدی	18/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	270/=	[illegible]	مولانا سید ابوالحسن سعیدی	60/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	150/=	[illegible]	[illegible]	300/=
[illegible]	مولانا عبدالرزاق سحر الوی	27/=	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی	180/=	[illegible]	مولانا اشرف کاوری	36/=
[illegible]	مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی	150/=	[illegible]	[illegible]	135/=
[illegible]	مولانا عبدالحق امجد اعظمی	90/=	[illegible]	[illegible]	

نوٹ: فہرست میں شامل کتب ہی کی ترسیل ہوگی۔

علامہ قاضی عبدالرزاق بھترالوی

مدیر جامعہ نعیمیہ لاہور کی گرانقدر تصنیفات

نجوم الفرقان فی تفسیر القرآن

(جلد اول تا ہفتم)

















